جناب مودودی صاحب

اور

ایک ہزار علمائے اُمت

باسمہٖ سبحانہٗ
ایک ہزار علماء کرام کا الحاد شکن فتوےٰ
مسمّےٰ بہ
جناب مودودی صاحب
اور
ایک ہزار علماءِ امت
حصہ اول
مرتبہ
مولانا منظور احمد شاہ
ملتان
ناشر
مجلسِ احباب
ملتان

مودودی صاحب کے متعلق علماء کے ارشادات ایک نظر میں

ارشاد	عالم
(۱) مودودی صاحب معافی مانگیں۔	شیخ الاسلام پاکستان رح
(۲) ہمارا مودودی صاحب سے اصولی اختلاف ہے۔	شیخ العرب حضرت مدنی رح
(۳) عوام اس کی جماعت میں شریک نہ ہوں۔	مفتیِ اعظم پاکستان
(۴) اسکی کتابوں سے انکارِ حدیث کا دروازہ کھلتا ہے۔	مولانا ثناء اللہ
(۵) اس تحریک کو جماعت اسلامی کہنا شرعاً جائز نہیں	مولانا اصلاحی
(۶) یہ تحریک باعث ہدم قصرِ دین ہے۔	عبدالرحیم اشرف
(۷) مودودی صاحب ضال و مضل ہے۔	شیخ الحدیث غورغشتی
(۸) تحریک مودودیت دراصل اعتزالیت ہے۔	مولانا خیر محمد
(۹) اس کی عبارتیں ایمان سوز ہیں۔	مفتی جمیل احمد
(۱۰) مودودی صاحب کی عبارتیں اسلامی بنیادوں کو متزلزل کرتی ہیں	امیر شریعت رح
(۱۱) مودودی صاحب کفر کی طرف جا رہے ہیں، خدا ان کو ہدایت دے۔	حضرت لاہوری رح
(۱۲) یہ شخص مرزائیت اور شیعیت نواز ہے۔	علامہ قریشی
(۱۳) اس کی تحریک تحریق ہے	مولانا الیسر وری
(۱۴) یہ شخص نئے مذہب فکر کی بنیاد ڈال رہا ہے۔	علامہ کاظمی
(۱۵) علماء کا فتویٰ مودودی کے خلاف برحق ہے۔	خواجہ تونسوی

؎ ان کی تفصیل آئندہ اوراق میں ملاحظہ فرمائیے۔

باسمہٖ سبحانہٗ

یریدون لیطفئوا نور اللہ بافواھھم واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون

ترجمہ:۔ وہ چاہتے ہیں کہ اللہ کا نور اپنے مونہوں سے بجھا دیں اور اللہ اپنا نور پورا کرکے رہیگا اگرچہ کافر برا مانیں۔

امتِ مسلمہ کے تمام مکاتیبِ فکر کے ایکہزار علماء کرام کا مودودیت کیخلاف اعلانِ حق

مسمّٰی بہ

مودودی

اور

ایک ہزار علمائے امت

حصہ اول

جس میں باطل تحریکوں کے اصول کا تجزیہ۔ مودودی صاحب کے غلط نظریات کے خلاف ہر مکتبِ فکر کے دو صد علماءِ حق کے ارشادات

ملاحظہ ہوں

مرتبہ

مولانا منظور احمد شاہ صاحب خطیب جامع مسجد مدنی
فرید آباد۔ ملتان

ناشر مجلس احباب ملتان شہر

★ یہ کتاب ★ ملتان کے ہر کتبخانہ سے خرید فرمائیے

(قیمت ڈیڑھ روپیہ) غیبہ پریس ملتان (۱٫۵۰ روپے)

○ ہماری دعوت ○

○ انفرادی اور اجتماعی زندگی کے تمام شعبوں میں قرآن و سنت کے نظام حیات کو عملاً جاری کرنا اور کرانا۔

○ مسلمانوں میں جہاد فی سبیل اللہ، اخوت اسلامیہ۔ فکر و عمل کی یگانگت، اور مقصد حیات کی وحدت کا جذبہ پیدا کرنا۔

○ ملی خدمت۔ ہمدردی بھلائی اور سماجی فلاح و بہبود کی حوصلہ افزائی کرنا۔

○ معاشرہ میں انفرادی اور اجتماعی زندگی کی اصلاح کا جذبہ اور شوق پیدا کرنا۔

○ ظلم وستم۔ رشوت۔ زنا۔ شراب۔ سود۔ بردہ فروشی۔ دھوکہ۔ فریب اور بھوک و افلاس کا خاتمہ کرنا۔

○ پاکستان میں مکمل اسلامی نظام حکومت کا قیام جو قرآن و سنت کےمطابق ہو۔ قرآن و سنت کی تشریح وہی قابل قبول ہوگی جو جمہور سلف صالحین کے نزدیک معتبر رہی ہو۔

○ دعوت حق کے سلسلہ میں صبر۔ استقلال اور خلوص و ایثار کا ثبوت دینا۔

○ مسلمانوں میں اجتماعی قوت پیدا کرنا اور مخالف اسلام کارروائیوں کو روکنا۔

○ باطل فرقوں کی فتنہ انگیزی اور مخرب اخلاق رسومات کی روک تھام کرنا۔

(ادارہ)

○

○

انتساب

○ اِس کتاب کی نسبت ہم اُن ہزاروں معصوم اور مطہر، رُوحوں کی طرف کرتے ہیں۔ جن کو مودُودی صاحب نے تنقید و تنقیص کا ہدف بنایا۔

○ بے شمار پاکیزہ ارواح جو اعلیٰ علیین، میں حمد باری کے مُبارک ذکر میں مشغول و مصروف ہیں۔ مودودی صاحب نے اِن کے سکون کو تجدید و احیاء دین کے نام پر مجروح اور بے آرام کیا۔

(ادارہ)

○

○ اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ ملک عطا کر کے کتنی عظیم نعمت سے نوازا۔ ہم نے بحیثیت مجموعی کفرانِ نعمت کر کے اللہ تعالےٰ کے عذاب شدید ہی کو دعوت دی ہے۔

وَلَئِن کَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِی لَشَدِیْدٌ ۔ اعاذنا اللہ منہ

○ کاش میرے پاس اسرافیلی صور ہوتا۔ اور میں کسی طرح اپنی آواز آپ کے دِلوں پر پڑے ہوئے دبیز پردوں میں سے گذار کر آپ کے عمیق قلب میں اتار سکتا۔!

○ کاش میں اپنے دل کے احساسات وجذبات سے آپ کو رُوشناس کرا سکتا۔ اور آپ کو خوابِ غفلت سے جگا سکتا۔!

○ "مفتی محمود"
ممبر نیشنل اسمبلی پاکستان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

باطل تحریکوں کے چند بنیادی اصول

○

زمانہ کی تیز دھار میں جس قدر عہد نبوت سے بُعد کی منزلیں کاٹتی جائیں گی۔ اسی قدر فتنوں کے سیلاب کے لئے کشادہ راستے بنتے جائیں گے۔ یہ سیلاب جس میدان سے گذر جاتے ہیں۔ وہاں امت کے لئے ابتلاء و محن کی خاردار جھاڑیاں چھوڑ جاتے ہیں۔ اور صاف راستے مشکلات کی دلدل سے بھر جاتے ہیں۔

آپ جانتے ہیں۔ جب تک ظالم سے ظلم کا صدور نہ ہو۔ مظلوم کی مظلومیت کا اثبات نہیں ہو سکتا۔ اور یہ قانون ہے۔ اجر کا ترتب اثباتِ مظلومیت کے بعد ہوتا ہے۔ اجر کے ترتب کا باعث مظلوم کی مظلومیت ہے اور مظلومیت کا باعثِ اثبات ظالم کا ظلم ہے۔ ظلم اگرچہ شرعاً و عقلاً تو بُرا ہے لیکن نظام تکوینی کے کارخانہ کی ایک مشین ہے۔ جس کے ذریعے مظلومیت کے اجر و ثواب کے ٹپے ڈھلتے رہتے ہیں۔

دَورِ نبوت میں کفار کی طرف سے جب صحابہؓ پر مصائب ٹوٹنے لگیں۔ تو بعض صحابہ کے قدسی قلوب پر ایک طبعی خیال گذرا کہ جب ہم حق کو بُلند کر رہے ہیں۔ تو اس راہِ حق میں ہم کفار کی طرف سے

اس قدر کیوں ستائے جارہے ہیں۔
اللہ جل شانہٗ نے صحابہؓ کے اس طبعی خلجان کو دُور کرنے کیلئے کفار کے مظالم کی چند تکوینی حکمتیں ارشاد فرمائیں۔ ان میں سے ایک یہ بھی تھی :۔
وَيَتَّخِذَ مِنْكُمْ شُهَدَآءَ۔ (قرآن) اور تاکہ تم میں سے بعض کو شہید بنائے۔
یعنی عین جنگ میں جب ہم کسی کافر کو مسلمان پر غلبہ نہیں دیں گے. تو وہ مسلمان کو کیسے قتل کرے گا۔ جب قتل کا صدور نہیں ہوگا۔ مقام شہادت پر جو آخرت میں اعلیٰ مدارج ملیں گے وہ کیسے حاصل ہو سکتے ہیں۔
اللہ تعالیٰ کی حکمتِ بالغہ تکوینًا اسی کو مقتضی ہے کہ نظام عالم کو جبتک قائم رکھنا منظور ہے۔ خیر و شر اور ہدایت و ضلالت کی حریفانہ جنگ جاری رکھی جائے۔ یہی حکمت فتنوں کے نزول میں رکھی گئی ہے ۔ تاکہ ہر دور میں اہل حق کی اہل باطل سے تمحیص ہوتی رہے۔
اس امت کا مختلف فتنوں سے امتحان لیا گیا ہے ۔ لیکن اس امت کو جن خطرناک فتنوں سے پالا پڑا ہے ۔ وہ صرف علمی فتنے ہیں۔ علمی فتنوں کے محرکین کو اپنی تحریکیں چلانے کے لئے کچھ اصول وضع کرنے پڑے ــــ یہ اصول اپنے کلیات و جزئیات سمیت اتنے ہیں کہ ان کا احصاء و احاطہ مشکل ہے۔ ہاں ان کے چند جامع اصولوں کی طرف علامہ امام ابن قیمؒ نے اپنی کتاب اعلام الموقعین میں اور علامہ امام شاطبیؒ نے اپنی کتاب الاعتصام میں اور علامہ ابن حزمؒ نے اپنی کتاب الملل والنحل میں اشارہ

کیا ہے۔ اگر آپ ان تمام اصولوں کی جامعیت کو تدبر سے مختصر کریں۔ تو یہ جامعیت صرف دو اصولوں پر مجتمع ہو کر تقسیم ہو جاتی ہے۔ ایک کا نام ہے تنقیص اور دوسرے اصول کا نام ہے تجدید ـــــ!

اہل حق کے دامن پر اتہام لگانے اور ان کے معائب چننے کا نام تنقید رکھا گیا ہے۔ اور اپنے مزعومہ اور مخترعہ اصولوں کی دعوت دینے کا نام تجدید رکھا گیا۔

اِن دو جامع اصولوں کے تحت مسلک حق کے خلاف انہوں نے اپنی کتابوں میں بعض جگہ ایسی زہریلی اور گندی عبارتیں لکھ ڈالی ہیں جن کو ایک ادنیٰ ایمان والے کی زبان و قلم بطور نقل بھی برداشت نہیں کر سکتی۔

علامہ امام ابن تیمیہ رح لکھتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مبارک فرماتے ہیں۔

انا لنحکی کلام الیھود والنصاریٰ ولا نستطیع ان نحکی کلام الجھمیة (کتاب الفرقان بین الحق والباطل صـ ۱۴۴)	ہم یہود اور نصاریٰ کی کلام تو نقل کر سکتے ہیں لیکن جہیمہ کے کلام کو نقل نہیں کر سکتے۔

علما محققین اور آئمہ کی فراست تاڑ گئی تھی کہ ان کے اختلافی جزئیات میں کچھ اور راز پوشیدہ ہیں۔ حضرت امام شافعی رح نے جب حفص الفرد سے بحث کی تو فرمایا

"میں ہر بات میں تیرا مخالف ہوں۔ حتیٰ کہ تیرے لا الٰہ الا اللہ کا بھی مخالف ہوں" حفص نے جواب دیا ـــــ "یہ کیسے؟" ـــــ امام شافعی رح نے فرمایا:

"میں جب لا الٰہ الا اللہ کہتا ہوں تو میں اس کلمے سے یہ مراد لیتا ہوں کہ

اللہ تعالیٰ وہ ہے جس کا آخرت میں دیدار ہوگا اور جس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کلام کی ہے۔ اور جب تو لا الٰہ الا اللہ پڑھتا ہے تو تیری اس کلمے سے یہ مراد ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ وہ ہے جس کا نہ آخرت میں دیدار ہوگا اور نہ اس نے موسیٰ علیہ السلام سے کلام کی ہے (اعلام الموقعین لابن قیم رحمہ ۵۸/۲)

اسلام میں سب سے پہلے جس خطرناک فتنے کا ظہور ہوا ہے۔ وہ خوارج کا فتنہ ہے۔ اولاً آپ خوارج کے اعمال و عقائد اور اصول دعوت کو مختصراً بطور تمہید سمجھ لیں تاکہ آپ کو دوسرے فتنوں کے اصول دعوت سمجھنے میں دقت نہ ہو۔

خوارج کا ظہور اور اُن کے اصُول

ابن ماجہ میں ہے۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رض فرماتے ہیں۔ کہ ایکدفعہ حضرت رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مقام جعرانہ میں مقیم تھے۔ اور آپ سونا، اور دیگر اموال غنیمت تقسیم کر رہے تھے۔ مال حضرت بلال رض کی گود میں تھا۔ اسی اثنا میں ایک شخص نے کہا۔

"اے محمد! (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ انصاف کے ساتھ تقسیم کیجئے۔ کیونکہ آپ نے انصاف نہیں کیا۔"

آپ نے فرمایا:۔

"خرابی ہو تیرے لئے۔ اگر میں انصاف نہ کروں گا۔ تو اور کون انصاف کرے گا۔؟"

اس شخص کی گستاخی پر حضرت عمر رضؓ نے کہا۔

"یا رسول اللہ! آپ مجھے اجازت دیجئے کہ میں اس منافق کی گردن مار دوں۔"

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

"یہ شخص (تنہا نہیں ہے بلکہ) اس کے بہت سے ساتھی ہیں جو قرآن پڑھتے ہیں مگر وہ ان کے گلوں سے تجاوز نہیں کرتا۔ وہ دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے پار نکل جاتا ہے ۔۔۔ (تم کس کس کو مارو گے) ۔" (ابن ماجہ)

یہ اعتراض کرنے والا جس کا نام ذوالخویصرہ تھا۔ اس سے خوارج کی جماعت کا ظہور ہوا۔ آپ جانتے ہیں جس ابتدائی وجہ سے ان خوارج کا ظہور ہوا وہ وجہ صرف یہی تھی کہ انہوں نے عدلِ نبوی پر تنقید کی تھی۔ پھر یہ جماعت جب حضرت علیؓ کی خلافت میں زور پکڑ گئی ۔ تو اپنا ایک تجدیدی اصول وضع کیا۔ جس کا نام تھا " لاحکم الا اللہ "۔۔۔! ان دو اصولوں کے تحت انہوں نے اپنے مسلک کی ترویج شروع کر دی جس سے امت ایک فتنہ عظیمہ میں گرفتار ہو گئی۔

خارجیوں کا ایک مناظرہ

خوارج کے اصول تنقید اور تجدید کی ایک جھلک اس مناظرہ میں ملاحظہ فرمائیے جو کہ حضرت ابن عباس رضؓ اور خوارج کے درمیان

چند مسائل میں ہوا تھا۔

علامہ ابن عبدالبرؒ اور علامہ ابن قیمؒ لکھتے ہیں

حضرت ابن عباسؓ کا خود اپنا بیان ہے کہ جب خارجیوں نے بغاوت کا منصوبہ باندھا تو حضرت علیؓ کو خبریں پہنچنے لگیں مگر آپ یہی فرماتے رہے "جب تک بغاوت نہیں کرتے تعرض نہ کرو"۔

ایک دن میں نے حضرت علیؓ سے عرض کیا۔ آپ نماز ذرا ٹھنڈے وقت میں پڑھیے گا۔ میں ان لوگوں سے ملنے جا رہا ہوں۔ میں نے ایک عمدہ یمنی حلہ پہنا اور ٹھیک دوپہر کے وقت ان کے پاس پہنچ گیا۔ میں نے انہیں جا کر دیکھا کہ شب بیداری سے ان کے منہ اُترے ہوئے ہیں۔ کثرت سجود سے پیشانیاں اور ہتھیلیاں ایسی کھری ہو چکی ہیں۔ جیسے اونٹ کے گھٹنے دھوئے ہوئے ہیں۔ پُرانے کرتے پہنے ہوئے تھے مجھے دیکھتے ہی چلا اٹھے۔

"ابن عباسؓ کیسے آئے۔ اور یہ لباس فاخرہ کیوں؟"

ابن عباسؓ:۔ "اس لباس پر تمہیں کیا اعتراض ہے۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بہترین یمنی کپڑے پہنے دیکھا ہے۔"

اور یہ آیت پڑھی:۔

قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِيْنَةَ اللّٰهِ الَّتِيْٓ اَخْرَجَ لِعِبَادِهٖ وَ الطَّيِّبٰتِ مِنَ الرِّزْقِ

ترجمہ:۔ اے پیغمبرؐ فرما دیجیے۔ خدا نے زینت اور کھانے پینے

کی جو ستھری چیزیں اپنے بندوں کے لئے پیدا کی ہیں۔ انہیں کس نے حرام کیا ہے۔؟

خوارج:۔ آپ کس غرض سے آئے ہیں۔؟

ابن عباسؓ:۔ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ابن عم یعنی حضرت علیؓ اور صحابہؓ کے پاس سے آرہا ہوں۔ مگر ان میں کوئی ایک بھی تمہاری اس بھیڑ میں مجھے دکھائی نہیں دیتا۔ حالانکہ انہیں پر قرآن اترا۔ اور وہی قرآن کے معانی سب سے زیادہ جاننے والے ہیں۔ میں اسلئے آیا ہوں کہ ان کی باتیں تمہیں اور تمہاری باتیں انہیں پہنچاؤں۔

اس پر بعض خارجی بول اٹھے

قریش سے بحث نہ کرو۔ کیونکہ خدا تعالیٰ فرما چکا ہے بَلْ هُمْ قَوْمٌ خَصِمُوْنَ (بلکہ وہ جھگڑالو قوم ہے) اور بعضوں نے کہا۔ نہیں۔ گفتگو کرنی چاہیئے۔ اس پر تین آدمیوں نے مجھ سے بات چیت شروع کی

ابن عباسؓ:۔ آخر تمہیں امیر المؤمنین پر کیا اعتراض ہے۔؟

خوارج:۔ ہمارے تین اعتراض ہیں۔ انہوں نے امر الٰہی میں انسانوں کو حَکَمْ بنایا۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰہِ) حکومت اور حُکُم صرف خدا ہی کے لئے ہے۔

ابن عباسؓ:۔ اچھا یہ ایک ہوا۔ اور بتلاؤ۔

خوارج:۔ اور یہ کہ انہوں نے جنگ تو کی مگر مال غنیمت حاصل نہ کیا۔۔۔ نہ قیدیوں کو لونڈی اور غلام بنایا۔ حالانکہ حریف اگر مومن تھے۔ تو ان سے

لڑائی ناجائز تھی۔ اگر کافر تھے تو جنگ کی طرح انہیں لونڈی غلام بنانا
بھی جائز تھا

ابن عباسؓ :۔ یہ دو اعتراض ہوئے۔ آگے پڑھو۔

خوارج :۔ اور انہوں نے اپنے نام سے "امیر المؤمنین" کا لقب ہٹا دیا
خود ہی بتایئے وہ امیر المؤمنین نہیں تو پھر امیر الکافرین ہیں۔؟

ابن عباسؓ :۔ تم کہہ چکے! اچھا اگر میں کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ
سے تمہارے خلاف دلیل پیش کر دوں تو رجوع کر لو گے۔

خوارج :۔ بے شک ہم رجوع کر لیں گے۔

ابن عباسؓ :۔ تو سنو! تمہارا یہ کہنا کہ انہوں نے امر الٰہی میں انسانوں کو
حَکَم بنایا تھا۔ تو اللہ تعالیٰ اپنی کتاب میں فرماتے ہیں۔

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْتُلُوا الصَّیْدَ وَاَنْتُمْ حُرُمٌ ؕ وَمَنْ قَتَلَهٗ
مِنْكُمْ مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآءٌ مِّثْلُ مَا قَتَلَ مِنَ النَّعَمِ یَحْكُمُ بِهٖ
ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ ــــ!

(ترجمہ) مسلمانو! جب تم احرام کی حالت میں ہو تو شکار نہ مارو۔
اور جو کوئی تم میں سے جان بوجھ کر شکار مارے گا۔ تو جیسے جانور کو مارا
ہے۔ اس کے بدلے چوپایوں میں سے اسی کی مثل جانور جو تم میں کے
دو منصف ٹھہرا دیں۔ اس کو دینا پڑے گا۔)

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے میاں بیوی کے جھگڑے میں فرمایا۔

وَاِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَیْنِهِمَا فَابْعَثُوْا حَكَمًا مِّنْ اَهْلِهٖ وَ

حَكَمًا مِّنْ اَهْلِهَا۔

(ترجمہ) اگر میاں بیوی میں پھوٹ کا خوف کرو تو ایک پنچ شوہر کیطرف سے اور ایک پنچ عورت کی طرف سے بھیجو۔

اِن دونوں معاملوں کا فیصلہ خدا نے انسانوں پر رکھا ہے۔ اب خود ہی بتلاؤ۔ انسانوں کا فیصلہ مسلمانوں کو خونریزی روکنے اور ان میں صلح و آشتی استوار کرنے میں افضل ہے یا رُبع درہم قیمت کے خرگوش کی جان اور ایک عورت کے معاملہ میں۔؟

خوارج:۔ ہاں واقعی پہلے معاملے میں افضل ہے۔

ابن عباسؓ:۔ تو تمہارا یہ اعتراض دُور ہو گیا؟

خوارج:۔ ہاں بے شک دُور ہو گیا۔

ابن عباسؓ:۔ اب تمہارا یہ کہنا کہ جنگ تو کی مگر نہ مال غنیمت لیا۔ نہ لونڈی غلام بنائے ۔۔ تو اپنے دِل پر ہاتھ رکھ کر خود ہی کہدو کیا تم اپنی اور سب مسلمانوں کی ماں حضرت عائشہ رضؓ کو کنیز بنانا پسند کرتے ہو۔؟ اگر کہو ہاں ہم انہیں کنیز بنا سکتے ہیں۔ اور ان کے ساتھ وہ سب جائز رکھ سکتے ہیں جو کنیز کے ساتھ جائز ہے تو یقیناً تم کافر ہو۔ اور اگر کہو کہ وہ ہماری ماں ہی نہیں ہے تو بھی کفر لازم آتا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ انہیں ام المؤمنین قرار دے چکا ہے ۔۔ دیکھو! تمہارے اس اعتراض سے دو گمراہیاں لازم آتی ہیں۔ بتاؤ کیا جواب ہے تمہارے پاس؟ یہ اعتراض بھی اٹھ گیا؟

خواجہ:۔ ہاں بے شک اُٹھ گیا۔

ابن عباسؓ:۔ اور رہ گیا تمہارا یہ کہنا کہ انہوں نے اپنے نام سے امیرالمومنین کا لقب ہٹا دیا تھا۔ تو میں جواب میں ایک ایسا واقعہ پیش کرتا ہوں۔ جس سے تم انکار نہیں کر سکتے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیبیہ میں ابوسفیان اور سہیل بن عمرو کے ساتھ صلح کی تھی۔ صلح کی تحریر حضرت علیؓ نے لکھی تھی۔ لیکن جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لکھو "یہ ہے وہ عہدنامہ جس پر محمد رسول اللہ نے صلح کی۔" تو ابوسفیان اور سہیل نے اعتراض کیا۔ کہنے لگے۔

"ہم آپ کو رسول اللہ نہیں سمجھتے۔ سمجھتے تو یہ جھگڑا ہی کیوں ہوتا؟"

اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

"خدایا تو جانتا ہے کہ میں تیرا رسول ہوں۔ اے علی یہ تحریر مٹا دو اور اس کی جگہ لکھو۔ یہ ہے وہ عہد نامہ جسے محمد بن عبداللہ اور ابوسفیان و سہیل بن عمر نے منظور کیا ہے۔"

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں۔ اس مباحثے کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ دو ہزار خارجیوں نے رجوع کر لیا باقی نے بغاوت کی اور مارے گئے۔

(جامع بیان العلم لابن عبدالبر ص ۱۹۵) (اعلام الموقعین لابن قیم ج ۱ ص ۲۱۶)

اس مناظرہ کو بتمامہ نقل کر دیا ہے۔ تاکہ آپ اہل باطل کے مناظرے کا انداز اور ان کے اصول تنقید اور تجدید کا موقعہ استعمال معلوم کر لیں

کہ کس طرح انہوں نے حضرت علیؓ پر تنقیدی حربے استعمال کئے۔ اور اس کے جواب میں کس طرح تجدیدی اصول پیش کرتے رہے۔

علامہ ابن تیمیہؒ فرماتے ہیں۔ باطل فرقوں کے محرکین میں عمل کی کمی تو نہیں ہوتی۔ لیکن وہ "سوءِ فہمی" کا شکار ہوتے ہیں۔ خوارج بھی قرآن دانی میں سوءِ فہمی کا شکار تھے۔ کہ حسبنا کتاب اللہ کے نعرہ میں انکار سُنت اور تنقیص صحابہؓ کا پہلو لئے ہوئے تھے۔

علامہ ابن جوزیؒ فرماتے ہیں۔ اس سوءِ فہمی کی مرض کی وجہ سے انکا اعتقاد تھا کہ ہم حضرت علیؓ سے زیادہ علم رکھتے ہیں (تلبیس ابلیس ص ۱۲۰)

آپ نے خوارج کے علم و اعتقاد کا ایک نمونہ معلوم کر لیا ہے۔ اب ان کی عبادت کا حال دیکھئے۔

سابقاً آپ مناظرہ میں پڑھ چکے ہیں کہ جب حضرت ابن عباسؓ وہاں پہنچے تو ان کی شب بیداری کی وجہ سے منہ اُترے ہوئے تھے اور پیشانیوں اور گھٹنوں پر کثرۃ سجود کی وجہ سے نشان پڑ گئے تھے۔

حضرت جندب الازدیؒ فرماتے ہیں کہ جب ہم نے حضرت علیؓ کے ساتھ خوارج پر چڑھائی کی اور ان کے لشکر گاہ کے قریب پہنچے تو ان کی تلاوت قرآن کی آوازیں اس کثرت سے آتی تھیں جیسے شہد کی مکھیوں کی بھنبھناہٹ ہوتی ہے۔ اور لڑائی شروع ہوتے وقت ایک دوسرے کو وعظ کرتے تھے کہ اپنے رب سے ملنے کے لئے آراستہ ہو جاؤ۔ اور چلو چلو جنت کو چلو! (تلبیس ابلیس ص ۱۱۳، ص ۱۲۵)

اب ان کی سوء فہمی کی وجہ سے ان کی قرآن دانی اور جاہلانہ ورع کا نمونہ دیکھیے۔

حضرت علامہ ابن جوزیؒ لکھتے ہیں۔ ایک روز خوارج راستہ میں جاتے تھے۔ تو عبداللہ بن خبابؓ سے ملاقات ہوئی۔ انہوں نے ابن خبابؓ کو گرفتار کر لیا۔ اور کہا۔ تم نے اپنے باپ سے کوئی حدیث سنی، جو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتا ہو۔ وہ ہم سے بیان کرو۔

عبداللہ بن خبابؓ نے جواب دیا۔ ہاں! میں نے اپنے باپ سے سنا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے تھے ــــ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے فتنہ عظیم کا ذکر کیا۔ جس میں بیٹھ جانیوالا کھڑے ہونے سے بہتر ہو گا۔ اور کھڑا بہ نسبت چلنے والے کے بہتر ہو گا۔ اور چلنے والا بہ نسبت دوڑنے والے کے بہتر ہو گا ــــ اگر تجھ کو یہ فتنہ پہنچے تو تجھ کو چاہیئے کہ مقتول بندہ ہو جائیو۔

خوارج نے کہا۔ کیا تو نے یہ حدیث اپنے باپ سے سُنی ہے۔ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتا تھا؟

عبداللہ نے کہا ــــ "ہاں" ــــ!

اس کے بعد خوارج نے ان کو نہر کے کنارے کھڑا کر کے شہید کر دیا ان کا خون نہر میں اس طرح رواں ہوا جیسے جوتی کا تسمہ ہوتا ہے۔ ان کی بیوی حاملہ تھیں۔ ان کا پیٹ پھاڑ دیا۔ آگے بڑھ کر ایک ذمی نصرانی کے باغ میں اترے۔ اس کے ایک درخت سے پھل گرا۔ ایک خارجی نے اٹھا کر

اس کو منہ میں لے لیا۔ ایک خارجی ان میں سے بولا۔

"کیا تو یہ پھل بغیر دام اور بغیر اجازت کھاتا ہے؟ یہ پھل تو تجھ پر شرعاً حرام ہے۔"

اس نے فوراً منہ سے نکال کر پھینک دیا۔ پھر اُن میں سے ایک نے اپنی تلوار نکال کر ہلائی۔ وہاں نزدیک ذمی نصرانیوں کے سُور چر رہے تھے ایک سُور پر اس نے تلوار آزمائی۔

دوسرے خارجی نے کہا۔

"یہ تو فساد فی الارض ہے جس کی ممانعت قرآن مجید میں ہے۔"

اس خارجی نے اس سُور کے مالک کو تلاش کر کے جس طرح راضی ہو سکا۔ راضی کر لیا۔ (تلبیس ابلیس ص ۱۲۴)

اس واقعہ کے بعد آپ خوارج کا عمل بالقرآن اور قرآن دانی۔ کا اندازہ لگائیں۔ کہ ایک جلیل القدر صحابی کے خون کو حلال سمجھا۔ ذمی کافر کے ایک گرے ہوئے پھل کو اس کی اجازت کے بغیر کھانا، قرآن کے خلاف سمجھا۔ صحابی کی گردن پر تلوار چلانی حلال سمجھی۔ ذمی کافر کے سؤر پر تلوار چلانی قرآن کے خلاف سمجھی۔

اس تطبیق کے نتیجہ سے ان کی علماً و عملاً قرآن دانی کی ایک بدترین مثال ظاہر ہو جاتی ہے۔ جس کے بیان سے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اس قسم کی نظیریں ہر باطل فرقے میں پائی جاتی ہیں۔ ان کے بعض فعل سے ایسا ظاہر ہوتا ہے کہ وہ دین کا ایک اہم فرض پورا کر رہے ہیں۔

لیکن کسی دوسرے عمل سے وہ دین کا ستون گرا رہے ہوتے ہیں۔ نادان لوگ تصویر کا ایک رخ دیکھ کر پھنس جاتے ہیں۔ اور اس کو اسلامی تحریک کا مقام دیدیتے ہیں۔

باطل فرقوں کی ابتدائی تلبیسات

باطل فرقوں کی ابتدا اتنی حسین اور دلکش ہوتی ہے۔ کہ سادہ قلوب میں ان کے نقوش جلدی جذب ہو جاتے ہیں۔ یہ اس لئے کہ وہ اپنی تحریک چلانے کے لئے اوّلاً تہ کاری کی چال چلتے ہیں۔ جب شکار پھنس جاتا ہے تو صیاد اسے اپنے اشاروں پر ناچنا سکھلا دیتا ہے ـــــ اس حقیقت کو فرقہ مرجبیہ کے ایک اصول سے سمجھیئے۔

محدث ابن جوزی لکھتے ہیں کہ فرقہ مرجبیہ جس کا اصول ہے۔ کہ مسلمان جب کلمہ پڑھ لیتا ہے۔ اس کے بعد وہ جتنے گناہ کرتا ہے اس کلمے کی وجہ سے اسے ضرر نہیں کرتے۔ آخرت میں وہ کسی گناہ کیوجہ سے بھی جہنم میں نہیں جائے گا۔

اس اصول سے ان کا اصل مقصد یہ تھا کہ اللہ جل شانہ، کا انکار کیا جائے لیکن انہوں نے سوچا کہ اگر اس اصول کو صاف لفظوں میں نمایاں کر دیا جائے تو یہ اصول عقلاً اور نقلاً خلاف معلوم ہوتا ہے۔ عوام اسے بالکل قبول نہیں کریں گے۔ تو انہوں نے جو اللہ تعالےٰ کے ماننے کا حاصل فائدہ تھا۔ اس کا انکار کر دیا۔ کہ جب مسلمان اللہ تعالیٰ کی ذات کا اقرار کر لیتا ہے

تو اس کو اس کی صفات کا بھی اقرار کرنا پڑتا ہے۔ یعنی وہ گناہوں پر ناراض ہوتا ہے۔ اور جرم کے ارتکاب کے وقت حاضر ہوتا ہے۔ جب اس کا یہ عقیدہ جم جائے گا۔ کہ میں کسی گناہ کی وجہ سے بھی جہنم میں داخل نہیں ہو سکتا تو اس عقیدہ کی تہ میں نتیجۂ صفاتِ الٰہیہ کا انکار کر دیا جائیگا۔ (تلبیس ابلیس ط۱۱)

یہ ان کی ایسی باریک چال تھی کہ عوام کی عقلیں اس کو ادراک نہیں کر سکتیں۔ اور اصول بھی اتنا دلکش ہے کہ عوام اپنی بدعملی کی وجہ سے اسے جلدی قبول کر لیں گے۔

باطل فرقوں کی ایک چال یہ بھی ہوتی ہے۔ کہ وہ اسلام میں انقلابی حوادث سے بہت فائدہ اٹھاتے ہیں۔ جیسے خوارج نے حضرت عثمان رضؓ کی شہادت سے اپنی مذہبی ترویج کا خوب فائدہ اٹھایا۔ اور اس کی مثال قادیانی تحریک میں بھی ملتی ہے۔ انگریز ہندوستان میں حکومت کے ساتھ یہ بھی چاہتا تھا۔ کہ اس کے مذہب کی ترویج بھی ہوتی رہے۔ تو اس نے عیسائیت پھیلانے کے لئے اپنے مبلغوں کے ذریعے مسلمانوں کو مرتد بنانا شروع کر دیا۔ ارتداد کیا ہے۔ مسلمان کا جیتے جی جہنم کی آگ میں کود پڑنا۔

مسلمانوں کے دلوں پہ اس فتنہ ارتداد کا سخت صدمہ گذرا۔ اب اس دور میں جو بھی عیسائیت کے خلاف کسی قسم کی کوشش کرتا۔ عوام مسلمانوں میں مشہور ہو جاتا۔ کیونکہ اس وقت دین کی اہم خدمت یہی تھی کہ سادہ مسلمانوں کو عیسائیت کے نرغے سے بچایا جائے۔

مرزا غلام احمد نے جو اپنے اندر ایک باطل تحریک چلانے کا جذبہ رکھتا تھا

اس انقلابی حادثے کا موقعہ تاڑ کر عیسائیوں کے خلاف کتابیں لکھنا اور مناظرے کرنا شروع کر دیئے ۔ کتابوں کی جواب در جواب میں گاڑی چلنے لگی ۔ اور مناظروں کے فتح و شکست کے اشتہار گلی کوچوں میں چسپاں ہونے لگے ۔ تھوڑے عرصہ میں اخباروں کے موٹے موٹے ہیڈ لائنوں میں مرزا غلام احمد کا نام چمکنے لگا ۔ پھر کیا تھا ۔ مرزا غلام احمد ہندوستان میں شہرت کی سٹیج پر سوار ہو چکا تھا ۔ اس کے بعد اس نے بتدریج مجددیت سے لے کر باطل نبوت تک اعلان کر دیا ۔

باطل فرقوں کی ایک چال یہ بھی ہوتی ہے کہ جس دینی کام کی عوام میں زیادہ مقبولیت ہوتی ہے ۔ اس کام کی ایک زبردست پروپیگنڈہ کے ذریعے عوام میں تشہیر کرتے ہیں ۔ اور اپنے باطل اصولوں کے چہرے پر الجھاؤ دار عبارتوں کے برقعے ڈالتے رہتے ہیں ۔

جو لوگ قبولیت کے مدارج طے کرتے ہوئے اس تحریک میں مقربین کا درجہ حاصل کر لیتے ہیں تو ان کو بزمِ خلوت میں ان نقاب پوش اصولوں کی زیارت کرا دیتے ہیں ۔ ان سے عہد و معاہدہ لیا جاتا ہے ۔ کہ انہیں ایک محدود اجل مسمیٰ تک اظہار نہیں ہونے دینا ۔

بعض اہلِ علم ان اصولی عبارتوں کو کبھی دیکھ بھی لیں ۔ تو ۔ ان کی دوسری دینی خدمات کی وجہ سے فوراً تعرض نہیں کرتے ۔ یہ اہلِ علم محتاط علماء کہلاتے ہیں ۔ بعض دفعہ ان کی کچھ دینی خدمات دیکھ کر ان سے تعریفی کلمات بھی نکل جاتے ہیں ۔ ان محتاط علماء کے تعریفی کلمات

اور ابتدائی تقریظیں یہ فرقے بڑی چالاکی سے محفوظ رکھتے ہیں۔ وقت آنے پر ان سے ایک بڑا کام لے لیتے ہیں۔ مگر وہ علماء جن کی بصیرتیں فراست کے نور سے منور ہوتی ہیں۔ ابتدا ہی میں ان کے خد و خال پہچان لیتے ہیں

مودودیّت اور اُس کے اصُول

ہماری سرزمین نباتات و معدنیات کے لحاظ سے غیر ممالک کے مقابلے میں خواہ کیسی ہو۔ لیکن فتنوں کی پیداوار کے لحاظ سے سب سے زیادہ زرخیز واقع ہوئی ہے۔ جہاں باطل نبوّت اور انکارِ حدیث کے درخت اُگ سکتے ہیں چھوٹی چھوٹی خوردو خاردار جھاڑیوں کا تو پُوچھنا ہی کیا ہے ـــ!

عصرِ حاضر کے محققین علماء اور اہل فراست عارفوں نے خبر دی ہے کہ تحریکِ مودُودیّت بھی اس دشتِ فتن کی ایک خاردار جھاڑی ہے جس کی آراء اور فتوے لا تقربوا ھذہ الشجرۃ (اس خاردار جھاڑی کے قریب نہ جانا) کے قول پر متفق ہو چکے ہیں۔ جنہیں آپ آئندہ اوراق میں مشاہدہ کریں گے۔

اس شجرِ ممنوعہ پر کچھ پھُول بھی ہیں جن کی پتیوں نے اس کے خاروں کو اپنے نیچے چھُپا رکھا ہے۔ خزاں آنے کی دیر ہے۔ آپ دیکھیں گے صرف خار ہی خار رہ جائیں گے۔

اس شجرِ ممنوعہ پر پھل بھی لگتے ہیں۔ سوءِ فہمی کی منڈی میں یہ پھل ابتک

اچھے بھاؤ پر بک رہے ہیں۔ موسمی تغیر کی وجہ سے جب ان پھلوں میں کیڑے پڑنے لگیں گے ــــ خریدنے والے اس منڈی کا راستہ خود بخود چھوڑ جائیں گے۔ اور کئی چھوڑ کر چلے گئے۔

ہمارے ملک میں یہ تحریک ایک علمی فتنے کی صورت میں نمودار ہوتی ہے۔ علمی فتنوں کے اصول و فروع کی ایک جھلک ان تمہیدی اوراق میں اولاً آپ دیکھ چکے ہیں۔

اس تحریک کے بھی دو اصول ہیں۔ ایک **تنقید** اور دوسرا **تجدید** ــــ لیکن ان اصولوں کو چلانے میں مولانا مودودی سابقہ محرکین سے اپنے مخصوص فن کی وجہ سے تفرد کا مقام رکھتے ہیں اصول تنقید کو اس طرح استعمال کرتے ہیں۔ کہ جب کسی کی تنقید کرنا چاہتے ہیں۔ اول اس کی تعدیل کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ پھر تعدیل کرتے کرتے چپکے سے درمیان میں ایک تنقیدی چوٹ لگا دیتے ہیں۔ پھر دیکھتے ہیں کہ اس چوٹ سے اگر کوئی اچھل پڑا ہے تو اس تنقید کے جواز میں اسلاف کی آپس میں جرح تلاش کر کے عوام کے سامنے پیش کر دیتے ہیں۔ پھر اس کے آخر میں وہی تعدیلی کلمات دہرا دیتے ہیں اس کی مثال یوں سمجھئے۔ کسی نے ایک شیخ جی کے حق میں مدحیہ شعر لکھا

؎ ویسے تو شیخ جی ہیں بہت جامع الصفات
یہ اور بات ہے، کہ "ذرہ بے وقوف" ہیں

کسی نے اعتراض کیا کہ آپ نے تو شیخ جی کو بے وقوف بنا دیا ہے

بولے۔ "نہیں۔ میں نے تو اسے ذرہ بے وقوف کہا ہے۔ ویسے تو آپ بڑے دانا ہیں"۔

معترض نے جواب دیا۔ " اجی حضرت یہ ذرہ کا لفظ بھی شیخ جی کی شان میں گستاخانہ کلمہ ہے۔"

تو وہ ذرا اچھل کر بولے۔ "کیا ان کے حق میں صرف میں ہی گستاخی کرنے والا ہوں۔ کیا فلاں فلاں بزرگ جو ہو گذرے ہیں، وہ آپس میں یوں یوں نہیں کہا کرتے تھے۔

اگر آپ مودودی تنقید کے پورے خد و خال دیکھنا چاہیں، تو وہ رسائل اور کتابیں پڑھیے جن میں مودودیت پر محققانہ جرح وقدح کے نقوش کھینچے گئے ہیں۔ ان تمہیدی چند ورقوں کا میدان بالکل تنگ ہے اس میں رد و قدح کی پوری حرب کے لئے محاذ قائم نہیں ہو سکتا۔ میں اس میں صرف چند باتوں پر اکتفا کرتا ہوں۔

علمائے عصر نے مولانا مودودی کی جن تنقیدی عبارتوں پر گرفت کی ہے۔ ان عبارتوں میں ایسے نشتر پائے جاتے ہیں۔ جن کے ذریعے مجدد دین امت سے لیکر عصمتِ نبوۃ تک کو مجروح کیا گیا ہے اور جن تجدیدی مسائل پر گرفت کی ہے۔ ان میں سے بعض ایسے ہیں جو مسلک اسلاف کے اصولوں سے بالکل ہٹے ہوئے ہیں۔ ان مسائل کا نمونہ مولانا قاضی مظہر حسین صاحب کی کتاب "مودودی جماعت کے عقائد و نظریات پر ایک تنقیدی نظر" میں دیکھ سکتے ہیں

اسلاف پر تنقید کے جُرم کا نیم اور نرم اعتراف ایک مودودی نواز صاحب بھی کر رہے ہیں — جن کا نام ہے علامہ عامر عثمانی مدیر ماہنامہ تجلّی —— وہ لکھتے ہیں

"قصہ یہاں سے شروع ہوا کہ مولانا مودودی نے اپنے مخصوص طریقہ اصلاح و دعوت کے تحت بعض اولیاء و اتقیاء پر کچھ اس طرح تنقیدیں کیں جو اگرچہ سنجیدہ علمی انداز کی تھیں۔ لیکن جن کا انداز مانوس طرز ادب اور مروّجہ طریق احترام سے ہٹا ہوا تھا۔ ان سے علماء کے جذبات و خیالات کو ٹھیس لگی۔"

(مولانا مدنی رح کی جماعت اسلامی سے اختلاف عقیدہ و مسلک کی حقیقت صث)

ہمیں ایسے اعتراف کی نیم بازی اور نرم سازی سے کچھ بحث نہیں ہے۔ اس جرم پر جب کھلے میدان میں ثقہ شہادتیں موجود ہیں۔ تو ہمیں ان نیم اعتراف خلوتوں میں نہیں جھانکنا چاہیئے۔

تنقید کے لئے کچھ اصول ہیں اور کچھ حدیں مقرر ہیں۔ اس میں اتنی دقیق علمی بحثیں ہیں کہ جب تک دینی علوم کی دشوار گھاٹیاں طے نہ کر چکا ہو۔ ان مباحث کے حقائق نہیں سمجھ سکتا۔ جو لوگ اس منزل کے مسافر نہیں تھے، وہ فن تنقیص کو تنقید کی صورت میں استعمال کرتے رہے وہ تنقید کے مراتب سے واقف نہیں تھے کہ۔۔۔ تنقید کن گردنوں کے لئے دمنع کی گئی ہے۔ اور کونسی گردنیں احترام کی وجہ سے مستثنیٰ ہیں انہوں نے تنقید کے اس کلیہ "نحن رجال وہم رجال" کے تحت

حملے کرنے شروع کر دئے۔ نتیجہ یہ نکلا کہ عصمتِ نبوۃ اور مقام صحابہؓ تک ان کی زد میں آ گئے۔ مقام نبوۃ میں عصمت نبوۃ ایک ایسا اہم مقام ہے کہ جن لوگوں نے زلۃ الانبیاء کی تنقید میں قلم اٹھایا ــــ ہلاکت کے انجام کو پہنچ گئے۔

ائمہ محققین نے امت کو اس ہلاکت سے بچانے کے لئے احترام نبوۃ سے علاج کیا ہے۔ کیونکہ حبب صوت نبوۃ کے مقابلہ میں رفع صوت حبط اعمال کا موجب ہو سکتی ہے۔ تو زلۃ الانبیاء کے محجوب اسرار کو ــــ بے نقاب کرنا کیونکر متاع ایمان کو غارت نہ کر دے گا۔

محققین نے لکھا ہے کہ مقامِ نبوۃ پہ عصمت کے ہر وقت پہرے لگے رہتے ہیں۔ ایک سیکنڈ کے لئے بھی اس پہرے کو نبوۃ سے نہیں اٹھایا جاتا۔ ان کی تمام حرکات و سکنات حصنِ عصمت میں محفوظ کیجاتی ہیں۔ احترام نبوۃ کی وجہ سے داخلی عصمت کے علاوہ خارجی تعلقات میں بھی عصمت کو ملحوظ رکھا جاتا ہے۔ اسے آپ ایک نکتہ کی وضاحت سے سمجھیے۔

آپ جانتے ہیں کہ کسی نبیؑ کی بیوی (معاذ اللہ) بدکارہ نہیں تھی لیکن بعض نبیوں کی عورتیں کافرہ تھیں ــــ بدکاری ایک کبیرہ جرم ہے۔ اگر اس کے بدلے کسی کو جہنم میں سزا دیجائے تو اس کی مدت سزا ایک محدود وقت کے لئے ہے۔ آخر اس سے نکل کر جنت میں چلا جائے گا ــــ لیکن کفر ایک ایسا جرم ہے۔ جس کی سزا

عنداللہ خلود فی النار رکھی گئی ہے۔ نہ اس میں مدت کی تحدید ہے۔ اور نہ اس کی سزا مقررہ میں تخفیف رکھی گئی ہے۔ اب بتلائیے کہ جرم کے لحاظ سے کفر بڑا ہے یا بدکاری بڑی ہے۔ جواب واضح ہے کہ کفر کا جرم تمام جرائم سے زیادہ سخت ہے۔

اب دیکھئے! اللہ جل شانہٗ کسی نبی کی بیوی کو کافرہ بنا کر ابدی جہنم میں رکھنا تو برداشت کر سکتا ہے۔ لیکن اس پر بدکاری کا دھبہ برداشت نہیں کر سکتے۔ اس لئے کہ اس بدکاری کے فعل سے نبوۃ کا مقام داغدار ہوتا ہے۔ اور کفر سے غیرت توحید پر حرف آتا ہے۔ اس تکوینی قانون میں احترام نبوۃ کی وجہ سے کفر کو بدکاری پر ترجیح دی گئی ہے۔

اب رہا انبیاء علیہم السلام سے زلات کا صدور ہونا۔ عقلی ظرفوں اور مُریب قلبوں میں یہ خلج اٹھتی ہے۔ کہ ایسے قدسی نفوس سے ایسی زلات کا صدور کیوں ہوا ــــ؟

جس خلج کی وجہ سے مولانا مودودی کو اس حکمت میں قدم اٹھانا پڑا وہ لکھتے ہیں۔

"اللہ تعالیٰ نے بالارادہ ہر نبی سے کسی نہ کسی وقت اپنی حفاظت اٹھا کر ایک دو لغزشیں ہو جانے دی ہیں تاکہ لوگ انبیاء کو خدا نہ سمجھیں اور جان لیں کہ یہ بھی بشر ہیں ــــ"

اور اس سے پہلے لکھتے ہیں۔

"لیکن ان حضرات نے شاید اس امر پر غور نہیں کیا کہ عصمت دراصل

انبیاء کے لوازم ذات سے نہیں ہے ۔" (تفہیمات ج ۲ ص ۴۳)
مولانا مودودی صاحب کے اس فقرے پر ذرا تدبر سے غور کریں۔
غور کے بعد پھر اسے میزان ایمان پر وزن کریں ۔کہ
" عصمت دراصل انبیاء کے لوازم ذات سے نہیں ہے"
مقام عصمت اور ان سے زلات کا صدور اس میں دقیق حکمتیں مستور ہیں۔ وہ ذی علم جن کے علوم صرف کسبی کارخانوں میں ڈھل کر نکلے ہوں وہ ان دقیق حکمتوں کا پورا ادراک نہیں کر سکتے۔ انہیں مناسب ہے کہ اس مسئلہ میں صرف ملکی اعتراف لَا عِلْمَ لَنَا اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا سے اپنا دامن بچالیں ۔۔۔ اس کے دقائق قلمی نوکوں سے حل نہیں ہوتے جب تک قلم والے کے دل میں وہبی ذوق موجود نہ ہو۔
انبیاء علیہم السلام کے بعد صحابہ رض کا مقام ہے۔ ان پاک نفوس پر عصمت کے پہرے نہیں لگائے گئے۔ اس لئے ان سے بشری زلات کا صدور امر مستبعد نہیں ہے۔ لیکن ان کے مدارج کو اتنی بلندی پر رکھا گیا ہے کہ یہ لبشری زلات اپنے ضرر کے ساتھ اس بلندی کو چھو بھی نہیں سکتے۔ ان کے اعمال حسنہ میں سب سے بڑھ کر صحابیت کا عمل ہے اور یہ عمل مدارج کے لحاظ سے ایسا ہے کہ اسے اگر سب صحابہ کی جمیع زلات کی تکفیر کے لئے کافی کہدیا جائے تو بے جا نہ ہوگا۔ اس کے علاوہ ان کی تکفیر السیئات کے لئے اور بھی اعمال ہیں جنہیں مجموعی طور پر قرآن مجید میں رضی اللہ عنہم کے درجے سے تعبیر کیا گیا ہے۔

اس لئے محققین نے فیصلہ کیا ہے کہ صحابہؓ کی بشری زلّات میں سکوت اختیار کیا جائے۔ اور ان کے اعمال کو جرح و تعدیل کی میزان پر نہ تولا جائے کیونکہ عہد نبوت کے بعد دین کا تمام وزن صحابہ کی گردن پر ڈالا گیا ہے۔ کائنات کے جس حصے میں اسلام پہنچا ہے یا پہنچے گا۔ اس کا اول واسطہ صحابہ کرام کا وجود ہے۔ اگر ہم اسلام کے اول واسطے پر تنقیدی نشتر چلانے لگیں تو ان کے بعد اسلام کے تمام واسطے مجروح ہو جائیں گے۔

اسلام کی سندِ اول جب قابل حجت نہیں رہے گی تو قرآن جیسے کلام کے تواتر میں نقص آجائے گا۔ تنقید خواہ تاریخی لحاظ سے ہو، یا فقہی لحاظ سے ہو۔ ہر طرح ممنوع ہے خلفاء اربعہ کی خلافتیں طریق ملوکیت پر نہ تھیں کہ ہم تاریخی نقطہ نگاہ سے ان کی خلافت پر تنقیدی طبع آزمائی کرنے لگیں۔

باقی رہا اسلاف کی کوتاہیوں پر تنقید ---- اس میں احسن طریق یہ ہے کہ حزم و احتیاط کا ساتھ نہ چھوڑا جائے۔ اور ایسی کوتاہیاں جن کا تاثر ضَرَرٌ فِی الدِّیْنِ کے درجے میں نہ پہنچا ہو۔ انہیں قلم و زبان کی گرفت میں نہ لایا جائے۔ دوسرے ان کے مقام احترام پر چوٹ نہ لگے۔ اس کی مثال حضرت شاہ ولی اللہؒ کے واقعہ سے سمجھیے۔ وہ اپنی کتاب "فیوض الحرمین" صفحہ ۴۹ میں لکھتے ہیں

استاذ نتہ صلی اللہ علیہ وسلم فی رد ما اورده | علماء حرمین نے بعض صوفیہ پر کچھ اعتراض کئے تھے میں نے آنحضرت

علماء الحرمین علی بعض الصوفیہ فلم یاذن لی ــــ !

صلی اللہ علیہ وسلم سے (بذریعہ کشف یا مقام) انکی تردید کیلئے اجازت طلب کی۔ آپ نے اجازت عطا نہ فرمائی۔

چونکہ وہ اعتراض دین میں کچھ اہم نہ تھے کہ جن کی تردید ضروری تھی، دوسرے اس میں علماء حرمین کا احترام بھی مقصود تھا۔ اسلئے آپؐ نے انہیں اس امر میں اجازت نہ دی۔

ـــہ قصہ کوتاہ گشت ورنہ دردسر بسیار بود

مودودی صاحب کا موقف

مولانا مودودی صاحب تقسیم ہند سے کافی عرصہ قبل ایک درجہ کے اخبار نویس اور سیاسی مفکر و مبصر کی حیثیت سے متعارف ہوئے اور آپ نے جمعیتہ العلماء ہند کے روزنامہ الجمعیتہ (جو کہ اس وقت سہ روزہ تھا) کی ادارت کے فرائض بھی انجام دیئے۔ اس وقت آپکا مشغلہ یورپ کے غیر اسلامی افکار و تصورات کی تردید اور ابطال تھا۔ جو ایک مستحسن اور عمدہ کام تھا۔

اگر آپ اپنے اس مقام پہ رہتے ہوئے ایک سیاسی مفکر کی حیثیت سے دینی سیاست کو مسلمانوں کے سامنے تعمیری رنگ میں پیش کرتے رہتے اور لادینی سیاستوں پہ تنقید کر کے مسلمانوں کو ان سے محفوظ رکھتے

تو یہ ان کی قابل قدر دینی خدمت ہوتی۔ اور اس حد تک انہوں نے جو کام کیا ہے۔ ہم اس کے معترف اور مداح بھی ہیں۔

اسی بنا پر بعض اکابرین نے ان کے حق میں چند تعریفی جملے اس وقت کہے تھے۔ جن کو جماعت اسلامی نے آثار کی شکل میں شائع کر کے عوام کو دھوکہ میں ڈال رہی ہے۔ حالانکہ ان حضرات نے مودودی صاحب کے تنقیدی پہلو کو دیکھ کر اعلان کہ دیا ہے۔ کہ یہ تحریک کوئی اچھی تحریک نہیں بلکہ مودودی صاحب کوئی نیا فکر مذہب قوم کے سامنے پیش کر رہے ہیں۔ حتیٰ کہ مولانا اصلاحی نے تو کہدیا کہ اس تحریک کو "جماعت اسلامی" کہنا شرعاً جائز نہیں ہے۔

جن علماء نے تعریفی جملے کہے تھے۔ انہوں نے بعد میں وضاحت کردی۔ ان میں مولانا سلیمان ندویؒ مولانا شبیر احمد عثمانیؒ۔ حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب۔ مولانا منظور نعمانی۔ مولانا ثناء اللہ۔ مولانا ابو الحسن ندوی وغیرہ شامل ہیں۔

لیکن اس کے کچھ عرصہ بعد مولانا مودودی صاحب نے رفتہ رفتہ مفتی اور شیخ طریقت کی حیثیت اختیار کرنی شروع کی اور تنقید کا وہ رخ جو اغیار کی طرف تھا۔ جس سے یورپ کے غیر اسلامی تصورات کا ابطال کرتے تھے۔ اب اپنوں کی طرف مائل ہوگیا۔ اس وقت آپ نے مسائل فقہیہ اور کلامیہ اور عقائد و تصوف کے مسائل کا تنقیدی نظر سے مطالعہ شروع کیا۔ جو بات آپ کے ذہن نے قبول کی اسے تو آپ نے اسلام

تصور کیا جس بات تک آپ کا ذہن نہ پہنچ سکا۔ اس میں بجائے اسکے
کہ آپ علماء دین کی طرف مراجعت فرماتے اور اپنے ذہن کو نارسا تصور
کرتے۔ آپ نے دین کی ان باتوں کو جاہلیت کی ملاوٹ سے تعبیر کیا۔
اور اس طرح دین کی تجدید اور اصلاح کا کام شروع کر دیا۔

اہلِ نظر پر مخفی نہیں ہے کہ ایک فقیہ اور حقیقی مجتہد کے لئے قرآن و
احادیث اور فتاویٰ صحابہؓ و تابعینؒ اور ائمہ مجتہدینؒ پر کتنی وسعت نظر
اور عبور کی ضرورت ہوتی ہے۔ وہ لوگ جن کی عمریں قرآن و حدیث
اور آثار صحابہؓ و تابعین و فتاویٰ من بعدہم کے مطالعہ اور مذاکرہ میں گذریں
انہوں نے بھی دعویٰ اجتہاد کی جرأت نہیں کی لیکن مولانا مودودی صاحب
کی تحریروں سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ انہوں نے نہ صرف اپنے اندر مجتہدانہ
شان پیدا کی بلکہ ہر کہ ومہ کے لئے اجتہاد کا دروازہ کھول دیا۔ جس کے
نتیجہ میں ان کی جماعت کا ہر لکھا پڑھا فرد بڑی آسانی سے ائمہ ہدیٰ
کے مجتہدات کو (جو قرآن و حدیث پر ہی مبنی ہیں) یہ کہہ کر ٹھکرا دیتا
ہے کہ امور غیر منصوصہ میں ہم کسی کے پابند نہیں ہیں۔

(چنانچہ ملتان کے مولانا محمد رمضان صاحب پاک گیٹ سے ایک
جماعت کے رکن نے کہا ہے۔ کہ

"ابن عمرؓ اگر داڑھی کے متعلق حد مقرر کرنے کا حق رکھتے ہیں
تو مولانا مودودی صاحب کو کیوں حق نہیں ــــ الخ")

اس عملی دعویٰ اجتہاد کے ساتھ دوسری بات جو مودودی صاحب

ہیں پیدا ہو گئی وہ یہ تھی کہ انہوں نے غیر شعوری طور پر اپنے آپ کو بطور مجدد وقت پیش کیا۔ اور اصلاح کے وہ طریقے جن کا سلسلہ اسناد صحابہ رضؓ، تابعینؒ اور خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچتا ہے مثلاً ذکر و فکر مراقبات جن کی طرف قرآن بار بار توجہ دلاتا ہے

فاعتبروا یا اولی الابصار۔ و فی انفسکم افلا تبصرون،
فلینظر الانسان مم خلق و غیر ذلک من الآیات ۔۔

ان کے متعلق مودودی صاحب کی رائے بڑی سخت ہے بلکہ بعض ایسے اعمال کو آپ افیم کے ساتھ مشابہ قرار دیتے ہیں۔ حالانکہ ان اعمال و اشغال کی تعلیم و تلقین کرنے والوں میں یہ لوگ بھی شامل ہیں مثلاً حضرت مجدد الف ثانیؒ اور حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ اصلاح کے ان طریقوں کو چھوڑ کر مودودی صاحب کی جدت طبع نے تہذیب اور سدھار کے ان تمام وسائل کو بعینہ یا قدرے ترمیم و اصلاح کے ساتھ قبول کر لیا۔ جن کا بانی یورپ ہے۔ مودودی صاحب نے اس بارہ میں اتنا غلو اور مبالغہ اختیار فرمایا کہ سینما اور فلموں کو بغرض اصلاح دیکھنے اور استعمال کرنے کو جائز فرمایا

تقلید و اجتہاد

مولانا مودودی صاحب کے اس تجدیدی اور اجتہادی کارہائے نمایاں سے نتیجۃً یہ اثر وجود میں آیا ہے کہ اس وقت اہل سنت والجماعت میں بیسیوں جدید مسائل معرض نزاع اور مورد اختلاف بن کر مسلمانوں

میں تفرقہ اور انتشار کا موجب ہو گئے ہیں۔ وہ مسائل بھی جو تیرہ صدیوں سے مسلمانوں میں متفقہ اور مسلمہ حیثیت رکھتے تھے۔ اس اختلاف کی لپیٹ میں آگئے ہیں۔ جماعت اسلامی میں وہ حضرات جو عربی زبان سے کچھ واقف ہیں۔ انہوں نے مولانا مودودی صاحب کی دیکھا دیکھی مسائل فقہیہ اور کلامیہ میں اپنے طرز اور انداز سے سوچنا اور تنقیدیں کرنا شروع کر دیا ہے

ایک دفعہ ایسا ہوا کہ ان اجتہادات کی بدولت خود جماعت اسلامی میں بھی چھوٹی بڑی بحثیں پیدا ہونی شروع ہو گئیں۔ اس پر جماعت اسلامی کے بعض متفکرین حضرات نے مولانا مودودی صاحب کو توجہ دلائی جس کا مفہوم یہ تھا۔ کہ اس طرح جماعت میں انتشار ہو رہا ہے۔ بہتر ہے کہ مسائل فقہیہ میں جماعت کے ارکان موشگافی نہ کریں۔ تو آپ نے فرمایا کہ امور غیر منصوصہ میں کسی شخص کو ایک رائے پر پابند نہیں کیا جا سکتا گویا کہ مولانا موصوف نے اس طرح دین کے بارہ میں سوا امور منصوصہ کے جن کی تعداد کم ہے ہر شخص کی آزادی رائے کو سندِ جواز دیدی۔ اور دین کے اکثر مسائل وہ ہیں جو منصوص نہیں ہیں۔ بلکہ تعامل امت اور سلف صالحین کے اجماع اور قیاس صحیح پر مبنی ہیں۔ اسلئے مولانا مودودی صاحب کے اجتہادات کے ساتھ ساتھ آپ کی جماعت کے مجتہدین نے ان اختلافات کو اور زیادہ وسیع کر دیا ہے۔

ہمیں سلف صالحین کی داد دینی پڑتی ہے۔ کہ انہوں نے واقعی غایت حکمت اور مصلحت کی بنا پر ائمہ اربعہ کی تقلید کو ضروری قرار دیا تھا

اگر امورِ غیر منصوصہ میں تقلید کی گرفت نہ ہوتی اور ہر کہ دمہ کو اجتہاد کی چھٹی ہوتی تو آج سے صدیوں پہلے امت ہزاروں فرقوں میں بٹ کر فنا ہو چکی ہوتی۔ ٹھیک اسی طرح جس طرح یہود و نصاریٰ نے میں اختلاف و تفریق ہو کر حق ان سے ناپید ہو گیا۔ اسی طرح اس امت کا حال بنتا آج جبکہ مولانا مودودی صاحب نے تقلید اور اتباع سلف کے بندھن کو ذرا ڈھیلا کیا تو دیکھئے کہ ان نئے مجتہدوں کی قیاس آرائیوں کی بدولت امت میں کتنا انتشار برپا ہوتا جارہا ہے۔

نیا فرقہ

بہرحال اس اجتہاد یا بلفظِ دیگر آزادی اور خود رائی کی بدولت جماعت اسلامی اپنے نعرہ "حکومت الٰہی کا قیام" اور اپنے موقف "اسلامی نظام کا قیام" سے بہت دُور نکل گئی ہے۔ اور جس امر کا ہمیں خطرہ تھا وہ وجود پذیر ہو چکا ہے۔ یعنی جماعت اسلامی ایک جدید فرقہ بن گیا ہے۔ جسے وہ حضرات بلفظِ خود "جماعت اسلامی" کہتے ہیں۔ اور عام مسلمان "مودودی فرقہ" کے نام سے ملقب کرتے ہیں (جیسا کہ مولانا اصلاحی صاحب کی رائے سے ظاہر ہے کہ اس کو جماعتِ اسلامی نہ کہا جاوے) اور ہم علی وجہ البصیرۃ کہتے ہیں کہ جماعت اسلامی کے موجودہ دور کے کام سلف صالحین میں دینی جد و جہد کرنے والوں سے بہت بُعد رکھتے ہیں اور بعید ہوتے جارہے ہیں۔ جو خوف و خشیت للّٰہیت ایثار، عدل شفقت علی الخلائق سلف صالحین میں نمایاں نظر آتا

تھا۔ ہمارے ان جماعت اسلامی کے بھائیوں میں اسکے برعکس تنقید نکتہ چینی بحث ومناظرہ، جدال ومخاصمہ مخالف کی توہین وتحقیر نظر آتی ہے۔ الاماشاء اللہ۔ ہم سب کے متعلق اس امر کے مدعی نہیں ہیں۔ لیکن مجموعی رنگ یہی نظر آتا ہے۔

اگرچہ اس جماعت کے بانی مولانا مودودی صاحب نے آغاز کار میں بظاہر اچھا سلسلہ شروع کیا تھا مگر ع ز تلبیس ابلیس غافل مشو شیطان نیکی کے کاموں میں اور خود خدا کے نام پر بھی بڑے بڑوں کو دھوکا دیدیتا ہے۔ ولا یغرنکم باللہ الغرور ـــــ

مودودی صاحب کی لغزشوں میں سے ایک بڑی لغزش یہ ہے کہ انہوں نے اپنی آراء کو ربانی علماء اور اپنے خطرات وساوس کو بزرگان واکابر امت کی خدمت میں پیش کرنے سے گریز کیا ـــ جس کی وجہ سے ان کی تحریک کا انجام کسی اچھے اور صالح نتیجہ پر پہنچنے سے قبل ایک فرقہ کی شکل بن کر انتشار کا موجب ہو رہا ہے

مختلف فرقہ ہائے اسلامیہ کی تواریخ کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کے بانی بعض تو ایسے ہوئے ہیں۔ جنہوں نے عمداً اسلام کو نقصان پہنچانے کے لئے نیا فرقہ پیدا کیا ہے۔ اس فہرست میں عبداللہ بن سبا یہودی کا نام پیش پیش آیا ہے جس نے دیکھا کہ اسلام کی ترقی روز افزوں ہے۔ اگر یہ سلسلہ اسی طرح رہا تو دنیا میں چندے نہ کوئی یہودی رہیگا، نہ کوئی عیسائی ـــ اسلام ہی اسلام ہوگا ـــ

تو اس نے مسلمانوں کی وحدت اور اجتماعیت کو انتشار سے بدلنے کے لئے ازراہ نفاق اسلام قبول کیا اور محبت اہل بیتؓ کی آڑ میں ایک نیا فرقہ بنانا شروع کیا اور لوگوں کو صحابہؓ سے بدظن کرنے لگا۔ آخر کار وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو گیا۔ اور مسلمانوں میں ایک فرقہ بنا ہی ڈالا جس سے اسلام اور مسلمانوں کو سخت دھکا لگا۔

اور اکثر فرقہ ہائے اسلامی ایسے ہیں جن کے بانیوں نے ابتداء میں اچھی اچھی تحریکیں اٹھائیں اور ان کے نام بھی خوبصورت وضع کئے ہیں۔ لیکن بعد میں جمہور سے علیحدگی کی بنا پر وہ باطل کے نمائندے ہوئے ہیں۔ اور ان کے متبعین ایک علیحدہ فرقہ بنے ہیں۔ مثلاً فرقہ معتزلہ متقدمین میں سے جو مشہور و معروف فرقہ ہوا ہے اس کا بانی واصل بن عطا (حسن بصری کے شاگردوں میں سے) تھا۔ اس نے بعض مسائل میں حسن بصریؒ سے اختلاف کیا اور صحابہؓ و تابعینؒ سے جدا راستہ اختیار کیا اگرچہ اس کا اختلاف علمی اور اصلاحی نوعیت کا تھا۔ لیکن نتیجہ یہ ہوا۔ کہ آخر الامر ایک جدید فرقہ کا بانی ہوا۔ اس فرقہ نے اپنا نام اہل العدل والتوحید رکھا تھا۔ اسی طرح خوارج نے حضرت علیؓ کے مقابلے میں حکومت الٰہیہ کا نعرہ بلند کیا تھا۔

ان کے اعمال صالحہ اور صوم و صلوٰۃ کو دیکھتے ہوئے یہ شبہ بھی نہیں ہو سکتا کہ انہوں نے اسلام کو نقصان پہنچانے کے لئے یہ تحریک اٹھائی تھی۔ بلکہ ماننا پڑتا ہے کہ ان کی نیت صالح تھی اور وہ دین کو سر بلند دیکھنا چاہتے تھے

لیکن انہوں نے عقائد اور مسائل دینیہ میں جمہور سے علیحدگی اختیار کی۔
اور اس طرح ان کا ایک علیحدہ فرقہ بن گیا۔ جس سے حضرت علیؓ بر سر پیکار ہوئے
دُور جانے کی ضرورت نہیں۔ ہندوستان و پاکستان میں اس کی نظیر
موجود ہے۔ سر سید احمد خان نے مسلمانوں کے لئے تعلیم و ترقی کا نعرہ لگایا۔
اور اس مقصد کے لئے کالج قائم کیا۔ جہاںتک سر سیّد کی نیت کا تعلق
ہے۔ ہمیں ان کی نیک نیتی میں شبہ نہیں ہے۔ لیکن باوجود اس حسنِ نیت
کے جب آپ کا انگریزوں اور عیسائیوں سے مناظرہ ہوتا تھا۔ اور وہ
اسلام کے معجزات اور خوارق عادت اور دیگر مسائل پر تنقید کرتے تھے
آپ نے نیک نیتی سے ہی ان مسائل کا اور خوارق و معجزات کا انکار کرنا
شروع کر دیا اور قرآن میں اپنی رائے سے سلف کے خلاف تحریف
و تاویل کرنی شروع کر دی۔ اگرچہ یہ کام ان کا ایک نیک مقصد کیلئے
تھا۔ مگر تھا غلط ـــــ جس کا نتیجہ یہ ہُوا کہ ایک جماعت ایسی تیار ہو گئی۔
جس نے قرآن کی تحریف معنوی شروع کر دی۔ اس جماعت کے
بعض افراد نے بعد میں ترقی کر کے احادیث کا انکار کیا۔ اور آج
وہ اپنے آپ کو منظم کر رہے ہیں۔ (یعنی پرویزی فتنہ)

نئے فرقہ سازوں میں سب سے زیادہ خطرناک فتنہ پرویز ہے
جس کا کام آپ کے سامنے ہے۔ شروع میں اس نے بھی اچھا کام کیا
مگر بعد میں انکارِ حدیث کیا۔

مختلف قسم کے جدید و قدیم فرقوں کی قدرے تفصیل اور تاریخی

پس منظر اس لئے بیان کیا گیا ہے کہ ہمارے وہ بھائی جو جماعت اسلامی میں بحیثیت رکن یا ہمدرد کے کام کر رہے ہیں۔ وہ اپنے موقف پر نظر ثانی فرمادیں کہ کہیں ایسا تو نہیں ہو رہا کہ ان کی تحریک بھی ایک نئے مذہبی فرقہ کی شکل اختیار کرتی جارہی ہو۔ اور وہ اپنے مقصد سے آہستہ آہستہ ہٹتی یا ہٹائی جارہی ہو۔ ؟

جہاں تک ہماری معلومات اور نظر و فکر کا تعلق ہے اور واقعات (مولانا اصلاحی۔ مولانا منظور نعمانی ہولانا عبدالرحیم۔ مولانا ابوالحسن ندوی۔ مولانا سلطان محمد و دیگر حضرات جو جماعت اسلامی کے اعلیٰ عہدوں پہ بھی فائز رہے ہیں، کا اس تحریک کو گمراہ جانتے ہوئے علیحدہ ہو جانا) بھی اس کے مؤید ہیں۔ یہ صاف اور بین نظر آتا ہے کہ جماعت اسلامی اپنے مخصوص افکار اور تصورات و نظریات کی بنا پہ ایک مستقل...... پروگرام اور جدید فقہی مسلک رکھتی ہے۔ جو ان نظریات و افکار میں ان کا سرگرم حامی ہوتا ہے۔ وہ رکن بنتا ہے۔ جو اس سے کم درجہ میں ہو وہ ہمدرداں و متفقین کے دائرہ تک محدود رہتا ہے

اسی طرح اب یہ جماعت بھی جمہور مسلمانوں سے علیحدہ ہو کر ایک مذہبی فرقہ بن چکی ہے۔ ابھی کل کی بات ہے کہ مولانا مودودی صاحب نے حکومتِ الٰہیہ کا نعرہ بلند کیا تھا۔ جو ایک ایسا لفظ تھا کہ ہر مسلمان کے لئے جاذب نظر تھا۔ بہت سے مسلمان اس لفظ کی دلکشی اور جاذبیت کو دیکھ کر جماعت اسلامی کے ممبر بنتے گئے۔ اس کے بعد اس

لفظ کا استعمال چھوڑ دیا گیا اور اس کے عوض میں دوسری قسم کے الفاظ استعمال ہونے لگے۔ مثلاً اقامت واحیاء دین تجدید اسلام وغیرہ
ان الفاظ کے ماتحت اب جو مسائل لوگوں کے ذہنوں میں آتا لیے جا رہے ہیں وہ خالص فنی اور فقہی اور علم کلام سے متعلق ہیں۔ جن کی تفصیل مولانا مودودی کی کتاب رسائل مسائل میں موجود ہے حالانکہ ان مسائل میں بحث وتحیص کے لئے دینی علوم و فنون میں مہارت تامہ کی شرط ہے۔ مولانا مودودی صاحب گو ہزار قابل ہوں۔ لیکن ان کی رائے کو ابو حنیفہؒ و شافعیؒ کے اجتہادات کے ہم وزن ہرگز نہیں قرار دیا جا سکتا۔ اور نہ ہی ان کا کلام ابوالحسنؒ اور ابو منصورؒ کے کلام وعقائد کے برابر ہو سکتا ہے۔

اس تمہید کے بعد ہم علماء اکابرین کے فتاویٰ جات، ارشادات اور آراء جو مودودی صاحب کے متعلق ہیں بیان کریں گے۔ زیر نظر کتاب "مودودی صاحب اور ایک ہزار علمائے امت" حصہ اول ہے۔ اس میں مسلمانوں کے تمام مکاتیب فکر کے دو صد علماء کرام کا بیان ہو گا۔ باقی ۸۰۰ علماء کا بیان اس کتاب کے دوسرے حصہ میں (جو کہ زیر طبع ہے) شائع کیا جا رہا ہے۔

حال میں ملتان سے ایک کتابچہ جس کا نام ہے "مولانا مودودی اور جماعت اسلامی ۸۰ علماء کی نظر میں" شائع ہوا ہے۔ جس کے مؤلف ایک ایسے صاحب ہیں جو مودودی عرفان کے پورے "عارف"

ہیں چونکہ وہ عارف صاحب الحال بزرگ تھے۔ اس کتاب کی تمہید میں وجد کیحالت میں خوب عرفانی گالیاں نکالی ہیں سالک بعض دفعہ ایسے مقام پہ پہنچ جاتے ہیں جنہیں اپنی ہی شد و بد نہیں رہتی جو کچھ منہ میں آتا ہے ہانکتے رہتے ہیں انکو ایسی حالت میں مغلوب الحال کہا جاتا ہے یہ عارف صاحب بھی چونکہ فنافی المودودیت کے مقام پہ پہنچ چکے تھے اسلئے ایسے مغلوب الحال سے تعرض اچھا نہیں لگتا ہم اسے یک نظر کسی قطار میں بھی کھڑا کرنے کیلئے تیار نہیں ہیں۔ جب کسی قطار میں نہیں آسکتے تو وہ گنتی کے کس درجے میں آسکتے ہیں۔

زیرِنظر کتاب میں سب سے اول آپ جناب مودودی صاحب کے اغلاط کی مختصر فہرست ملاحظہ فرمادیں باقی مودودی صاحب کی اغلاط کی فہرست اسی کتاب کے حصہ دوم میں آجائیگی علماء امت نے ان بنیادی غلطیوں کی بناء پر اختلاف کیا ہے۔ وہ علماء کرام جنکے بیان آپ ملاحظہ فرمائیں گے انمیں (مولانا تھانویؒ اور مولانا شبیر احمدؒ صاحب اور انکے ارادتمند) (ہندوستان کے اکابرین علماء امت) (مولانا احمد علیؒ اور انکے مؤیدین علماء) (علماء بریلوی اور جمعیۃ العلماء پاکستان) (علماء مجلس تحفظ ختم نبوت) (علماء تنظیم اہلسنت پاکستان) (علماء انجمن اشاعۃ توحید و سنت پاکستان) (علماء پاک سنی تنظیم پاکستان) (علماء اہلحدیث) (مشائخ عظام) (مدارس دینیہ کے مفتیان کرام) (پاک و ہند کی عظیم مساجد کے خطیب صاحبان) شامل ہیں۔

تمام اکابرین امت کے ارشادات پڑھ کر خدارا غور فرمادیں کہ ساری امت کے محققین مودودی صاحب کے مخالف ہیں یا صرف چند پنجابی علماء ؟۔ ہماری دوسری کتاب سے انشاء اللہ اور بھی وضاحت ہوجائے گی۔ علماء کرام کے اسماء گرامی کی فہرست کی ترتیب آئندہ ایڈیشن میں درست کر دی جائے گی۔ وَمَا اُرِیْدُ اِلَّا الْاِصْلَاح

از مرتب

ہماری دعوت :- فرنگی استعمار کے خلاف ہزاروں علمار حق جذبہ جہاد اور شہادت کے شوق و عشق میں برسر پیکار رہے ہیں تحریک پاکستان میں حضرت مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی کی زیر قیادت علمار نے سرگرم حصہ لیا پاکستان کی دستور ساز اسمبلی میں قرارداد مقاصد کا پاس ہو جانا اسی جذبۂ ملی کا شاہکار تھا۔ جسے حضرت شیخ الاسلام قوم میں اجاگر کرنے کیلئے کوشاں رہے ہیں تمام مکاتب فکر کے علمار حق کا اتفاق رائے سے ستو بی سفارشات مرتب کرنا اسلامی نظام حکومت کی مقدس سمت ایک مضبوط اقدام تھا۔ علمار کا یہ خلوص ایثار جذبہ حریت اور فرض شناسی باعث صد ستائش و صد افتخار ہے قائد ملت کی شہادت کے بعد پاکستان افسوسناک طائف الملوکی کا شکار ہو گیا۔ اس بحران سے فائدہ اٹھا کر احیار دین اور نظام اسلام کے نعروں کی یلغار میں جماعت اسلامی آگے بڑھی "انا القائد" کے تخیلاتی محل میں بیٹھ کر مودودی صاحب نے علمار کو مطعون کرنا شروع کر دیا۔ علمار اسلام کو کفر ساز مولوی اور ملائیت کے طعنے دینا شروع کر دیئے مودودی صاحب حضرات انبیار علیہم السلام صحابہ کرام ائمہ سلف صالحین۔ امت مسلمہ کے متفقہ اکابرین امام ابن تیمیہ امام غزالی شاہ ولی اللہ مجدد الف ثانی رحمہم اللہ اور ماضی قریب کے مشاہیر علمار کرام اور پاک و ہند کے محبوب رہنماؤں پر تنقید و تنقیص کا شوق فرماتے رہے ہیں۔ انکے مخصوص وفادار حواریوں نے علمار حق پر الزام تراشیوں اور افترا پردازیوں کا طوفان برپا کر رکھا ہے۔ ان نقاب پوش بزعم خویش مہذب اور تعلیم یافتہ معلمین کے خطرناک عزائم کو بے نقاب کرنے اور مودودی صاحب کے اجتہاد کی حقیقت عیاں کرنے اور علمار حق کے دفاع کی غرض سے ملتان کے چند حریت نواز نوجوانوں نے مجلس احباب کے نام سے ایک ادارہ قائم کیا ہے مجلس احباب کا صرف ایک نصب العین ہے کہ جو لوگ علمار حق کیخلاف گمراہ کن تحریک چلا رہے ہیں اور انکے پس منظر میں علمار اور سلف صالحین کے اعتماد کو مجروح کرنا چاہتے ہیں انکے گمراہ کن نظریات سے عوام کو روشناس کرایا جائے چنانچہ پاک و ہند کے ایک ہزار مشاہیر علمار کرام اور مشائخ عظام جو کہ تمام مکاتب فکر کی نمائندہ حیثیت رکھتے ہیں انکے ارشادات جمع کرنا شروع کر دیئے گئے ہیں ادارہ کی اولین شاہکار کتاب مودودی صاحب اور اکابر علمار امت حصہ اول آپ کے زیر نظر ہے۔

از ادارہ

مودودی صاحب کے غلط نظریات کی مختصر فہرست

انبیاء علیہم السلام کے متعلق

۱:- اللہ تعالیٰ نے بالارادہ ہر نبی سے کسی نہ کسی وقت اپنی حفاظت اٹھا کر ایک دو لغزشیں ہو جانے دی ہیں الخ (تفہیمات ج ۲ ص ۴۳)

۲:- حضرت یونس علیہ السلام سے فریضۂ رسالت کی ادائیگی میں کچھ کوتاہیاں ہو گئی تھیں (تفہیم القرآن سورۂ یونس)

۳:- عصمت دراصل انبیاء علیہم السلام کے لوازم ذات سے نہیں ہے۔ (تفہیمات ج ۲ ص ۴۳)

۴:- کیا ساڑھے تیرہ سو برس کی تاریخ نے یہ ثابت نہیں کر دیا کہ حضورؐ کا یہ اندیشہ (دجال کے متعلق) صحیح نہ تھا۔ (ترجمان القرآن ربیع الاول ۱۳۶۵ھ)

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے متعلق

۱:- رسولِ خدا کے بعد کوئی معیارِ حق نہیں۔ اور سب پر (حتیٰ کہ صحابہ رضی اللہ عنہم پر) تنقید جائز ہے (دستورِ اسلامی)

۲:- خلفاءِ راشدینؓ کا کوئی فیصلہ قانونی حیثیت نہیں رکھتا۔ (اخبار تسنیم ۱۴ جنوری ۱۹۵۸ء)

صدیق اکبرؓ کے متعلق:- اسلام کا یہ نازک ترین مطالبہ ہے اور اتنا نازک ہے کہ ایک مرتبہ صدیق اکبرؓ جیسا نفیس اور سراپا للٰہیت انسان بھی اس کو پورا کرنے سے چوک گیا۔ اور ایسی حرکت آپ سے سرزد ہوئی جو اسلام کی روح کے خلاف ہے۔ ترجمان القرآن ج ۱۲ ص ۳

(ماخوذ از رسالہ "ایک نظر ادھر بھی")

فاروق اعظمؓ کے متعلق:- حضرت عمر کے قلب سے وہ جذبہ اکابر پرستی جو زمانۂ جاہلیت کی پیداوار تھا، آنحضرتؐ کی وفات تک بھی پوری طرح محو نہ ہوا تھا۔ اور آخر کار آنحضرتؐ کی وفات کے وقت اُبھر ہی آیا۔ —— ترجمان القرآن ج ۱۲ ص ۲

خلیفہ سومؓ کے متعلق:- حضرت عثمانؓ جن پر اس کارِ عظیم کا بار رکھا گیا تھا، ان

خصوصیات کے حامل نہ تھے۔ جو ان کے جلیل القدر پیشرووں کو عطا ہوئی تھیں۔ اسلئے جاہلیت اور نظام کفر کو اسلامی نظام اجتماعی کے اندر گھس آنے کا راستہ دیدیا (تجدید احیائے دین ص۲۳)

احادیث و تفاسیر کے متعلق :- قرآن کے سمجھنے کے لئے کسی تفسیر کی حاجت نہیں۔ ایک اعلیٰ درجہ کا پروفیسر کافی ہے (تنقیحات ص۱۰۳)

۲:- قرآن و سنت کی تعلیم سب پر مقدم ہے لیکن تفسیر و حدیث کے پرانے ذخیروں سے نہیں۔ (تنقیحات ص۱۱۴)

سنت و اسوۂ رسول کے متعلق میں اسوہ اور سنت اور بدعت وغیرہ اصطلاحات کے ان مفہومات کو غلط بلکہ دین میں تحریف کا موجب سمجھتا ہوں۔ جو بالعموم آپ حضرات کے ہاں رائج ہیں — آپ کا یہ خیال کہ نبیؐ جتنی بڑی داڑھی رکھتے تھے۔ اتنی ہی بڑی داڑھی رکھنا سنت یا اسوۂ رسول ہے، یہ معنی رکھتا ہے کہ آپ عادات رسولؐ کو بعینہٖ سنت سمجھتے ہیں — مگر میرے نزدیک صرف یہی نہیں کہ یہ سُنّت کی صحیح تعریف نہیں ہے — بلکہ میں یہ عقیدہ رکھتا ہوں کہ اس قسم کی چیزوں کو (یعنی ڈاڑھی جیسی) سنت قرار دینا — اور پھر ان کے اتباع پر زور دینا ایک سخت قسم کی بدعت اور ایک خطرناک تحریف دین ہے۔ الخ

(ترجمان القرآن مارچ ۱۹۴۶ء)

حضرت عمرؓ بن عبد العزیز کے متعلق :- عمر بن عبد العزیزؒ جیسا فرمانروا جس کی پشت پر تابعین اور تبع تابعین کی ایک بڑی جماعت بھی تھی اس معاملہ میں قطعی ناکام ہو چکا ہے۔ الخ (ترجمان القرآن مارچ ۱۹۴۶ء)

محدثینؒ کے متعلق : کلیۃً ان پر اعتماد کرنا کہاں تک درست ہے؟ (تفہیمات ص۲۹۲)

امام غزالیؒ کے متعلق ان میں تین نقص تھے۔ ان کے ذہن پر عقلیات کا غلبہ تھا۔ اور وہ تصوف کی طرف ضرورت سے مائل تھے اور اپنے خیالات کی دنیا میں انہماک اس حد تک بڑھا ہوا تھا کہ خود انکے گھر اور ان کے قریبی حلقہ میں بہت سے غیر اسلامی طریقے رائج تھے۔ اور وہ ان کی اصلاح پر توجہ کرنے سے معذور تھے۔ (تجدید احیائے دین ص ۵۶)

مودودی صاحب کا مسلک میں نہ مسلک اہل حدیث کو اس کی تمام تفصیلات کے ساتھ صحیح سمجھتا ہوں اور نہ حنفیت یا شافعیت کا پابند ہوں۔ (رسائل مسائل ص ۲۳۵)

کعبہ مکرمہ و مکہ شریف کے متعلق وہاں ہر طرف جہالت۔ گندگی۔ بیحیائی دنیا پرستی۔ بد اخلاقی بد انتظامی اور تمام باشندوں کی حالت گری ہوئی ہے۔

—— حرم کعبہ کے منتظم پھر اسی طرح مہنت بن کر بیٹھ گئے ہیں (خطبات ص ۱۹۵)

(نوٹ:۔ باقی اغلاط مودودی کی فہرست اس کتاب کے حصہ دوم میں ملاحظہ ہوں)

وَمَا اُرِیْدُ اِلَّا الْاِصْلَاحَ

بندہ

منظور احمد شاہ کہروڑی

خطیب جامع مسجد ملتانی

فرید آباد۔ ملتان۔ ۲۲ رجب سنہ ۱۳۸۳ھ

۴۸۶

سب سے پہلے ہم اُن علماء کرام کے بیانات شائع کر رہے ہیں جو حکیم الامت حضرت مولانا تھانوی رح اور شیخ الاسلام مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی رح کی جماعت یعنی سابق جمعیت علماءِ اسلام پاکستان سے تعلق رکھتے ہیں. اور موجودہ جمعیت علماء اسلام مغربی پاکستان کے ساتھ ان کا ابھی تک کوئی خاص تعلق نہیں ہے۔ تاکہ جماعت اسلامی کے ارکان کا پروپگینڈا (کہ کہتے پھرتے ہیں کہ جماعت اسلامی کی مخالفت صرف مولانا غلام غوث ہزاروی کرتے ہیں) واضح ہو جائے۔ ان بیانات سے ساری حقیقت کھل کر سامنے آجاتی ہے کہ ان کا یہ پروپیگنڈا کتنا بے بنیاد ہے۔ پہلے مولانا تھانوی رح کا ارشاد ملاحظہ ہو۔

ا۔ حکیم الامۃ حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی رح کا ملفوظ مبارک

تعارف :- آپ کی ذاتِ گرامی کسی تعارف کی محتاج بیان نہیں۔ آپ حضرت مولانا حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی رح کے خلیفہ ہیں۔ آپ نے جو اسلام کی خدمت کی ہے اسکا آپ کی تصانیف سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ تقریباً ایک ہزار کے لگ بھگ کتابیں لکھ کر بغیر حقوق محفوظ کئے قوم کے لئے وقف کی ہیں۔ ملک کا ہر باشندہ آپ کی دینی خدمت سے مستفید ہو رہا ہے۔

آپ نے مسلم لیگ کی حمایت کی اور حصول پاکستان میں آپ نے نمایاں کام کیا ہے .... مودودیت کا صالح فتنہ آپ کے زمانہ میں ہی پر پرزے نکال چکا تھا۔ حامیان دین متین اور شیدایان دین اسلام کے لئے یہ بڑی کشمکش کا باعث بن رہا تھا۔ سید ابو الاعلیٰ مودودی صاحب کی دینی خدمات کو بہت سراہا جا رہا تھا۔ اور ظاہر بین اور خوش فہم لوگوں نے ان سے بہت سی توقعات وابستہ کر رکھی تھیں بریلی کے مشہور زمانہ "الفرقان" کے ایڈیٹر اور جماعت اسلامی کے سابق رکن وامیر جماعت مولانا محمد منظور صاحب نعمانی[ع] نے مودودی صاحب کے تحریک اسلامی میں شرکت اور اس کے موافق شریعت ہونے کے متعلق گفتگو کرنے کے لئے حضرت کی خدمت میں بریلی سے آنا چاہا۔ اور اجازت چاہی۔ تو حضرت نے صاف لکھدیا "کہ اگرچہ ان پر کوئی اعتراض[عـــہ] شرعی لحاظ سے بظاہر نہ وارد کیا جا سکے۔ لیکن میرا دل اس تحریک کو قبول نہیں کرتا۔ یہی زبانی بھی عرض کروں گا۔ لہذا اس ضرورت کے لئے زحمت سفر نہ فرمائی جائے۔"

خاتمہ السوانح ص ۱۴۲

۲۔ حضرت مولانا مفتی جمیل احمد صاحب تھانوی دامت برکاتہم کا فتویٰ

تعارف:۔ آپ حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رح کے نبیرے، اور حکیم الامت مولانا تھانوی رح کی بیوی کے داماد اور جامعہ اشرفیہ لاہور

عـــہ مودودی صاحب کی خلاف شرع اور خلاف اجماع عبارتیں ابھی تک منظر عام پر نہیں آئی تھیں۔ حضرت نے غالباً محض کشف سے اس حقیقت کا اظہار فرمایا

ع آپ مودودی جماعت سے کامل بیزاری اور انقطاع کلی کا اعلان کر چکے ہیں۔ ملاحظہ ہو الفرقان

کے مفتی اعظم ہیں۔ اور ہمیشہ سے حکیم الامت کے ارادتمندوں میں رہے ہیں۔ فرماتے ہیں کہ :-

" ان دو گروہوں (مودودیوں اور پرویزیوں) کی عبارتیں گمراہ کن ہیں۔ ایمان سوز بلکہ کفر تک پہنچانے والی ملیں گی۔ ان کی تعلیمات کفار کے اقوال سے زیادہ اسلام کی تحریف اور تباہ کاری کی آئینہ دار ہیں۔

فقط جمیل احمد تھانوی

(ماخوذ ترجمان اسلام ۱۵ اپریل ۱۹۶۳ء)

۳۔ حضرت مولانا شیخ الحدیث استاذ العلماء علامہ مفتی عبد الرشید مدظلہ کا فتویٰ

تعارف :- آپ مفتی اعظم پاکستان مولانا مفتی محمد شفیع صاحب مدظلہ العالی کے دار العلوم کراچی میں شیخ الحدیث ہیں۔ اور حضرت مولانا شاہ عبد الغنی صاحب قدس سرہٗ کے خلیفہ بھی ہیں۔ جو حکیم الامت حضرت تھانویؒ کے خلیفہ اعظم ہیں۔ اور بلند پایہ عالم اور بزرگ ہیں حضرت شیخ الحدیث کا ہمیشہ مولانا تھانویؒ اور مولانا شیخ الاسلامؒ سے تعلق رہا ہے۔ اور مفتی اعظم کے بہترین ساتھی ہیں۔ ان کا بیان ملاحظہ فرمائیے۔

سوال۔ آج کل جماعت اسلامی بظاہر بہت کام کر رہی ہے۔ مگر اسکے باوجود علماء کرام مولانا مودودی صاحب اور ان کی جماعت پر سخت تنقید کر رہے ہیں۔ اس کی کیا وجہ ہے؟ حالانکہ بعض علماء ان کی تائید میں ہیں

ے علامہ شبیر احمد صاحب عثمانی قدس سرہٗ۔

اس جماعت کا ساتھ دینا جائز ہے یا نہیں؟ کیا اور کوئی فعال جماعت ہے، جس سے تعاون کیا جائے؟

الجواب ومنہ الصدق والصوابؑ

مودودی صاحب اور ان کی جماعت سے متعلق چند امور مختصر طور پر پیش کئے جاتے ہیں۔ اس کے بعد آپ خود فیصلہ کریں کہ ان کے ساتھ تعلق جائز ہے یا نہیں؟

(۱) اس جماعت سے جو شخص بھی وابستہ ہوا، خواہ وہ ابتداءً صرف سیاسی حد تک ہی وابستہ ہوا ہو۔ وہ چند روز میں ہی حضرت امام اعظمؒ کی تقلید سے نکل کر مودودی صاحب کا مقلد بن گیا۔ اگر آپ اس امر کا جائزہ لیں تو ہزار میں سے ایک فرد بھی بمشکل ایسا ملے گا جو مودودی صاحب کا مقلد نہ ہو۔ حالانکہ بقول مودودی صاحب اہل علم کے لئے تقلید گناہ کبیرہ وحرام بلکہ اس سے بھی بڑھ کر ہے۔ اور یہ صرف مودودی صاحب کا ہی خاصہ نہیں بلکہ ہر مقتدا کا یہی حال رہا ہے۔ چنانچہ انجمن دینداران میں شریک ہونے والے ان کے ہم عقیدہ ہو گئے۔ اور خاکساروں کے سلسلہ میں جب مودودی صاحب سے پوچھا گیا تو انہوں نے ان کے ساتھ شامل نہ ہونے کیلئے خود ہی کہا تھا کہ مقتداء کے خیالات سے الگ رہنا مشکل ہے۔

(۲) مودودی صاحب کے ہاں اہل علم کے لئے تقلید کرنا گناہ بلکہ گناہ سے بھی شدید تر ہے۔ گناہ ؏ سے بڑھ کر تو کفر ہی ہوتا ہے۔ سو اگر واقعی مودودی

؏ ملاحظہ ہو رسائل ومسائل جلد اول مصنفہ مودودی صاحب

صاحب کا یہی مطلب ہے تو مسلمانوں کا سوادِ اعظم (جس میں بڑے بڑے جلیل القدر محدثینؒ، فقہاؒ، صوفیاؒ اور اولیاء اللہؒ گزرے ہیں اور اب بھی ہیں جن میں شیخ عبدالقادر جیلانیؒ۔ شیخ ولی اللہؒ، شاہ شہیدؒ۔ مجدد الف ثانیؒ حضرت نانوتویؒ حضرت گنگوہیؒ۔ حضرت تھانویؒ۔ حضرت مدنیؒ۔ حضرت عثمانیؒ۔ حضرت مولانا مفتی محمد حسن صاحب امرتسریؒ۔ حضرت رائے پوریؒ مولانا احمد علی صاحب لاہوریؒ اور حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب مدظلہٗ بھی شامل ہیں۔) مودودی صاحب کے ہاں یہ سب کے سب کافر ہیں — ! العیاذ باللہ۔ جب ایک مسلم کی تکفیر کرنے والا کافر ہو جاتا ہے۔ تو دنیا بھر کے محدثین، فقہاء اور صوفیاء کی تکفیر کرنے سے مودودی صاحب کفر سے کیسے بچ سکتے ہیں؟ ہاں یہ کہا جا سکتا ہے کہ ردِ تقلید کا جوش ہوش پر غالب آجانے کی وجہ سے یہ جملہ بے معنی نکل گیا۔ اسے تسلیم کر لیا جائے۔ تو بھی مودودی صاحب کے ہاں سب مقلدین گناہ کبیرہ اور حرام کے ارتکاب کی وجہ سے فاسق ضرور ہوئے۔ تو محدثین، فقہاء اور صوفیاء بلکہ سوادِ اعظم کی تفسیق کرنے والا کیوں فاسق نہ ہوگا؟

کیا حضرت حکیم الامت تھانویؒ، حضرت مدنیؒ اور حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب مدظلہٗ کو فاسق کہنے والا صالح ہی رہے گا۔؟

(۳) مودودی صاحب کے اعتراضات سے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم بلکہ انبیاء کرام علیہم السلام بھی محفوظ نہیں ہیں۔ اسلاف کی شان میں گستاخیوں سے ان کا لٹریچر بھرا پڑا ہے۔ ایسی حالت میں اگر علماء کرام مودودی صاحب

پر اعتراض کرتے ہیں تو یہ کیوں قبیح ہے۔؟ اور اسلاف پر مودودی صاحب کے اعتراضات کیوں قبیح نہیں۔؟

علماء کے اعتراضات سے بچنا تو مودودی صاحب کے اختیار میں ہے۔ وہ اسلاف کے حق میں گستاخیاں کرنے سے باز آجائیں۔ اور رجوع لکھ چکے ہیں، اس سے توبہ کا اعلان کر دیں۔ تو علماء کے اعتراضات خود بہ خود ہی ختم ہو جائیں گے۔ یہ کہاں کا انصاف ہے کہ وہ تو اکابرِ دین پر اعتراضات کی اشاعت میں سرگرم رہیں اور ان پر کوئی اعتراض نہ کرے۔؟ کوئی شخص کسی بھری مجلس میں جا کر اہل مجلس کے آباؤ اجداد کو گالیاں دینا شروع کر دے اور پھر ان لوگوں سے اپنے اعزاز و احترام کی امید رکھے۔ اس سے بڑی حماقت کیا ہوگی۔؟ اسے یہ لامحالہ گالی کا جواب گالی سے ہی سننے کیلئے تیار ہو کر یہ اقدام کرنا چاہیئے۔ علماء کرام مودودی صاحب سے کہتے ہیں کہ آپ ہمارے اسلاف کی توہین نہ کریں۔ مگر مودودی صاحب اسے ہی اعتراض سمجھ رہے ہیں۔ ایک شخص دوسرے کے سوئی چبھوئے۔ اور وہ چیخنے لگے کہ مجھے درد ہوتا ہے۔ اس پر سوئی چبھونے والا اور اس کے طرفدار واویلا شروع کر دیں کہ یہ ہم پر اعتراض کر رہا ہے۔ کتنی بڑی جرأت ہے۔

(۹) مودودی صاحب فرماتے ہیں کہ "نبی کے سوا کسی کو تنقید سے بالاتر نہ سمجھے" حالانکہ ان کی جماعت کے اکثر افراد بلکہ تقریباً کل ان کو تنقید سے بالاتر سمجھتے ہیں۔ آپ جماعت کے کسی فرد سے تحقیق کر کے دیکھ لیں۔ میں نے تو جماعت کے کئی افراد سے بارہا دریافت کر کے تجربہ کیا ہے کہ — وہ

مودودی صاحب کے کسی بھی بیان کردہ مسئلہ کو غلط کہنے کے لئے تیار نہیں۔ گویا وہ ان کی عصمت کے قائل ہیں ــــ؟

(۵) مودودی صاحب کا اہل حق سے اصولی اختلاف ہے۔ مودودی صاحب کے ہاں قرآن مجید وحدیث کا مفہوم سمجھنے میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی کوئی احتیاج نہیں۔ حالانکہ صراط مستقیم کی تفسیر میں صراط اللہ یا صراط رسول یا صراط قرآن کی بجائے صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ فرمایا گیا ہے۔ یعنی صراط مستقیم کا تعین کرنے والی منعم علیہم بندوں کی ایک جماعت ہے اور فرمایا وَاتَّبِعْ سَبِیْلَ مَنْ اَنَابَ اِلَیَّ دوسری جگہ فرماتے ہیں:۔ وَمَنْ یُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَیَّنَ لَهُ الْهُدٰی وَیَتَّبِعْ غَیْرَ سَبِیْلِ الْمُؤْمِنِیْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰی وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ۔ حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔ عَلَیْکُمْ بِسُنَّتِیْ وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِیْنَ الْمَهْدِیِّیْنَ عَضُّوْا عَلَیْهَا بِالنَّوَاجِذِ سنتی پر سنۃ الخلفاء کا عطف تفسیری ہے۔ اور یہی متعین ہے۔ جس میں اور کسی احتمال کی گنجائش نہیں۔ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تصریح فرما دی کہ میری سنت وہی ہوگی جو خلفاء سمجھیں گے۔ ایسے ہی ما انا علیہ کے بعد اصحابی فرما کر تنبیہ فرما دی کہ میرا طریق وہی متعین ہوگا جسے صحابہ رضی اختیار کریں گے۔ ورنہ سنتی کے بعد سنۃ الخلفاء اور ما انا علیہ کے بعد واصحابی فرمانا بالکل بے معنی ہو جاتا ہے۔ عقلی طور پر بھی یہ امر بدیہی ہے۔ کہ کسی کے کلام کا سمجھنا متکلم کے ساتھ ظاہری وباطنی قرب اور اس کی عادات واطوار اور اس کی اداؤں سے واقفیت متکلم کے لہجہ کے سماع، اس کے ہاتھ

اور سر د آنکھ کے اشاروں اور چہرے کے آثار کی رویت اور متکلم کی حالت غضب یا انبساط سے واقفیت اور کلام کے محل وقوع کے علم اور مخاطب کے اہل زبان ہونے کے ساتھ سلیم الفہم اور شیطانی خطرات سے منزہ ہونے پر موقوف ہے۔ اسی وجہ سے جب زیادہ تاکید مقصود ہوتی ہے تو صحابہؓ بایں الفاظ روایت کرتے ہیں۔ ابصرته عینانی وسمعته اذنائی و رعاہ قلبی۔ غرضیکہ جیسے قرآن پاک کے صحیح معانی سمجھنے کے لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات واحادیث کی ضرورت ہے۔ اسی طرح قرآن وحدیث دونوں کے مطالب ومعانی کے سلسلہ میں جماعت صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم پر اعتماد کیا جائیگا۔ جنہوں نے بلا واسطہ مشکوٰۃ نبوۃ سے فیض حاصل کیا۔ کتاب اللہ وسنت رسول اللہ سے قافیہ ملانے کیلئے میں اس مقدس جماعت کو رجال اللہ کہا کرتا ہوں۔ قرآن کریم میں بھی انہیں رجال کہا گیا ہے۔ فرماتے ہیں رِجَالٌ لَّا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَلَا بَيْعٌ عَن ذِكْرِ اللهِ

بے دینی کی سب سے پہلی سیڑھی یہ ہے کہ قرآن وحدیث کو جماعت صحابہؓ سے قطع نظر کرکے سمجھنے کی کوشش کی جائے۔ اس حالت میں انسان کا ذہن اور اس کے ساتھ شیطانی ونفسانی تخیلات اسے ہر مہلک وادی میں لیجا سکتے ہیں۔

مودودیوں کا علماء کے نام سے عوام کو دھوکہ دینا

جن علماء کو یہ حضرات اپنی تائید میں پیش کرتے ہیں وہ بھی حقیقۃً ان کی اسلام دشمنی پر نالاں ہیں۔ ایسے علماء جو کسی مصلحت کی بناء پر، یا

طبعی نرمی کی وجہ سے ان پر شدید تنقید نہیں کرتے۔ یہ لوگ ان پر تائید کا الزام لگا دیتے ہیں۔ چنانچہ ایک عظیم الشان جلسہ میں مولانا قاری محمد طیب صاحب مدظلہٗ مہتمم دارالعلوم دیوبند تقریر فرما رہے تھے کہ ان لوگوں نے موقعہ پاکر جلسہ میں پمفلٹ تقسیم کرنے شروع کر دئے۔ جن میں قاری صاحب مدظلہٗ کو بھی جماعت اسلامی کا مؤید ظاہر کیا گیا تھا۔ جب قاری صاحب کو اس کا علم ہوا۔ تو انہوں نے اسی جلسہ میں اس کی تردید فرما کر اظہارِ حق کا فریضہ انجام دیا۔

میرے ایک کرمفرما اور محترم بزرگ کو یہ لوگ اپنا ہمنوا ظاہر کرتے رہتے ہیں حالانکہ وہ مودودی صاحب اور ان کی جماعت پر نجی مجالس میں شدید تنقید کرتے رہتے ہیں۔ کبھی یہاں تک بھی کہدیتے ہیں کہ اگر اس جماعت کے لوگ خدانخواستہ کبھی برسرِ اقتدار آگئے تو علماءِ دین کو قتل کریں گے۔ اور پاکستان میں علماء کا وہ حشر کریں گے جو ترکی میں کمال پاشا نے کیا۔

حال ہی میں حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب مدظلہ کے نام سے جو بیانات ان لوگوں نے شائع کئے اور حضرت مفتی صاحب نے جو اس پر توضیحی بیان[1] دیا ہے وہ کسی سے مخفی نہیں۔

مدت ہوئی کہ کسی مغالطہ میں آکر میرے پاس بھی انہوں نے ایک استفتاء بھیجا تھا۔ جس کا جواب شائع کرنے کی تجویز تھی۔ مگر احقر نے چونکہ اس کے جواب میں خیر خواہی کے طور پر نہایت ہی اخلاص کے جذبہ سے سنجیدہ بلکہ ہمدردانہ لہجہ میں چند نصائح بھی تحریر کر دی تھیں۔

[1] حضرت مفتی صاحب مدظلہٗ کا وضاحتی بیان آئندہ صفحات میں ملاحظہ ہو

اور اصل سوال کے جواب میں بعض امور ان کی منشاء کے خلاف تھے۔ اسلئے میرے فتوے کو شائع نہیں کیا گیا۔ صرف ان لوگوں کے جوابات شائع کئے گئے جنہوں نے آنکھیں بند کرکے من وعن انکی تائید کی تھی۔

اس واقعہ سے ان کی دیانت کا اندازہ بھی کیا جا سکتا ہے۔ دیانت کا مقتضا یہ تھا کہ میرا مضمون شائع کرکے اس پر تنقید کرتے۔

جمعیت علماء اسلام

جمعیۃ علماء اسلام جیسی فعال جماعت موجود ہے۔ جس میں گہری نظر رکھنے والے علماء بھی ہیں۔ جمعیۃ علماء اسلام سے متعلق عام طور پر دو شکایتیں سُننے میں آتی ہیں۔ ایک یہ کہ اسمیں بعض لوگ ایسے ہیں، جو نظریہ پاکستان کے خلاف تھے۔ مگر یہ اعتراض بالکل نامعقول ہے۔ اگر کسی کی حقیقت سمجھنے کے لئے صرف اس کی ماضی کو دیکھ لینا ہی کافی ہے تو جماعت صحابہؓ سے دست بردار ہونا پڑے گا۔

آج سے تقریباً دس سال قبل ہندوستان سے جہاد کے موضوع پر حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاریؒ اور مولانا محمد علی صاحب جالندھری مدظلہ کی ولولہ انگیز تاریخی تقریریں پاکستان کے عوام بھلا سکتے ہیں کیا اب بھی جمعیۃ علماء اسلام نے جہادِ کشمیر کے لئے ایک لاکھ رضاکارس کی پیش کش نہیں کی؟ اب تو ان حضرات کو پاکستان کے خلاف کہنے کی امید تو کسی متعصب اور معاند کو بھی نہیں ہو سکتی۔۔۔ اور پھر مودودی صاحب نے تحصیل پاکستان کے لئے کونسی خدمات انجام دی ہیں؟ (کیا مودودی

صاحب نے مسلم لیگ کی دہ سالہ قیادت کے پرخچے نہیں اڑائے تھے؟
دوسری شکایت یہ کیجاتی ہے کہ علماء مودودی صاحب پر اعتراض کیوں کرتے ہیں؟ اس کا جواب میں پہلے عرض کر چکا ہوں۔ کہ ان اعتراضات سے بچنا مودودی صاحب کے اختیار میں ہے۔ انہوں نے اس کی ابتداء کی ہے اور انہیں کے ذمہ اس کا ختم کرنا ہے۔ اسلام اور اکابرین کی شان میں جو انہوں نے گستاخیاں کی ہیں وہ ان سے توبہ کا اعلان کر کے وہ کتابیں لائبریریوں سے اٹھوا دیں۔ ان کی اشاعت روک دیں ـــ تو ـــ مودودی صاحب پر کوئی بھی اعتراض نہ کریگا۔ میں عرض کر چکا ہوں کہ علماء مودودی صاحب پر اعتراض نہیں کرتے بلکہ مودودی صاحب کے اعتراضات پر اظہار رنج و درد کرتے ہیں۔ جو وہ اکابر ملت پر کرتے ہیں۔
ذرا انصاف کیجئے کہ انہیں تو آپ تیر مارنے کی اجازت دے رہے ہیں۔ اور جسے تیر لگ رہا ہے اسے آہ کی بھی اجازت نہیں۔ اس کا جرم یہ ہے کہ تیر لگنے پر کراہتا کیوں ہے؟ مولوی بیچارہ تو کبھی کبھار دو چار سو کے مجمع کے سامنے مودودی صاحب کی شکایت سنا دیتا ہے۔ اور مودودی صاحب اپنی کتابوں اور لائبریریوں کے ذریعہ لاکھوں افراد کے سامنے اکابر دین کی توہین شب و روز کرتے رہتے ہیں۔ کاش کہ مودودی صاحب یہ سب و شتم کا سلسلہ ختم کر دیں اور اس سے توبہ کر لیں۔ تاکہ کفر و الحاد کے مقابلہ کے لئے وہ مفید اور اہل علم سے مل کر خدمت اسلام کرنے کے

قابل ہوسکیں۔ اللھم وفقنا لما تحب وترضیٰ آمین

(بحوالہ ترجمان الاسلام ۷ دسمبر ۱۹۶۲ء) دستخط مفتی عبدالرشید

۴:۔ حضرت مولانا فخر العلماء ظفر احمد صاحب عثمانی مدظلہ کا فتوےٰ

تعارف:۔ آپ ملک کے مایہ ناز عالم دین ہیں۔ اور حضرت مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے خاص شاگرد رشید ہیں۔ اور ان کے خصوصی سکیرٹری بھی رہ چکے ہیں۔ چنانچہ الابقاء کے مضامین اکثر ان کی قلم سے لکھے ہوئے شائع ہوتے ہیں۔ آپ کا فتویٰ ملاحظہ فرمائیے۔

سوال	جواب
۱:۔ کیا جماعت اسلامی کے لٹریچر میں سے سلف صالحین کے مسلک کے خلاف بھی کچھ باتیں ہیں، یا مطابق ؟	۱:۔ بعض مسائل میں غلطی کی گئی ہے۔ جس کی انکو اطلاع بھی کی گئی ہے۔ مگر رجوع کا اعلان نہیں کیا گیا۔۔۔!
۲:۔ زید کہتا ہے کہ حضرت عیسیٰؑ کا جسد عنصری کے ساتھ آسمان پر تشریف لے جانا، قرآن سے ثابت نہیں۔ البتہ نزول پر اجماع ہے	۲:۔ غلط ہے۔ ان کا آسمان پر جسد عنصری سے مرفوع ہونا بھی متواتر ہے۔۔۔ اور نزول بھی متواتر ہے۔۔۔!
۳:۔ عصمت نبوت کیلئے لوازم ذات سے ہے یا نہیں۔۔۔ ؟	۳:۔ نبوت کے لئے شرعاً عصمت لازم ہے۔۔۔۔!

عہ قابل اعتراض عبارتیں مودودی صاحب کی تصنیفات رسائل مسائل، تفہیم القرآن میں ملاحظہ فرمایئے

۴:- حضرت موسیٰ علیہ السلام سے قبل از نبوت ایک بڑا گناہ ہو گیا تھا۔ کیا یہ درست ہے؟

۴:- یہ غلط ہے۔ حضرت موسیٰ سے خطاً ایک کافر قتل ہوا تھا اسکو گناہ یا خلاف عصمت نہیں کہا جا سکتا
دستخط ظفر احمد عثمانی

بحوالہ ترجمان اسلام ۱۴ر دسمبر ۱۹۶۲ء

۵- حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب مدظلہ مفتی اعظم پاکستان کا خط

تعارف :- آپ دارالعلوم دیوبند جیسے عالمگیر ادارے کے سولہ سال تک مفتی رہ چکے ہیں۔ اور اب آل پاکستان کے مفتی اعظم ہیں۔ اور سابق جمعیۃ علماءِ اسلام جس کے صدر حضرت مولانا شیخ الاسلام شبیر احمد صاحب عثمانی رحمتہ اس کے سربراہ تھے۔ اور جماعت اسلامی کے ارکان اور امیر کے نزدیک قابل اعتماد بزرگ ہیں۔ جن کا ایک پرانا مکتوب جس کی مفتی صاحب بار بار وضاحت کر چکے ہیں۔ اس کو جماعت اسلامی کے ارکان شائع کر کے عوام کو دھوکہ میں ڈال رہے ہیں۔ ذیل میں انکے مکتوبات گرامی نقل کئے جاتے ہیں۔ جن سے تمام مسائل حل ہو جاتے ہیں۔ فرماتے ہیں :-

مکتوب گرامی

السلام علیکم و رحمتہ اللہ

مکرمی بندہ!

جن معاملات کے متعلق مودودی صاحب کے اغلاط آپ نے

تحریر فرماتے ہیں ۔ مجھے ابھی تک انکی اصل کتابوں کی طرف مراجعت کا موقعہ نہیں ملا اب دیکھ رہا ہوں ۔ دیکھنے کے بعد جو کچھ رائے قائم ہوگی ۔ انشاء اللہ اس کی اشاعت کی جائے گی ۔ اس وقت اجمالی طور پر میرا یہ خیال ہے کہ عوام مسلمانوں کو ان کا لٹریچر پڑھنا مناسب نہیں ۔ مگر بدگمانی بھی مناسب نہیں ۔ اُن کی (مودودی صاحب کی) اصلاح کی فکر علماء کا کام ہے ۔ عوام تو صرف اتنا کریں کہ ان کے لٹریچر پر اعتماد نہ کریں اور جماعت (اسلامی) میں شرکت نہ کریں لیکن جس متفق علیہ کام کی وہ تحریک کریں یا کوئی جماعت کرے ۔ اس کی تائید حسب مقدور کرتے رہیں ۔ والسلام ۔

محمد شفیع غفرلہٗ ۲۹ ر رمضان ۱۳۸۲ھ

استاذ العلماء ۲ ۔ مولانا خیر محمد صاحب مدظلہ مہتمم مدرسہ خیر المدارس ملتان کا فتویٰ

تعارف :۔ آپ حکیم الامت حضرت مولانا تھانوی رح کے خلیفہ ہیں اور مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی رح کی جماعت سابق جمعیۃ العلماء اسلام کے سرگرم رکن رہ چکے ہیں ۔ اور مملکت خداداد پاکستان کے سب سے بڑے دینی ادارے خیر المدارس کے مدیر ہیں ۔ آپ اپنے مدرسہ کے مفتی اعظم کے لکھے ہوئے فتوے پر تصدیق فرماتے ہیں ۔ وہ فتویٰ یہ ہے ۔

الجواب

مودودی صاحب کے عقائد و نظریات مسلک اہل سنت و الجماعت اور سلف صالحین سے بہت ہی مختلف ہیں ۔ بعض عقائد میں معتزلہ اور

خوارج کے ہمنوا ہو جاتے ہیں۔ جس طرح اہل ہوا و بدع کا حکم ہے ایسے ہی ان کا۔ لیکن ان کے ساتھ بہت سے مسلمان اس لئے ہمدرد یا متفق ہو گئے ہیں کہ مودودی صاحب نے لوگوں کو یہ یقین دلایا ہوا ہے کہ ہم ملک پاکستان میں کتاب و سُنت کا نظام رائج کرنا چاہتے ہیں۔ اس میں شک نہیں کہ لفظ کتاب و سنت کو تو مودودی صاحب تسلیم کرتے ہیں۔۔ لیکن کتاب و سنت کے ان معانی و مطالب کو جو سلف صالحین سے بالاجماع متواتر ہم تک پہنچے ہیں۔ مودودی صاحب حجّت تسلیم نہیں کرتے۔ یہ بات مودودی صاحب کی تقریروں اور تحریروں سے واضح ہے۔ انہوں نے خود اس امر کا اعتراف کیا ہے۔ جس کا مفہوم یہ ہے کہ "جماعۃ اسلامی ایسا اسلام پیش کرتی ہے جو سلف صالحین جو بالفاظ مودودی صاحب قدامت پسند اور منکر حدیث بالفاظیہ جدت پسند طبقہ کے درمیان راہ اعتدال ہے۔"

مودودی صاحب کی جماعت اب سیاسی نہیں بلکہ نیچریت۔ اعتزال (تسنیم۔ منیر) اور رسمی اسلام کہ معجون مرکب کا نیم مذہبی اور نیم سیاسی فرقہ ہے۔ اس کا حکم یہ ہے۔

(۱) جو لوگ عوام المسلمین میں سے نادانستہ ان کیساتھ شامل ہو چکے ہیں اور ابھی تک جماعت اسلامی کی رکنیت کا سرٹیفکیٹ ان کو نہیں ملا اور ان میں داعیانہ اور سلف صالحین پر تنقید کی شان پیدا نہیں ہوئی۔ ان کے ساتھ بقدر ضرورت میل جول جائز ہے۔ تاکہ ان کو مودودیت کی حقیقت سمجھا کر صحیح اسلام پر باقی رکھا جا سکے۔

(۲) جو لوگ عقائد اور خیالات میں مودودیت کے اندر جا چکے ہیں۔ ان کے ساتھ عوام المسلمین کو اختلاط کرنا سخت مضر ہے۔ عوام کو ایسے لوگوں سے باز رکھا جائے۔

(۳) وہ آئمہ جو مودودیت کے داعی اور بزرگان سلف صالحین اور اکابر علماء پر تنقید کرتے ہیں اور عوام المسلمین میں مودودیت کی تبلیغ کرتے ہیں۔ ان کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی ہوگی۔ اور جو اس قسم کے نہ ہوں۔ اور انہوں نے عقائد اور خیالات مودودیت کو قبول نہیں کیا۔ ان کے پیچھے نماز بلا کراہت جائز ہے۔ فقط

بندہ عبداللہ

خادم الافتاء خیر المدارس ملتان

(مہر مدرسہ) ۲۹ ۳/ھ ۷۶

الجواب صحیح ۔ خیر محمد۔ مہتمم مدرسہ خیر المدارس ملتان

(بحوالہ کتاب صراط مستقیم)

۷۔ حضرت مولانا ظفر احمد صاحب عثمانی صدر جمعیۃ علماء پاکستان ڈھاکہ کا فتویٰ

(واضح رہے کہ مولانا موصوف شیخ الاسلام مولانا شبیر احمد صاحب عثمانیؒ والی جمعیۃ علماء اسلام کے صدر رہے۔ اور مولانا موصوف ڈھاکہ میں رہتے ہیں اور آپ بہت بڑے بلند پایہ کے عالم دین ہیں۔)

کراچی سے ایک صاحب نے حسب ذیل استفتاء مولانا ظفر احمد صاحب عثمانی کے پاس بھیجا۔ یہ بتائے بغیر کہ یہ عبارت کس کی ہے

استفتاء۔ کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع مبین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص کے عقائد خود اس کے الفاظ میں حسب ذیل ہیں

(۱) یہ حقیقت ناقابلِ انکار ہے کہ شارع نے غایت درجہ کی حکمت اور کمال درجہ کے علم سے کام لیکر اپنے احکام کی بجا آوری کے لیئے زیادہ تر ایسی ہی صورتیں تجویز کی ہیں۔ جو تمام زمانوں، تمام مقامات اور تمام حالات میں اس کے مقاصد کو پورا کرتی ہیں۔ لیکن اس کے باوجود بکثرت جزئیات ایسے بھی ہیں جن میں تغیر حالات کے لحاظ سے احکام میں تغیر ہونا ضروری ہے۔ جو حالات عہدِ رسالت کے ہوں۔ اور عہد صحابہ رضؓ میں عرب کے اور دنیائے اسلام کے تھے، لازم نہیں کہ بعینہٖ وہی حالات ہر زمانے اور ہر ملک کے ہوں۔ لہٰذا احکامِ اسلامی پر عمل کرنے کی جو صورتیں اِن حالات میں اختیار کر لی گئی تھیں۔ ان کو ہوبہو تمام زمانوں اور تمام حالات میں قائم رکھنا اور مصالح اور حِکم کے لحاظ سے ان کے جزئیات میں کسی قسم کا ردّ و بدل نہ کرنا ایک طرح کی رسم پرستی ہے۔ جس کو رُوح اسلامی سے کوئی علاقہ نہیں۔ پس معلوم ہوا کہ جزئیات میں دلالۃ النص اور اشارۃ النص تو درکنار صراحۃ النص کی پیروی بھی تفقہ کے بغیر درست نہیں ہوتی۔ اور تفقہ کا اقتضاء یہ ہے کہ انسان ہر مسئلہ میں شارع کے مقاصد اور مصالح پر نظر رکھے۔ اور اسی لحاظ سے جزئیات میں تغیر احوال کے ساتھ ایسا تغیر کرتا رہے جو

شارع کے اصول تشریح پر مبنی اور اس کے طرزِ عمل سے اقرب ہو۔
(۲) اہل روایت نے جو خدمت اپنے ذمہ لی تھی۔ وہ دراصل یہ تھی۔ کہ قابل اعتماد ذرائع نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد سے متعلق جتنا مواد ان کو پہنچے اسے جمع کردیں۔ چنانچہ یہ خدمت انہوں نے انجام دی۔ اس کے بعد یہ کام اہل درایت کا ہے۔ کہ وہ نفیس مضامین پر غور کرکے ان روایات سے کام کی باتیں اخذ کریں۔ اس لئے یہ دعویٰ کرنا صحیح نہیں کہ بخاری میں جتنی احادیث درج ہیں۔ ان کے مضامین کو بھی جوں کا توں بلا تنقید قبول کرنا چاہیئے۔

اس سلسلے میں یہ بات بھی جان لینے کی ہے۔ کہ کسی روایت کے سنداً صحیح ہونے سے یہ لازم نہیں آتا کہ اِس کا نفس مضمون بھی ہر لحاظ سے صحیح اور جوں کا توں قابلِ قبول ہو۔
(۳) سُنّت کے متعلق عموماً لوگ سمجھتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کچھ اپنی زندگی میں کیا ہے۔ وہ سَب سُنّت ہے — لیکن — یہ بات ایک بڑی حد تک درست ہونے کے باوجود ایک حد تک غلط بھی ہے — اور — اصل سنت اس طریقِ عمل کو کہتے ہیں جس کے سکھانے اور جاری رکھنے کے لئے اللہ تعالےٰ نے اپنے نبیؐ کو مبعوث کیا تھا۔ اس سے شخصی زندگی کے وہ طریقے خارج ہیں جو نبیؐ کے بحیثیت ایک اِنسان ہونے کے یا بحیثیت ایک انسان کے جو انسانی تاریخ کے خاص دَور میں پیدا ہوُا تھا، اختیار کیے جو اور آپ نے عادتاً

کئے ہیں، بنا دینا اور تمام دنیا کے انسانوں سے مطالبہ کرنا کہ وہ سب ان عادات کو اختیار کریں سا اللہ تعالیٰ کا اور اس کے رسُول کا یہ منشاء نہ تھا۔

یہ تحریف ہے جو دین میں کی جا رہی ہے۔!

(۴) (دجال کے متعلق تفاصیل جن کا ذکر پہلے گذر چکا ہے) ان امور کے متعلق جو مختلف باتیں حضور سے منقول ہیں۔ وہ دراصل آپ کے قیاسات ہیں۔ جن کے بارے میں آپ خود شک میں تھے۔

سوال یہ ہے کہ

۱۔ مذکورہ بالا عقائد رکھنے والا شخص صحیح معنوں میں مسلمان اور متبع سنت کہلائے گا یا منکرِ حدیث؟

۲۔ اگر منکرِ حدیث کہلائے گا تو اسلام میں اسکا کیا مقام ہے؟

۳۔ ایسا شخص دائرۂ اسلام سے خارج اور ملحد بد دین ہے یا نہیں؟

بینوا وتوجروا

الجواب ۱۔ بظاہر یہ شخص منکرِ حدیث ہے

۲۔ دائرہ اسلام سے تو خارج نہیں مگر گمراہ اور مبتدع ہے۔

ع واضح رہے سوال میں جو عبارات درج ہیں وہ مولانا ابوالاعلیٰ مودودی صاحب کی کتابوں سے نقل کی گئیں ہیں اور اسی کے مطابق تحریر ہیں ملاحظہ فرما کر غور کریں؛ (۱) تفہیمات جلد دوم ص ۳۲۶، ص ۳۲۸ (۲) رسائل مسائل ص ۳ (۳) رسائل مسائل ص ۳۰۰ (۴) رسائل مسائل ص ۵۵، ص ۵۶ (ہم عرض، اگر عرض کریں گے تو شکایت ہوگی)

ایسے شخص سے مسلمانوں کو دُور رہنا چاہیئے۔ اور اس کی باتوں پر ہرگز اعتماد نہ کرنا چاہیئے۔ اس کو جاہل اجہل سمجھنا چاہیئے۔

ظفر احمد عثمانی عفا اللہ عنہ

از ڈھاکہ ۲۱ سنہ ۱۳۷۲ھ

۸۔ حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب مفتی اعظم پاکستان کا مکتوب گرامی ۲

واضح رہے کہ گذشتہ خط سے معلوم ہو چکا ہے کہ میں مودودی صاحب کی کتابوں کو دیکھ رہا ہوں۔ جو رائے ہو گی۔ قائم کیجاوے گی۔

(ذیل میں جو خط آپ کا درج کیا جا رہا ہے۔ یہ گرامی نامہ آپنے ربیع الثانی سنہ ۱۳۸۳ھ میں تحریر فرمایا ہے ....

اور مکتوب ۱ رمضان سنہ ۱۳۸۲ھ کو تحریر فرمایا ہے۔ اسکو ملاحظہ فرماویں)

عزیزم .... السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میرا معمول تو یہ ہے کہ باقاعدہ کسی سیاسی یا نیم سیاسی جماعت میں شریک نہیں ہوا۔ اور جو بھی جماعت کسی دینی اور صحیح مقصد کے لئے کوشش کرتی ہے، مقدور بھر اس کی تائید کرتا ہوں اور جو کچھ اپنے لئے پسند کرتا ہوں۔ وہی مشورہ دوسروں کے لئے بھی دیدیتا ہوں۔ لیکن ہر شخص کے شخصی حالات جدا ہوتے ہیں۔ ان کی وجہ سے اگر کسی کو جماعت میں شرکت کرنا پڑے۔ تو (میرا مشورہ یہ ہے کہ ـــــ)

جمعیت علماء اسلام مغربی پاکستان اھون (بہت آسان)

ہے ——— !

والسّلام

دستخط مفتی محمد شفیع صاحب

۹- حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب مدظلہٗ کا اہم فتویٰ

آپ مودودی صاحب کی جماعت کے ایک فرد کے سوال پر تحریر کرتے ہیں۔ سوال و جواب ذیل میں ملاحظہ فرماویں۔

سوال ۱؎ اگر قادیانی مرزائی ان تین باتوں کا اعلان کر دیں کہ :-

(۱) وہ نبیؐ کو اس معنی میں اعلاناً خاتم النبیین جانیں کہ حضورؐ کے بعد کوئی نبی مبعوث ہونے والا نہیں۔

(۲) وہ تمام غیر احمدی مسلمانوں کو مسلمان مانتے ہیں۔ اور احمدیوں کیلئے ان کی نماز جنازہ اور ان کے امام کی اقتداء میں نمازیں ادا کرنا جائز سمجھتے ہیں۔

(۳) وہ ان کو بیٹیاں دینا جائز سمجھتے ہیں۔

تو کیا ان چیزوں سے مرزائی ملّتِ اسلامیہ کا جزو بن سکتے ہیں ؟

سوال ۲؎ مولانا مودودی صاحب جنہوں نے ۱۹۵۳ء میں نذیر احمد مرزائی ایڈوکیٹ کو مشورہ دیا تھا کہ مرزائی ایسا کریں تو ملّتِ اسلامیہ کا جزو و داخل فی الاسلام ہو سکتے ہیں، کیا انؐ کی تجویزِ کافر مرزائیوں کو مسلمان بنانے کے لئے کافی ہے؟ اگر نہیں ہے تو ایسا مشورہ دینے والے کا کیا حکم ہے؟

؎ یعنی مودودی صاحب کی تجویز ——— !

الجواب

مرزا غلام احمد کا کافر و مرتد ہونا اور ان کے اقوال و کلمات غیر محصورہ کا غیر متحمل التاویل ہونا اظہر من الشمس ہو چکا ہے اور اسی لئے جمہور علماء امت ان کی تکفیر پر متفق ہیں۔ اس کی مفصل تحقیق کرنا ہو تو مستقل رسائل ''اشد العذاب'' ''القول الصحیح فی مکائد المسیح۔ اور مطبوعہ فتاویٰ ہند دربارہ تکفیر قادیانی ــــ جس پر ضلع اور صوبہ کے علماء کرام کے سینکڑوں دستخط اور تصادیق ہیں۔ ملاحظہ فرماویں۔

اسی طرح وہ لوگ جو اس (قادیانی) کو باوجود ان کے عقائد معلوم ہونے کے مسلمان سمجھتے ہیں ــــ خواہ نبی کہیں یا مسیح ــــ مجدد و محدث کہیں یا جو کچھ کہیں ــــ بہر حال کافر و مرتد اور اسلام سے خارج ہیں۔ جب تک مرزائیت سے توبہ کرکے اور بیزاری ظاہر کرکے علیحدہ نہ ہوں۔ اسلام میں داخل نہیں ہو سکتے۔ اور نہ اس مشورہ سے انکو اسلام میں داخل سمجھا جا سکتا ہے۔ فقط واللہ اعلم بالصواب۔

عـہ

مہر دار الافتاء

دستخط مفتی محمد شفیع صاحب

مؤیدہ حضرت مولانا مفتی محمد صابر صاحب، نائب مفتی، کراچی

عـہ خیر المدارس ملتان میں وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے اجلاس میں تقریر کے دوران ایک سائل کے جواب میں آپنے فرمایا کہ جماعت اسلامی والوں کی تنقید کو میں تنقیص کہا کرتا ہوں اور ایک سوال کے جواب میں آپنے فرمایا کہ ہم جناب مودودی صاحب کو علماء کی فہرست میں شمار نہیں کرتے۔ (کوہستان ملتان ۲۶ ستمبر ۱۹۶۳ء)

ناظرین کرام!

آپ نے ملاحظہ فرمالیا کہ جناب مودودی صاحب کے عقائد و نظریات میں صرف مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کا ہی اختلاف نہیں بلکہ حضرت مولانا حکیم الامت تھانویؒ اور شیخ الاسلام؏ مولانا شبیر احمد صاحب عثمانیؒ کے تمام معتقدین کو مودودی صاحب سے شدید ترین اختلاف ہے۔

اب ذیل میں ان بزرگان کرام کے بیانات دئے جارہے ہیں۔ جو سالہا سال تک جماعت اسلامی اور امیر جماعت اسلامی کے ساتھ مل کر کام کرتے رہے ہیں۔ اور انہوں نے جماعت اسلامی کو مذہبی اختلاف؏؏ کی بناء پر چھوڑ دیا ہے۔ وَاللّٰہُ یَہْدِیْ

۱۱۔ حضرت مولانا امین حسن صاحب اصلاحی مدظلہ کا بیان

تعارف:۔ آپ بلند پایہ عالم دین ہیں۔ ماہنامہ "میثاق" کے ایڈیٹر

؏ مولانا شبیر احمد صاحب عثمانیؒ کی تحریرات جو انہوں نے مودودی صاحب کے نظریات کے خلاف دی ہیں۔ ان کو اسی کتاب کے دوسرے حصہ میں ملاحظہ فرمائیں

؏؏ ان حضرات کے وہ بیانات ایک کتاب (ہم نے جماعت اسلامی کیوں چھوڑی ؟) میں ملاحظہ فرمائیے۔

بھی ہیں۔ آپ جماعت اسلامی کے امارت کے عہدہ پر بھی دو مرتبہ فائزرہ چکے ہیں۔ اپنے مکتوب گرامی میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"جن لوگوں نے یہ فتنہ (نمائش غلاف کعبہ) اٹھایا ہے وہ شرک اور توحید کے فرق سے اتنے بے خبر نہیں ہو سکتے۔ کہ ان صریح مشرکانہ حرکات پر بھی ان کے ضمیر مطمئن ہو جاتے جن پر ہمارے ملک کے وہ لوگ بھی شرمندگی محسوس کرتے ہیں جو بدعت کے لئے مشہور ہیں۔ لیکن ان لوگوں کو سیاسی اقتدار کے طمع نے اب ایسا اندھا اور بہرہ بنا دیا ہے۔ کہ اپنی اس خواہش پر ہر چیز کو قربان کر دینے کے لئے تُل گئے ہیں۔ یہ ایمانی زوال ان لوگوں پر دفعتہً طاری نہیں ہوا ہے۔ بلکہ اس کے اثرات بہت سے بہت پہلے کے شروع ہو چکے تھے۔۔۔۔ اسی بنا پر میں (عرصہ سے) یہ خطرہ محسوس کر رہا تھا کہ اقامت دین کے یہ مدعی بہت جلد اس ملک میں اسلام اور مسلمانوں کے لئے ایک فتنہ بن جائیں گے۔ افسوس ہے کہ میرا یہ اندیشہ بالکل صحیح نکلا۔ اور ان حضرات نے غلافِ کعبہ کی نمائش اور جلوس کے پیچھے نہ صرف اپنے تمام بیان کردہ عقائد اور ایمانیات کا جنازہ نکال دیا ہے۔ بلکہ غلافِ کعبہ کے اس احترام کی آڑ میں ملک کے لاکھوں عوام کے دین و ایمان کو بھی اپنی سیاسی بازی گری کے داؤ پر لگا دیا ہے۔ اب یہ

اللہ بہتر جانتا ہے کہ احداث فی الدین کی یہ نئی تحریک ہمارے عوام کو کہاں تک لیجا کر چھوڑتی ہے ۔۔۔!"

("الاعتصام" ۵ اپریل سنہ ۱۹۶۳ء)

۱۲۔ حضرت مولانا محمد منظور صاحب نعمانی لکھنوی مدظلہ کا بیان

تعارف :۔ آپ کافی مدت تک جماعت اسلامی کے سرگرم رکن رہ چکے ہیں۔ شروع شروع میں جماعت اسلامی کی حمایت کے سلسلہ میں آپ نے مولانا تھانوی کے پاس جانے کا عزم کیا۔ مگر حضرت تھانوی نے ان کو اس غرض کیواسطے آنے سے منع کر دیا۔

آپ[1] بھی جماعت اسلامی سے بیزار ہو چکے ہیں۔ آپ اپنے ایک دوست سے فرماتے ہیں

"میری جماعت اسلامی کے نظام سے علیحدگی کے بارے میں آپ کا فکر ایک حد تک صحیح ہے ۔۔۔!"

(بحوالہ صراط مستقیم)

۱۳۔ حضرت مولانا حکیم عبدالرحیم صاحب اشرف مدظلہ کا بیان

تعارف :۔ مولانا موصوف مسلک اہلحدیث سے تعلق رکھتے ہیں

---

[1] الفرقان ۵۸ء میں تمام وجوہات جماعت کو چھوڑنے کی تحریر فرمائی ہیں۔ امید ہے کہ ہم ان کو بھی دوسری کتاب میں شائع کریں گے ۔۔۔!

اور پاکستان میں جماعت اہلِ حدیث کے سرگرم مخلص کارکن ہیں۔ ملک کے بہترین جریدہ ہفت روزہ عہ "المنبر" کے ایڈیٹر ہیں۔ آپ سالہا سال تک جماعت اسلامی سے وابستہ رہے ہیں۔ اور مودودی صاحب کے سابق مداح تھے۔

آپ نے بھی مذہبی اختلاف عہ کی بنا پر جماعت اسلامی کو چھوڑ دیا ہے۔ ذیل میں آپ کا ارشاد نقل کیا جا رہا ہے۔

"ہمارے پیشِ نظر صرف وہی لوگ ہیں جو تجدید اقامت دین کا کام کرنے کے لئے اٹھے تھے۔ لیکن اس وجہ سے کہ ان میں سے (مودودی صاحب کی پارٹی) زیادہ با اثر حضرات جو دین کو تحریک سمجھتے تھے وہ تفصیلات طے کرنے کے زمانہ میں راہِ حق سے اس قدر دُور ہو گئے کہ تجدید کی جگہ تجدد نے حاصل کر لی اور ان کی چلائی ہوئی جد و جہد ایسے مقام پر پہنچ گئی جس سے آگے منازل بعینہ وہی ہیں جو دین کے قصر کو ڈھانے والوں کی ہیں۔ اور ان سے اقامت دین کی بجائے ہدم قصرِ دین کا خطرہ اس انداز سے لاحق ہو گیا ہے کہ آنکھیں کھول کر راستہ طے کرنے والے قدم قدم پر سُرخ جھنڈیاں آویزاں دیکھتے ہیں

عہ یہ ہفت روزہ اب مودودی صاحب کی جماعت کی حقیقت کو واضح کر رہا ہے
عہ آپکا مفصل بیان بھی اُسی کتاب (ہم نے جماعتِ اسلامی کیوں چھوڑی؟) میں دیکھیں

اور پریشان ہو کر واپس لوٹ رہے ہیں۔ اور کچھ عالم حیرت میں غرق ہیں کہ چلے کدھر تھے اور نکل کہاں آئے ۔۔۔!"

"المنبر" ۳۱ر جنوری ۱۹۵۸ء

بحوالہ "الفرقان" لکھنؤ (انڈیا)

۱۴۔ حضرت مولانا امین حسن صاحب اصلاحی مدظلہ کا دوسرا بیان

"میں تو مولانا مودودی صاحب کی علمی سطح کے بارے میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں۔ لا فرق بینہ وبین پرویز ۔ (پرویز، جو منکرِ حدیث ہے، اور مودودی صاحب میں کوئی فرق نہیں)"

(بحوالہ "الفرقان" رمضان ۱۳۷۷ھ)

۱۵۔ حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب مدظلہ مفتی اعظم پاکستان کا ایک اور بیان

ناظرین کرام! حضرت مفتی صاحب مدظلہ کے متعلق بعض دوستوں کا، جو جماعت اسلامی سے متعلق ہیں، خیال ہے کہ حضرت مفتی اعظم کو مولانا مودودی صاحب سے کوئی مذہبی اختلاف نہیں ہے۔ اس لئے بار بار ان کے ارشادات دئے جا رہے ہیں۔ تاکہ عوام پر یہ حقیقت کھل جائے کہ ان لوگوں کا صرف غلط پروپیگنڈہ ہے۔ حضرت مفتی اعظم صاحب کو جناب مودودی صاحب سے وہی اختلاف ہے جو دوسرے اکابرین امت کو ہے۔ جیسا کہ معلوم ہو چکا ہے۔ ذیل میں آپ کا بیان نقل کیا جا رہا ہے۔

"مودودی صاحب کے بہت سے نظریات سے دُوسرے علماء کی طرح خود مجھے بھی اختلاف ہے۔ الخ ——— !"

(روزنامہ "جنگ" کراچی ۳ر نومبر ۱۹۶۳ء)

ہندوستان کے عُلماءِ کرام کے ارشادات

اب ہم ہندوستان کے علمار کرام کے ارشادات اسلئے نقل کر رہے ہیں۔ کہ اختلاف صرف مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کو ہی نہیں ہے۔ بلکہ جن لوگوں نے بھی مودودی صاحب کی کتابوں کو اسلامی نقطۂ نظر سے دیکھا ہے۔ اِن سب حضرات کو ان سے شدید اختلاف ہے۔

۱۶۔ حضرت مولانا قاری سعید احمد صاحب سہارنپوری کا فتوےٰ!

"جو نمونہ آپ نے مودودی صاحب کے نظریات کا پیش کیا ہے۔ اس کے بعد بھی آپ کو اس کا مسلک معلوم نہیں ہوا۔ اس کا مسلک ہمارے اسلاف واکابر کے مسلک کے بالکل خلاف ہے۔ ان کا مسلک ان کی اصطلاح میں اسکول آف تھاٹ یعنی نیا مذہب فکر پیدا کرنا ہے۔ یا یوں کہیئے کہ اسلام کے نام پر لوگوں کو دعوت دینا اور ان میں آزاد خیالی کی رُوح پھونک کر لامذہبیت پیدا کرنا ہے۔ یا یوں کہیئے کہ اسلام کا وہ پرانا اور مضبوط قلعہ جو اہلِ یورپ کو ہر زمانے میں اپنے لئے خطرہ نظر آتا رہا ہے۔ جس پر

ﮦ آپ مظاہر العلوم سہارنپور کے مفتی اعظم ہیں۔

ہمیشہ دُہ فلیشن زنی کر رہے ہیں۔ اور وہ نو تعلیم یافتہ طبقہ بھی جو کالجوں اور یونیورسٹیوں سے انگریزی دماغ لیکر نکلتا ہے۔ اِس کو اچھی نظر سے نہیں دیکھتا۔ کیونکہ اس میں ان کی دلچسپی اور ناجائز خواہشات کے پورا کرنے کا سامان نہیں ہے۔ جو مودودی صاحب اس پرُانے اور مضبوط قلعہ کو منہدم کر کے اسلام کے نام پہ ایک شیش محل تیار کرنا چاہتے ہیں جس میں ان کی دلچسپی کا کافی سامان ہو، جس کا نقشہ تفہیمات اور تجدید احیاءِ دین وغیرہ میں فرما چکے ہیں۔

دستخط

(مفتی) سعید احمد (صاحب) سہارنپوری

(بحوالہ صراط مستقیم ص ۶۹)

۱۷۔ شیخ الاسلام مولانا حسین احمد صاحب مدنی رحہ کا فتوٰے۔

سوال ع[۱]:۔ جماعت اسلامی یعنی مودُودی صاحب کے متعلق شرعاً کیا حکم ہے؟

جواب:۔ یہ جماعت گمراہ ہے۔ اس کے عقائد اہل سنت و جماعت اور قرآن و حدیث کے خلاف ہیں۔

سوال ع[۲] اس جماعت کے ساتھ جن علماء کرام کا اختلاف ہے۔

ع: بعض لوگ دھوکہ دیتے ہیں۔ کہ ان لوگوں سے بعض عبارتیں تحریر کر کے فتوے لے لیے جاتے ہیں۔ اس لئے یہاں سے ان لوگوں کی یہ سازش ختم ہو جاتی ہے۔

کس نظریہ سے ہے ؟

جواب :- علماء کا اختلاف اس سے دین کی وجہ سے ہے۔ یہ جماعۃ بد دین ہے۔

سوال ۳ :- مذہبی اختلاف ہے یا سیاسی۔ اگر مذہبی ہے، تو کن کن شقوں میں ہے۔ اور کس حد تک ہے ؟

جواب :- اختلاف مذہبی ہے۔ اس کے اصول درجہ کفر و ضلالت تک پہنچانے والے ہیں۔

سوال ۴ :- اگر سیاسی اور اختلاف رائے ہے تو پھر کس حد تک اختلاف رکھنا چاہیئے۔ ؟

جواب :- اس کے اصول و عقائد دین اسلام اور اس کے عقائد کے خلاف ہیں۔ ان سے الگ رہنا اشد ضروری ہے۔ ان سے اختلاف سیاسی بھی ہے۔ مگر وہ اتنا اہم نہیں ہے۔

سوال ۵ :- اب اس جماعت کے ساتھ مل کر کام کرنا چاہیئے۔ تعاون کرنا اور اس کی شاخیں بڑھانا چاہیئے یا نہیں ؟ اس جماعت میں شامل ہونے کا سوال اس لئے پیدا ہوتا ہے کہ بظاہر اسلام کے لئے یہ جماعت بہت کوشش کر رہی ہے خصوصاً قانون اسلامی کے لئے

جواب :- اس کے ساتھ[۱] ملکر کام کرنا درست نہیں ہے۔ اس جماعت

---

[۱] مولانا مدنی رح مودودی صاحب کیخلاف ایک مستقل رسالہ لکھ چکے ہیں۔

کی کوششیں اس اسلام کے لئے نہیں جو کہ حقیقی ہے ـــــ
بلکہ ..... ایک ... نام نہاد ، افترائی اور نئے اسلام کے لئے ہیں
یہ لوگ عام مسلمانوں کو دھوکہ دیتے ہیں اور اپنے ہمدم بنانے
کے لئے اسلام اور دین کا نام لیتے ہیں۔

ناواقف لوگ سمجھتے ہیں کہ یہ اصل مسلمان اور دیندار ہے۔ اُن
کے رسالوں اور کتابوں میں دینی پیرایہ میں وہ بد دینی اور الحاد
کی باتیں درج ہیں۔ جن کو ظاہر بین اور ناواقف انسان نہیں سمجھ سکتا ہے
اور بالآخر اس اسلام سے جس کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
لائے تھے ، اور امتِ محمدیہ جس پر ساڑھے تیرہ سو برس سے عمل پیرا
ہے ، بالکل علیحدہ اور بیزار ہو جاتا ہے۔ الخ

(دستخط) مولانا حسین احمد صاحب مدنی رح

(بحوالہ صراط مستقیم ص ۶۵)

۱۸۔ عالمِ اسلام کے مفتی اعظم

حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ صاحب رح کا فتویٰ

"مودودی صاحب کی جماعت ـــ جماعت اسلامی ـــ کے لٹریچر
سے عام لوگوں پر جو اثرات مرتب ہوئے کہ ائمہ ہداۃ کی اتباع سے
آزادی اور بے تعلقی پیدا ہو جاتی ہے۔ جو عوام کے لئے مہلک اور
اور گمراہی کا باعث ہے۔ اور دین سے صحیح وابستگی رکھنے کیلئے

صحابہؓ اور اسلاف عظامؒ سے جو تعلق رہنا چاہیئے۔ اس میں کمی آجاتی ہے نیز مودودی صاحب کی بہت سی تحقیقات جو غلط ہیں۔ لوگ ان سے متأثر ہو کر مبتلا ہو جاتے ہیں۔ اور پھر ان امور سے ایک جدید فقہ بلکہ دین ہی کی ایک محدث اور نئے رنگ کی بنیاد پڑ جاتی ہے جو یقیناً مسلمانوں کے دین کے لئے مضر ہے — اس لئے ہم ان امور اور ان پر بے تعلقی کا اظہار کرتے ہیں۔"

دستخط
مفتی کفایت اللہ صاحبؒ

دستخط علماءِ کرام

۱۹۔ شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد صاحب مدنیؒ

۲۰۔ حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب مدظلہ
(مہتمم دار العلوم دیوبند)

۲۱۔ استاذ العلماء حضرت مولانا عبد اللطیف صاحب مدظلہ
مہتمم — مظاہر العلوم سہارنپور

۲۲۔ شیخ المشائخ حضرت مولانا محمد زکریا صاحب مدظلہ
شیخ الحدیث مظاہر العلوم سہارنپور

۲۳۔ سند العلماء حضرت مولانا احمد سعید صاحبؒ۔ دہلی

۲۴۔ فخر العلما حضرت مولانا سعید احمد صاحب مفتی سہارنپوری

۲۵۔ استاذ العلما حضرت مولانا اعزاز علی صاحب شیخ الادب دار العلوم دیوبند

۲۶۔ جامع المعقول والمنقول حضرت مولانا فخر الحسن صاحب مدظلہٗ مراد آبادی

۲۷۔ پیکرِ حریت حضرت مولانا حبیب الرحمٰن صاحب لدھیانوی

۲۸۔ صدر العلماءِ ہند حضرت مولانا محمد میاں صاحب دہلی

(ماخوذ از صراط مستقیم) (بحوالہ اخبار الجمعیۃ" دہلی ۱۹ ستمبر

۲۹۔ دار العلوم دیوبند کا فتویٰ

اس جماعت اسلامی کی کتابیں نہ تو عوام کو پڑھنی چاہئیں، اور نہ ہی اس جماعت میں داخل ہونا چاہیئے۔ مودودی صاحب کے مضامین اور کتابوں میں ایسی باتیں ہیں جو اہلسنت والجماعت کے طریقے کے خلاف ہیں۔ صحابہ کرامؓ اور ائمہ مجتہدینؒ کے متعلق ان کا خیال اچھا نہیں ہے۔ احادیث کے سلسلہ میں بھی ان کے خیالات ٹھیک نہیں ہیں۔ بے عمل مسلمانوں کو بھی وہ مسلمان نہیں سمجھتے غرض بہت سی باتیں ایسی ہیں جو خلافِ حق ہیں اس لئے مسلمانوں کو اس جماعت سے الگ رہنا چاہیئے۔

کتبہٗ

سید مہدی حسن ۱۴ /۶ /۷۰ ھ

ع ۵ ان کی کتابیں نہ پڑھنے اور جماعت اسلامی میں شریک نہ ہونے کا مشورہ مفتی محمد شفیع صاحب مدظلہٗ بھی دے چکے ہیں جیسا کہ آپکے خط سے واضح ہو چکا ہے

۳۰۔ حضرت مولانا محمد اعزاز علی امروہی شیخ الادب دار العلوم دیوبند، کی تصدیق

"افسوس ہے کہ میں ضیق وقت سے مجبور ہوں۔ ورنہ اہل اسلام کے سامنے اس زہر کو پیش کرتا۔ جو۔ اس جماعت (مودودیت) کی جانب سے شہد میں ملا کر مسلمانوں کے سامنے لایا گیا ہے۔ اس لئے۔ بالاختصار اس قدر عرض کرتا ہوں۔ کہ میرے نزدیک جماعت اسلامی اپنے اسلاف (مرزائی) سے بھی مسلمانوں کے دین کیلئے زیادہ ضرر رساں ہے"

(دستخط) محمد اعزاز علی (صاحب)

المؤید

۳۱:۔ سند العلماء حضرت مولانا فخر الحسن صاحب مراد آبادی (حال صدر مدرس دار العلوم دیوبند)

۳۲۔ حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب مدظلہ مہتمم دار العلوم دیوبند کا بیان

تعارف:۔ آپ قاسم العلوم والخیرات، حجۃ الاسلام مولانا محمد قاسم صاحب قدس سرہ کے نبیرہ ہیں اور عالم اسلام کی بے نظیر دینی درسگاہ دار العلوم

ع جماعت اسلامی کے احباب آپکا ایک پرانا بیان شائع کرکے عوام کو دھوکہ میں ڈالنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔ حالانکہ وہ بیان آپ کا اسوقت کا ہے جبکہ جناب مودودی صاحب نے اسلام کے اصولی نظریات کی مخالفت شروع نہیں کی تھی۔ اب مودودی صاحب نے اسلامی نظریات اور سلف صالحین کے خلاف لکھنا شروع کر دیا ہے تو آپ نے یہ بیان دیدیا ہے۔

دیوبند کے سربراہ ہیں۔ آپ فرماتے ہیں۔

"مکتوب گرامی"

"پس مودودی صاحب تو رسولِ خدا کے بعد کسی انسان کو معیارِ حق ماننے کے لئے تیار نہیں۔ لیکن کتاب و سنّت کا یہ فیصلہ ہے کہ رسولِ خدا کے بعد قیامت تک معیاری شخصیات آتی رہینگی۔ جو درجہ بدرجہ حق و باطل کا معیار ثابت ہوتی رہیں گی۔"

چند سطور کے بعد فرماتے ہیں کہ

"یہ اختلاف مودودی صاحب سے فروعی نہیں، بلکہ اصولی بن جاتا ہے۔۔ الخ (دستخط)

(قاری) محمد طیب عفی عنہ

۲۰ رجمادی الاول سنہ ۱۳۷۵ھ

۳۳۔ شیخ العرب والعجم حضرت مولانا سید حسین احمد صاحب مدنی کا اہم بیان

تعارف:۔ آپ عارف ربانی محبوب سبحانی حضرت مولانا حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ کے مرید اور امام الہند مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ تھے۔ آپ نے پورے بارہ سال تک روضۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے سایہ میں دنیائے اسلام کے مسلمانوں کو حدیثِ رسول کا درس دیا ہے۔ اور سالہا سال تک ملک کی آزادی کی خاطر قید و بند کی صعوبتیں برداشت کیں۔

آپ (ایک سوال کے جواب میں) فرماتے ہیں:۔

"محترم! جماعت اسلامی سے ہمارے اختلاف فروعی نہیں بلکہ اصولی ہیں۔ انبیاء کی عصمت کے بارے میں —— (جس کے مودودی صاحب منکر ہیں) —— دلائل بیان کرنے کے بعد راقم ہیں —— کہ —— بہر حال یہ اختلاف بھی اصولی ہے —— اور —— مودودی صاحب اس سخت غلطی اور ضلال مبین میں مبتلا ہیں۔ الخ

فقط والسّلام

(بحوالہ عقائد کی حقیقت اور مودودی دستور)

۳۴: شیخُ الاِسلام والمُسلمین حضرت مدنیؒ کا ایک اور اہم ارشاد

"اسلام کے نام پر بہت سی جماعتیں وجود میں آئی ہیں —— جماعت اسلامی ان جماعتوں سے زیادہ خطرناک ہے۔ میں پورے شرح صدر سے کہتا ہوں —— کہ —— یہ جماعت غیر ناجی فرقوں میں سے ہے۔"

(بحوالہ الجمعیت دہلی شیخ الاسلام نمبر)

ذیل میں حضرت مولانا احمد علی صاحبؒ لاہوری کا بیان معہ تصادیق علماء کرام تحریر کیا جا رہا ہے۔ مولانا نے یہ بیان اس وقت دیا تھا۔ جبکہ موجودہ جمعیۃ علماء اسلام کا خواب وخیال بھی نہ تھا۔ آپ نے مستقل ایک کتاب اس اختلافی موضوع پر لکھی ہے۔ ہم اختصار کی بناء پر

...... رسالہ کے افتتاحیہ کی چند سطور نقل کر کے علماءِ کرام، کی تصادیق نقل کرتے ہیں۔

۳۵۔ شیخ التفسیر والحدیث

خطیبِ زماں حضرت مولانا احمد علی صاحبؒ لاہوری کا بیان

تعارف

آپ کی ذات گرامی اگرچہ کسی تعارف کی محتاج نہیں ـــــ تاہم واضح رہے کہ آپ قطب عالم حضرت مولانا تاج محمد صاحبؒ امروٹیؒ کے ممتاز خلیفہ اعظم ہیں۔ پُورے چالیس سال مرشد کی خدمت میں رہ کر آپ نے مجاہدہ کیا۔ اور تمام رُوحانی مقامات حاصل کئے۔

ملک کی آزادی میں آپ نے نمایاں خدمات انجام دیں۔ مجاہد ملت حضرت مولانا عبید اللہ سندھیؒ کے ساتھ مل کر آپ نے ملک و ملت کی بہتری کے سلسلہ میں قربانیاں پیش کیں۔ انگریزوں نے آپ کو لاہور میں بند کیا۔ مگر آپ نے لاہور میں بیٹھ کر مسلمانوں کے رُوحانی امراض...... کا علاج شروع فرمایا۔ اس کام کا اس بات سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ آپ نے پانچ ہزار مستند علماء کو قرآن کی تفسیر پڑھائی ـــــ چالیس ہزار کے قریب علماء دین آپ کے مُریدین گئے۔ اور ملک کے ہر گوشہ میں آپ کے لاکھوں مریدین موجود ہیں۔ اور کروڑوں مسلمان آپ کے عقیدتمند ہیں۔ آپ کے ایک فرزند حضرت مولانا حبیب اللہ صاحب

مدینہ شریف میں روضۂ رسولؐ کے سایہ میں بیٹھ کر عالمِ اسلام کے مسلمانوں کو انیس ۱۹ سال سے قرآن وحدیث صبح وشام پڑھا رہے ہیں۔

لاہور سے آپ کے دوسرے فرزند (مولانا عبیداللہ صاحب انورؔ) کی ادارت میں ہفت روزہ خدام الدین ۲۲ ہزار کی تعداد میں شائع ہو کر دین کی خدمت کر رہا ہے۔

عرض یہ ہے کہ آپؒ ہر لحاظ سے کامل واکمل تھے۔ آپ فرماتے ہیں کہ "میں نے مودودی صاحب کی کتابوں میں دیکھا کہ وہ قرآن مجید اور سنتِ رسولؐ کے بعض بنیادی اصولوں کی توہین کرتے ہیں۔ اس لئے میں نے ان توہینوں کی اشاعت نوائے پاکستان میں کر دی۔ ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ مودودی صاحب اور ان کے معتقدین کو متنبہ ہو کر توبہ کرنے کی توفیق عطا فرما دے۔ اور باقی مسلمان اس فتنۂ مودودیت میں مبتلا ہونے سے بچ جائیں۔!"

(مولانا احمد علیؒ صاحبؒ)

جن علماء کرام نے حضرت مولانا احمد علی صاحب لاہوریؒ کے تصنیف کردہ رسالے پر تصدیقاتؔ فرمائی ہیں انکے بیان حسب ذیل ہیں:

ؔ واضح رہے کہ ۳۶ سے ۸۸ تک جتنے علماء کرام کے اسماء گرامی ہیں۔ ان سب حضرات کے تائیدی بیانات ہیں، جو انہوں نے حضرت لاہوریؒ کے بیان پر تصدیقات فرمائی ہیں۔

۳۶ - صدر العلماء حضرت مولانا محمد صادق صاحب سندھ کی تصدیق

۳۷ - استاذ العلماء حضرت مولانا محمد منظور حسین صاحب قاسمی بجنوری کا تصدیقی بیان !

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم !

" موجودہ دور کی تاریکی عرف 'نئی روشنی' اور جہالت عرف 'جدید تعلیم' اور تنزل عرف 'ترقی' کے بہت سے شرمناک نتائج کے علاوہ ان کا نتیجہ یہ بھی ہے کہ مسلمانوں کا اچھا خاصا طبقہ ضروریاتِ دین اور اسلامی تعلیمات و عقائد سے بے بہرہ ہونے کے ساتھ ساتھ ان تمام اکابر ملت کی شان میں دریدہ دہن ہوتا جارہا ہے — جو امتِ محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے ستون ہیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے لیکر آج تک جتنے تابعین و مجتہدین ، اور علماء کرام و مشائخ عظام اور بڑے بڑے محققین اہل علم گزرے ہیں آج بڑی بیباکی سے ان کی علمی و مذہبی تحقیقات کی تغلیط کردی جاتی ہے ۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اسلامی عقائد و اعمال کے متعلق دماغوں کی کوٹھڑیوں میں شکوک و اعتراضات کے انبار لگے ہوئے ہیں ۔ نتیجہ ظاہر ہے کہ مسلمانوں کا دینی رجحان روز بروز کمزور تر ہوتا چلا جارہا ہے ۔

نتیجہ کے اعتبار سے تقریباً یہی خدمت مودودی صاحب

انجام دے رہے ہیں۔ تجدد واحیاء دین کا خوشنما لیبل لگا کر جو زہر قاتل مودودی صاحب مسلمانوں کے گلے سے اتارنا چاہتے ہیں اس کا پہلا اور فوری اثر تو یہ ہوگا۔ کہ مسلمانوں کو صحابہ کرام رضو سے لے کر آج تک کے نہ مفسرین کرام پر اعتماد رہیگا، اور نہ محدثین حضرات کسی شمار میں ہوں گے۔ اور ائمہ مجتہدین وعلماء امۃ و مشائخ ملت میں سے کوئی بھی شکوک واعتراضات کے تیروں سے نہیں بچ سکیگا۔ اور نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ آج تک کی کتب تفاسیر واحادیث اور کتب فتاوئ سب کی سب ناقابل اعتبار پائی جائیں گی —— یعنی صرف۔ مودودی تفسیر، مودودی حدیث، مودودی فقہ،........ ——

رائج الوقت ہو —— باقی سب کو دریائے شکوک و بحر اعتراضات میں غرق کر دیا جائے

نعوذ باللہ من ذلک اللھم انا نعوذ بک من علم لا ینفع

مسلمان تاریخ کے ہر دور میں کسی نہ کسی اندرونی و بیرونی فتنے سے دوچار ہوتے آئے ہیں۔ اور ہمیشہ اہل حق، خادمانِ دین نے حمایتِ دین کی تلوار سے فتنوں کو موت کی نیند سلایا ہے مودودی صاحب بھی بالارادہ یا بلا ارادہ امت کو ایک مستقل فتنے میں مبتلا کر رہے ہیں۔ (کاش وہ موجودہ دور کے رجحانات پر نظر ثانی فرمالیتے) —— مگر الحمدللہ کہ آج بھی حق پرست

علماء حمایتِ حق کے لئے موجود ہیں۔

خوش قسمتی سے مجھ کو سیدنا المحترم استاذ المکرم شیخ التفسیر، معدن علم و معرفت، منبع رُشد و ہدایت حضرت مولانا احمد علی صاحب ادام اللہ برکاتہ، امیر انجمن خدام الدین لاہور کی زبان مبارک سے وہ اقتباسات سُننے کا شرف حاصل ہوا جن کو حضرت مدظلہٗ نے مودودی صاحب کی کتابوں سے خود ہی اخذ فرمایا ہے۔ اور آپ کے سامنے کتابی شکل میں موجود ہیں۔ یہ ان سمیات کے چند نمونے ہیں۔ جن کو مودودی صاحب کے دارالشفاء سے دینی بیماریوں کے مریضوں کیلئے تجویز کیا جاتا ہے

ع جس کو سمجھتے تھے مسیحا، وُہی قاتِل نِکلا

رسالہ کے مطالعہ سے معلوم ہو جائے گا کہ حق پرست علماء کی مودودیت سے ناراضگی کے اسباب "کیا ہیں" اور یہی رسالہ کا نام ہے۔ مجھے اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے یقین کامل ہے کہ حضرت ممدوح جیسے سراپا اخلاص اور خدا پرست حاملانِ دین کا قلم اٹھا لینے کے بعد اب فتنۂ مودودیت کا بیڑا انشاء اللہ جلد غرق ہو جائیگا۔ نیز امید ہے کہ یہ مختصر اوراق اہل بصیرت کی آنکھوں کو کھولنے کے لئے کافی ہونگے اللہ تعالیٰ حضرت ممدوح مدظلہٗ کو ہماری اور تمام مسلمانوں کی جانب سے جزائے خیر عطا فرمائے آمین یارب العٰلمین۔

خاکپائے علماء احقر الکونین
محمد منظور حسین قاسمی بجنوری

۳۸۔ استاد الکل حضرت مولانا ضیاء الحق صاحب مدظلہ

سابق صدر مدرس جامعہ اشرفیہ لاہور کا تائیدی بیان ،
" بندہ نے مودودی صاحب کی تحریرات بہ نگاہ انصاف جہاں تک موقع ملا۔ اور اتفاق ہوا۔ دیکھیں اور نظر غائر کے بعد معلوم ہوا کہ یہ شخص ایک نیا نقشہ اسلام کے نام سے رائج کرنا چاہتا ہے۔ اور اس ترویج کے لئے انہوں نے صورت یہ سوچی ، کہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اور ائمہ مجتہدین رحمہم اللہ تعالیٰ و دیگر فقہاء عظام سے لوگوں کو متنفر کیا جائے۔ چنانچہ یہ کام انہوں نے کر دیا۔

اس لئے احقر اپنے دینی بھائیوں کی خدمت میں عرض رساں ہے کہ مودودی صاحب کی تصنیفات سے بچ کر رہیں، تاکہ ان کے رنگ میں نہ رنگے جائیں۔

احقر نے حضرت مولانا داؤد لانا احمد علی صاحب رح کا رسالہ "حق پرست علماء کی مودودیت سے نفرت کے اسباب" سنا ہے مجھے اس سے اتفاق ہے۔"

محمد ضیاء الحق کان اللہ لہٗ ۱۰ رجمادی الاول ۱۳۷۰ھ
(صدر مدرس جامعہ اشرفیہ لاہور۔)

۳۹۔ امام المجاہدین من الذین لایخافون لومۃ لائم وقائل کلمۃ حق عند سلطان جائر مولانا و مقتدانا امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری کا تائیدی بیان اور

۴۰۔ مجاہد ملت حضرت مولانا محمد علی صاحب جالندہری ناظم اعلیٰ

مجلس تحفظ ختم نبوت کا تائیدی بیان

"مولانا ابوالاعلیٰ صاحب مودودی کی کتب کے مندرجہ بالا حوالجات سے فی الواقع ایسے نتائج نکلتے ہیں۔ جن سے اسلام کی بنیاد متزلزل ہو جاتی ہے۔ فقط

واللہ تعالیٰ اعلم

سید عطاء اللہ شاہ بخاری — محمد علی جالندہری

۳ ربیع الثانی ۱۳۷۱ھ

مؤیدین

۴۱۔ فاضل اجل حضرت مولانا مطیع الحق صاحب۔ دیوبندی

۴۲۔ خطیب ملت حضرت مولانا محمد صادق صاحب۔ لاہور

۴۳۔ پیر طریقت حضرت مولانا بشیر احمد صاحب پسروری (سیالکوٹ)

۴۴۔ عالم بے بدل حضرت مولانا دوست محمد تحصیل کبیر والہ ضلع ملتان

۴۵۔ مناظرِ اعظم حضرت مولانا لال حسین صاحب اختر صدر المبلغین مجلس تحفظِ ختم نبوت پاکستان کا تائیدی بیان

"مودودی صاحب نے اسلام کے نام پر ایک نئے گمراہ فرقہ کی بنیاد رکھی ہے۔ آئین اسلام کے نام پر مسلمانوں کو مودودیت کا زہر دیا جا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے یہ رسالہ مودودیت کے زہر کیلئے تریاق کا کام دے گا.............الخ

احقر العباد

لال حسین اختر رکن مجلس شوریٰ مرکزیہ تحفظ ختم نبوۃ پاکستان

۸ ذیقعد ۱۳۷۴ھ

۴۶۔ حضرت مولانا نور محمد صاحب (ضلع کیمبلپور) کا تائیدی بیان

"بندہ قبل ازیں مودودی صاحب کا بڑا معتقد تھا۔ یہاں تک خیال تھا کہ اگر دنیا میں کوئی جماعت رضائے الٰہی کے لئے کام کر رہی ہے۔ تو صرف مودودی صاحب کی جماعت ہے۔

حسن اتفاق سے احقر کو قامع الشرک والبدعۃ ومحی السنت منبع الرشد والہدایۃ مفسر القرآن حضرت مولانا احمد علی صاحبؒ کی خدمت اقدس میں حاضری کا شرف حاصل ہوا۔ آپ کے رسالہ ہذا کو دیکھا۔ تو حقیقت مودودیت آشکارا ہوئی اور آنکھیں کھلیں کہ یہ اسلام کو پیش نہیں کر رہے۔ بلکہ اسلام محمدیؐ کو مٹا کر ایک

نیا اسلام رائج کرنا چاہتے ہیں۔

دُعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کو مسلک محمدی پر چلنے کی توفیق عطا فرماوے۔ ورنہ ہر مسلمان کو اللہ تعالیٰ ان کے عقائد فاسدہ سے بچائے اور حضرت مولانا کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

احقر الانام نور محمد

مقام کھدوال ضلع کیمل پور

مندرجہ ذیل علماء کرام کے تائیدی ارشادات کو چھوڑ کر صرف اسماء گرامی پر اکتفا کیا جا رہا ہے۔

۴۷۔ حامی سنت حضرت مولانا غلام رسول صاحب بہاری علاقہ راجہ رام (ملتان)

۴۸۔ صدر العلماء حضرت مولانا حافظ محمد وحید اللہ خان صاحب سیدو شریف سوات

۴۹۔ فخر اہلسنت حضرت مولانا سید محمد صاحب ضلع پونچھ۔

۵۰۔ فاضل اجل حضرت مولانا عبد الشکور صاحب۔ چارباغ ریاست سوات

۵۱۔ شیر اہلسنت حضرت مولانا سعید الرحمٰن صاحب۔ تحصیل صوابی ضلع مردان

۵۲۔ امیر العلماء حضرت مولانا میر احمد صاحب ضلع مردان

۵۳ حضرت مولانا علی مراد صاحب تحصیل راجن پور ضلع ڈیرہ غازیخان

۵۴۔ فخر العلماء حضرت مولانا محمد طاہر صاحب تحصیل صوابی ضلع مردان

۵۵۔ حضرت مولانا باغ علی صاحب تحصیل کبیر والہ ضلع ملتان

۵۶۔ حضرت مولانا اللہ بخش صاحب علاقہ کبیر والہ ضلع ملتان

۵۷۔ حضرت مولانا معمند رخان صاحب تحصیل مانسہرہ ضلع ہزارہ

۵۸۔ حضرت مولانا الٰہی بخش صاحب ضلع گجرات

۵۹۔ شیر ملت علامہ عبدالستار صاحب چک لوہاراں

۶۰۔ علامۃ الدھر حضرت مولانا قاضی عبدالرحیم صاحب فاضل جامعہ اسلامیہ مردان

۶۱۔ سراج العلماء حضرت مولانا سراج احمد صاحب دین پوری ضلع رحیم یار خان

۶۲۔ قمر العلماء حضرت مولانا عبدالرحمٰن شاہ صاحب امروٹ شریف ضلع سکھر۔

۶۳۔ حضرت مولانا محمد حسین صاحب ضلع سکھر

۶۴۔ حضرت مولانا علامہ محمد باران صاحب تھریچاپائی ضلع سکھر

۶۵۔ فاضل اہلسنت حضرت مولانا عبدالکریم صاحب " " "

۶۶۔ حضرت مولانا عبدالواحد صاحب " " "

۶۷۔ فاضل اجل حضرت مولانا عبدالشکور صاحب دین پوری ضلع رحیم یار خان

۶۸۔ حضرت مولانا سید محمد صاحب ضلع حیدرآباد

۶۹۔ حضرت مولانا عبدالغفور صاحب تحصیل شجاع آباد ضلع ملتان۔

۷۰۔ حضرت مولانا قاضی محمد اسماعیل صاحب کبیر والہ ضلع ملتان

۷۱۔ حضرت مولانا مفتی محمد اسحاق صاحب مانسہرہ ضلع ہزارہ

آپ مودودی صاحب کے متعلق فرماتے ہیں۔

" اسلام کے نام سے دین محمدی علیہ التحیات والتسلیم کے ستون گرا رہا ہے۔ مجھے حضرت مولانا احمد علی رحمۃ اللہ صاحب سے یقینی الحاد ہے"

بندہ راجی الرحمت محمد اسحاق ہزاروی

مقام ترگڑی بالا ڈاکخانہ صابر شاہ ضلع ہزارہ

۷۲۔ حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب مظفر آبادی، ضلع مظفر آباد فرماتے ہیں۔ کہ:۔

"اس میں (مولانا لاہوری رح کے رسالہ میں جو انہوں نے مودودی صاحب کے خلاف لکھا ہے) مودودی صاحب کی عبارتوں میں جو پوشیدہ زہر تھی۔ اس کو دکھا کر مسلمانوں کے ایمان اور اعتقاد کو صحیح رکھنے کے لئے شفائے اعظم موجود ہے الخ"

عبدالرحیم مظفر آبادی ضلع مظفر آباد

۷۳۔ حضرت مولانا محمد رفیق صاحب تحصیل صوابی ضلع مردان

"حضرت مولانا (احمد علی رح) صاحب نے جو روشنی اس پر ڈالی ہے۔ میں تہ دل سے اس کی تصدیق کرتا ہوں۔"

احقر محمد رفیق

مقام و ڈاکخانہ اسماعیلیہ (مردان)

۷۴۔ حضرت مولانا محمد رحمت اللہ صاحب تحصیل چارسدہ ضلع پشاور

اما بعد! مولانا مودودی صاحب نے اسلام کو مٹانے کی جو کوشش کی ہے وہ کسی اہل حق سے پوشیدہ نہیں۔۔۔۔ الخ"

بندہ

رحمت اللہ مجروح عفی عنہ

۷۵۔ حضرت مولانا معین الدین صاحب مقام ولو خیل ضلع بنوں

"میں حضرت مولانا احمد علی صاحب کے رسالہ مسمی بہ "حق پرست علمائے کرام کی مودودیت سے ناراضگی کے اسباب" سے مکمل متفق ہو کر دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ حضرت مولانا احمد علی صاحب کو اس کارِ ثواب کی جزائے خیر عطا فرمائے۔"

احقر
معین الدین عفی عنہ

۷۶۔ حضرت مولانا عباس خان صاحب تحصیل و ضلع بنوں

"میں حضرت مولانا مرشدی سیدی مدظلہ، کے بیان سے جو انہوں نے مودودی صاحب کے بارے میں دیا ہے، متفق ہوں۔"

خاکسار، عباس خان

۷۷۔ حضرت مولانا محمد یعقوب علاقہ ضلع بنوں

"وہ (مولانا احمد علی صاحب کا ارشاد) سراسر صحیح ہے۔ اور اس سے میرا اتفاق ہے۔"

احقر
بندہ محمد یعقوب

ع ۵ اب رحمۃ اللہ علیہ پڑھا جائے۔

۷۸۔ علامۃ الدہر حضرت مولانا محمد عبد الرحمٰن صاحب ڈیروی

۷۹۔ حضرت مولانا حافظ غلام سرور صاحب علاقہ سلیم خان ضلع کیملپور

۸۰۔ حضرت مولانا محمد فاضل صاحب تحصیل و ضلع پشاور

"(مولانا احمد علی صاحب کا رسالہ) سراسر حق پر مبنی ہے الخ"

بندہ محمد فاضل

۸۱۔ حضرت مولانا فضل جمیل صاحب علاقہ ضلع مردان۔

۸۲۔ حضرت مولانا محمد شفیع صاحب تحصیل حویلی ضلع پونچھ۔

"میں مولانا کی تائید کرتا ہوں۔"

بندہ محمد شفیع

۸۳۔ حضرت مولانا انیس الرحمٰن صاحب لدھیانوی خطیب مسجد مدرسے والی (فاضل مظاہر العلوم سہارنپور) لائلپور

۸۴۔ استاذ العلماء حضرت مولانا مفتی محمد عبد اللہ صاحب مدظلہٗ مفتی اعظم خیر المدارس ملتان

۸۵۔ شیخ الحدیث والتفسیر حضرت مولانا علامہ عبد الحق صاحب مدظلہ العالی مہتمم دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

۸۶۔ استاذ الاساتذہ حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب مدظلہٗ مہتمم قاسم العلوم ملتان

"حضرت مولانا (احمد علی صاحب) نے مودودی صاحب پر جو گرفتیں فرمائی ہیں، وہ صحیح ہیں۔ واقعی مولانا مودودی صاحب نے ایسی پوزیشن اختیار کر لی ہے۔ وہ ایک جدید فرقہ کے بانی اور نئے اسلام کے داعی ظاہر ہوتے ہیں۔ الخ"

بندہ :- عبداللہ غفرلہٗ۔ خادم الافتاء والتدریس خیر المدارس ملتان

العبد۔ عبدالحق عفی عنہ۔ مہتمم دارالعلوم حقانیہ۔ اکوڑہ خٹک

العبد۔ محمد شفیع غفرلہ۔ مہتمم مدرسہ عربیہ قاسم العلوم ملتان شہر

۸۷- حضرت مولانا محمد اسحاق صاحب (فاضل دیوبند)

ناظم مدرسہ حنفیہ باغبانپورہ۔ لاہور

اما بعد! اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں۔ مودودی صاحب کے متعلق میرے قلب کی آواز کو حضرت مولانا احمد علی صاحب نے ظاہر فرمایا۔ وہ خطرہ جو کبھی میرے قلب پر گزرتا تھا۔ وہ صحیح ثابت ہوا۔ مودودی صاحب واقعی کوئی نیا اسلام پیش فرمارہے ہیں۔ الخ

احقر

محمد اسحاق عفی عنہٗ (فاضل دارالعلوم دیوبند)

ناظم مدرسہ حنفیہ باغبان پورہ۔ لاہور

۸۸- شیخ القرآن حضرت مولانا غلام اللہ خان صاحب کا بیان

تعارف :- آپ امام العلماء حضرت مولانا حسین علی صاحب رحمۃ اللہ کے ممتاز شاگرد ہیں۔ راولپنڈی میں ایک عظیم دینی ادارہ کے مدیر اور عظیم جامع مسجد کے خطیب ہیں۔ ملک کے بہترین اور افضل عالم دین ہیں

ملک کے ہر کونہ میں آپ کے ہزاروں عالم دین شاگرد ہیں۔ ایک مقام پر ایک سوال کے جواب میں فرماتے ہیں۔

"ساری امت کا اس مسئلہ پر اتفاق ہے کہ قرآن سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی رفع جسمانی ثابت ہوتی ہے۔"

(واضح رہے کہ مودودی صاحب اس کے قرآن سے ثابت ہونے کے منکر ہیں۔) مولانا نے بیان کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا۔

"میں نے خود مولانا مودودی صاحب کی کتابوں میں یہ عبارت پڑھی ہے۔ مودودی صاحب کے خلاف علمارِ امت کا یہ فتویٰ بالکل صحیح ہے۔ مودودی صاحب کو توبہ کرنی چاہیئے۔"

(ترجمان اسلام ۱۸ رمارچ ۶۲ء)

جمعیۃ العلمائے پاکستان کا فیصلہ

مرکزی جمعیت العلماء پاکستان[ع] کے اس ہنگامی اجلاس میں جو بتاریخ ۲۶ رنومبر ۱۹۵۰ء بوقت ۲ بجے دن دفتر مرکزی جمعیۃ العلماء پاکستان لاہور میں زیر صدارت غازی کشمیر علامہ ابوالحسنات قادری

ع یہ جمعیت بریلوی مکتب فکر کے ممتاز علمار کرام اور صوفیار عظام کی جماعت ہے

صدر مرکزی جمعیۃ منعقد ہوا۔ مندرجہ ذیل قراردادیں باتفاق آراء پاس ہوئیں

ے ۱۔ مرکزی جمعیۃ کا یہ خصوصی اجلاس طے کرتا ہے کہ مولانا ابو الاعلیٰ صاحب مودودی نے چونکہ ایک نئے مذہب؏ فکر کی بنیاد ڈالی ہے۔ اور امت مسلمہ کو مستقل قوت اجتہادیہ کی طرف دعوت دی ہے جس کے دامن میں جمہور مسلمانوں کے دین و مذہب کے لئے پناہ کی کوئی جگہ نہیں۔ اس لئے جمعیۃ ان کے ساتھ تعاون کرنے کو مسلمانان پاکستان بلکہ تمام عالم اسلام کے لئے ایک خوفناک اقدام قرار دیتی ہے۔

ے ۲۔ صرف یہی نہیں کہ مودودی صاحب جمہور مسلمانوں سے مختلف المذہب ہیں۔ بلکہ ان کی واضح عبارات اس امر کی روشن دلیل ہیں کہ وہ اس کوشش میں ہیں کہ قوم انہیں مجدد کامل اور امام مہدی سمجھ لے۔ اگر خدانخواستہ وہ اپنے مشن میں کامیاب ہو گئے۔ تو وہ وقت دُور نہیں کہ وہ کھلے لفظوں میں اپنے مہدی ہونے کا اعلان کر دیں۔ اور امت مسلمہ کے سامنے دہریت، مرزائیت، اشتمالیت اور

ے۔ جماعت اسلامی کے ارکان کا پروپیگنڈہ کہ مخالف صرف مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ہیں۔ کتنا بے بنیاد ہے۔ کیا یہ قرارداد پڑھ کر وہ لوگ دل میں انصاف کریں گے کہ ہم لوگ کیا کہہ رہے ہیں اور حقیقت کیا ہے؟

اشتراکیت کی طرح مودودیت بھی ایک عظیم الشان خوفناک فتنہ کی شکل میں نمودار ہو جائے۔ لہٰذا باتفاق آراء قرار پایا۔ کہ عامۃ المسلمین کو آنے والے خطرہ سے بچانے کے لئے، مولانا مودودی صاحب اور مولانا کاظمی صاحب کی اس معنی خیز گفتگو کو شائع کیا جائے۔ الخ

(بحوالہ مکالمہ کاظمی و مودودی)

۹۰۔ شیخ الحدیث استاد العلماء علامہ سید احمد سعید شاہ صاحب کاظمی مدظلہ کا بیان

تعارف:۔ آپ ماشاء اللہ مرکزی جمعیۃ العلماء پاکستان کے ناظم اعلیٰ اور مغربی پاکستان کی مشہور دینی درس گاہ مدرسہ انوار العلوم ملتان کے مدیر ہیں۔ اور اب جامعہ اسلامیہ بہاول پور کے شیخ الحدیث ہیں تقریر و تحریر۔ تدریس و تصنیف کے استاد تسلیم کئے جاتے ہیں

آپ نے ۲۵ر نومبر ۱۹۵۰ء کو جناب مودودی صاحب سے مکالمہ کیا تھا۔ جس کے بعد جمعیۃ العلماء پاکستان نے قرار داد میں مودودی صاحب کے متعلق اپنا فیصلہ[۱] کیا۔۔۔۔ بعد میں اس گفتگو کو شائع کر دیا گیا۔ اس کتاب کے آخری صفحہ پر مولانا کاظمی صاحب مدظلہ، گفتگو کا خلاصہ ہے اس وقت صرف اسی پر اکتفا کیا جاتا ہے۔

---

[۱] وہ فیصلہ گذشتہ صفحہ ۸۳، ۸۴، ۸۵ پر ملاحظہ فرما دیں۔

۱:۔ مودودی صاحب جمہور مسلمانوں سے مذہباً مختلف ہیں
۲:۔ مودودی صاحب نے جمہور مفسرین و محدثین کے خلاف کتاب و سنت کے غلط معنی لے کر ایک نئے مذہب کی بنیاد قائم کی ہے۔
جس کے پیرو جماعت اسلامی کے پردہ میں چھپے ہوئے ہیں۔
۳:۔ مودودی صاحب اپنے آپ کو ایک مجدد اور مہدی تصور کرتے ہیں مگر کسی مصلحت کے تحت وہ ابھی اس کا اعلان نہیں کرتے ہو سکتا ہے کہ وہ کسی خاص وقت میں اس کا اعلان کر کے امت مسلمہ کے لئے ایک نئے عظیم الشان فتنے کا دروازہ کھول دیں۔ اس لئے ان کی تحریک میں شامل ہونا یا ان سے تعاون کرنا، اپنے دین و مذہب کو خطرہ میں ڈالنا ہے۔ الخ

مولانا کاظمی صاحب کے ہمرائیوں کی تصدیق

۹۱۔ ملک ممتاز صاحب مینجنگ ایڈیٹر نیوز پریس آف پاکستان۔ لاہور
۹۲۔ مولانا ارشد پناہوی نائب معتمد جمعیۃ العلماء پاکستان
۹۳۔ مولانا سید محمود احمد صاحب رضوی ایڈیٹر رضوان لاہور۔
۹۴۔ مولانا شاہ عبدالاحد صاحب ناظم نشریات۔ لاہور
۹۵ مولانا غلام محمد صاحب ترنم صدر (سابق پنجاب) جمعیۃ لاہور کا بیان
۹۶۔ جامع المعقول حضرت مولانا پیر غلام جہانیاں صاحب مدظلہ معنی شاہ جمالی
تعارف:۔ آپ بلند پایہ عالم دین اور بریلوی مکتب فکر کے عظیم ترین

بزرگ ہیں ۔ ڈیرہ غازیخان شہر کی مرکزی مسجد کے خطیب ہیں ۔ اور مرکزی پاک سُنی تنظیم کے امیر اعلیٰ ہیں ۔ آپ فرماتے ہیں کہ

"جناب مودودی صاحب اور ان کی جماعت کا موجودہ طرزِ عمل مملکتِ خداداد پاکستان میں تفریق بین المسلمین کا ایک عظیم فتنہ ہے ۔ آپ نے فرمایا کہ مودودی صاحب کی مؤلفات کے مطالعہ کرنے سے (مجھے) یہ امر ثابت ہوا ہے کہ جناب مودودی صاحب کے عقائد ، متعلقہ شان رسالت ، ولایت ، امامت عقائد حقہ ، جمہور مسلمانان اور علماء اکابرین و عارفین کے بالکل متضاد ہے ۔" الخ ۔

(یکم نومبر ۱۹۶۳ء نوائے وقت ۔ ملتان)

۹۷ ۔ خطیب اعظم حضرت مولانا علامہ محمد شریف صاحب مدظلہ نوری مدیر "الحبیب" لاہور ۔ کا بیان

تعارف :- آپ بھی بریلوی حضرات کے مکتبۂ فکر سے تعلق رکھتے ہیں ۔ ملک کے بہترین مقرر اور لاہور کی ایک عظیم مسجد کے خطیب اور پاک سنی تنظیم کے مرکزی ناظمِ اعلیٰ ہیں ۔ آپ فرماتے ہیں ۔

"میں نے مودودی صاحب کے لٹریچر کا بالتفصیل مطالعہ کیا ہے ۔ اسلام کی جو تعبیر مودودی صاحب کی کتابوں میں کی گئی ہے ۔ میں علی وجہ البصیرت کہہ سکتا ہوں ۔ کہ یہ

اسلام وہ نہیں، جس پر صحابہ کرام رض، تابعین عظام، ائمہ دین اور علماء کرام، صوفیاء اسلام عمل کرتے چلے آئے ہیں۔ اسلئے مودودی صاحب نے ان پر شدید اعتراضات کئے ہیں صحابہ رض سے لیکر بزرگان دین تک کو معاف نہیں کیا۔۔۔۔

۔۔۔۔۔ چونکہ مودودی صاحب کو یہ نام نہاد اسلام پھیلانے کے لیئے ایک جماعت کی ضرورت تھی۔ جو انہوں نے کئی سال پہلے جماعت اسلامی کے نام سے ایک گروہ بنا لیا جو آج دین و ملک کے لئے سخت خطرے کا باعث ہے۔

اس وقت ضرورت اس امر کی ہے کہ تمام دین پسند حضرات متحد ہو کر اس پودے کو اکھاڑ دیں۔"

دستخط

محمد شریف نوری غفرلہٗ ۲۸/۱/۶۳

۹۸۔ فاضل اجل حضرت مولانا صاحبزادہ فیض علی صاحب مدظلہٗ فیضی کا بیان

تعارف:۔ آپ بھی بریلوی مکتب فکر کے عظیم ترین رہنماؤں میں شمار ہوتے ہیں راولپنڈی شہر کی مرکزی جامع مسجد کے خطیب اور ملک کے مقتدر مقررہیں۔ آپ فرماتے ہیں۔

"مودودی صاحب نے جہاد کشمیر کے خلاف فتوی دے کر چالیس لاکھ کشمیریوں پر یوں ظلم کی گرفت کو مضبوط کرنے میں

مودودی ہے۔" آپ نے اس بات پر زور دیا ـــ کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے توسط سے جو اسلام پھیلا ہے۔ وہ جناب مودودی صاحب کے اسلام سے قطعاً مختلف ہے۔ موخرالذکر (مودودی صاحب) کا اسلام، جاگیرداری کا محافظ اور زرعی اصلاحات کیخلاف ہے۔ آج ہمارے اقتصادی مسائل کا حل اسلام کے ذریعہ ہی ممکن ہے۔ مودودی ازم کے پاس ان مسائل کا کوئی علاج موجود نہیں .... پاکستان کے محب وطن شہریوں کو مودودی صاحب کے ناپاک عزائم سے ہوشیار رہنا چاہیئے۔"

(نوائے وقت ۲۶ر اکتوبر ۱۹۶۳ء لاہور)

۹۹۔ فاضل اکمل حضرت مولانا سید حسین الدین صاحب مدظلہ کا بیان

تعارف:۔ شاہ صاحب بھی حضرات بریلوی مکتبِ فکر کے اہم رکن ہیں۔ راولپنڈی شہر کی سبزی منڈی کی عظیم مسجد کے خطیب اور ہزاروں آدمیوں کے مرشد ہیں۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"مودودی اس عہد کا خوفناک اور خطرناک ڈھونگ ہے۔" آپ نے فرمایا۔ "مختلف مکاتیب فکر کا یہ متفقہ نظریہ ہے کہ جماعت اسلامی کی زیادہ تر سرگرمیوں کا مقصد

ملک میں انتشار پیدا کرنا ہے ۔"

(نوائے وقت لاہور ۱۶ اکتوبر ۱۹۶۳ء)

۱۰۰۔ فخر العلماء حضرت مولانا قاضی محمد اسرار الحق صاحب مدظلہ کا بیان

"آپ نے عوام اور حکومت کو خبردار کیا کہ وہ جماعت اسلامی اور مودودی صاحب کے خطرناک ارادوں سے خبردار رہیں ـــــ جماعت اسلامی اور اس کے امیر ـــــ ذاتی اغراض کے لئے ـــــ اسلام کے نام پر ـــ عوام کو گمراہ کر رہے ہیں ۔"

(نوائے وقت لاہور ۲۶ اکتوبر ۱۹۶۳ء)

۱۰۱۔ فاضل نوجوان حضرت مولانا بشیر احمد صاحب مدظلہ

صدر جمعیۃ العلماء اہلسنت گوجرہ ... کا بیان

آپ بھی بریلوی مکتب فکر کے عظیم کارکن ہیں ۔ آپ نے کہا " مودودی کا ہر قدم اسلام کا نام استعمال کر کے اپنی ذاتی اغراض حاصل کرنے کی راہ میں اٹھتا ہے ۔" آپ نے فرمایا ۔ "مفتی محمود احمد اور دوسرے علماء نے مولانا مودودی کے خلاف جو بیانات دئے ہیں ۔ وہ درست ہیں ۔ مولانا مودودی صاحب نے دین اور اسلام میں ایک نئی

راہ نکالی ہے۔ اور وہ سیاسی مقاصد کی خاطر اسلام کا نام
استعمال کر رہے ہیں۔

(نوائے وقت ۷، نومبر ۱۹۶۳ء)

۱۰۲۔ علامۃ العصر ابو الحقائق حضرت مولانا عبد الغفور ہزاروی مدظلہ کا بیان

"یہ جماعت، اسلام کا نام اپنے ذاتی اغراض کی خاطر
استعمال کر رہی ہے۔"

(نوائے وقت ۷، نومبر ۱۹۶۳ء)

۱۰۳۔ مخرب الدجالین والکذبین مناظر اسلام
حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا بیان

تعارف:

دنیا کے تمام مذاہب باطلہ کے مناظرین کے
ساتھ آپ نے سینکڑوں کامیاب مناظرے کئے۔ اور ہر مناظرہ میں
مسلمانوں کو فتح عظیم نصیب ہوتی رہی۔ موصوف اہلحدیث حضرات کے
مکتب فکر سے تعلق رکھتے تھے۔ مولانا مودودی صاحب کے رسالہ
(مسلک اعتدال) کا نوٹس لیتے ہوئے متنبہ کرتے ہیں کہ۔

"اسمیں انکار حدیث کا مواد موجود ہے" اور چند سطور کے بعد
لکھتے ہیں کہ جب محتاط لفظوں میں کہا جاتا ہے ــــ کہ ــــ

"مودودی صاحب مسلک اعتدال سے انکار حدیث کے لئے دروازہ کھولا ہے۔" تو ۔ جماعت اسلامی کے دوست گھبرا اٹھتے ہیں۔

{بحوالہ جماعت اسلامی کا نظریہ حدیث پر تنقیدی جائزہ ۱۳،۱۴}

۱۰۴۔ حافظ الحدیث حضرت مولانا عبدالوہاب صاحب صدر آل انڈیا اہلحدیث کانفرنس کا بیان

(جو انہوں نے ترجمان دہلی میں ۱۵ رمئی ۱۹۶۲ء کو دیا تھا)

اس بیان کے ملاحظہ کرنے کے بعد ناظرین کو معلوم ہوجائے گا کہ مودودی صاحب کے عقائد اور نظریات سے تمام امت اختلاف رکھتی ہے۔ "اور لطف کی بات یہ ہے کہ مودودی صاحب کا یہ عقیدہ کہ فنِ حدیث قابل اعتماد نہیں ہے۔ اس لئے بہت ممکن ہے کہ جن روایات کو متصل سند قرار دیا جارہا ہے۔ وہ حقیقت میں منقطع ہوں اور جو روایتیں مرسل اور منفصل یا منقطع ہوں وہ بالکل صحیح ہوں۔ پس اسناد جرح وتعدیل کے علم کو کوئی فن صحیح

ـہ ۔ یہ ہے جناب مودودی صاحب اور جماعت اسلامی کا فن حدیث کے متعلق نظریہ جس کو مولانا بیان کر کے تردید کر رہے ہیں

نہیں سمجھا جا سکتا۔

آخر میں برادران اہلحدیث سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ خاص وبائی امراض سے اپنے کو بچائیں۔ ورنہ یہ بیماری ان کو ہی نہیں بلکہ پوری جماعت (اہلحدیث) کو ہلاک اور تباہ و برباد کر دے گی۔ محض زور سے آمین کہہ دینا، اور رفع یدین کر لینا اہلحدیثیت نہیں ہے۔ جب تک کہ اپنے عقائد کو درست نہیں کر لیں گے اور سلف صالحین کے طریقہ کو اختیار نہیں کریں گے، دین و نجات کا ملنا مشکل ہے۔ پس اس جدید جماعت اسلامی کے فتنہ کا ڈٹ کر مقابلہ کریں اور اس کے زور کو ہر جگہ سے ختم کریں۔ الخ

(بحوالہ ترجمان دہلی ۱۵ مئی ۱۹۶۲ء)

۱۰۵۔ ترجمان السنۃ حضرت مولانا محمد اسماعیل صاحب سلفی مدظلہ کا بیان

تعارف:۔ آپ جمعیۃ اہل حدیث پاکستان کے ناظم اعلیٰ ہیں۔ علم کے لحاظ سے تمام اہلحدیث حضرات میں آپ کا ممتاز مقام ہے۔ آپ ملک و ملت کے مخلص ترین خیر خواہ ہیں۔ آپ نے مودودی صاحب کے نظریہ حدیث پر ایک کتاب لکھی ہے۔ جس میں مودودی صاحب کے نظریات کی تردید احادیث رسول سے کی گئی ہے۔ ذیل میں ان کی کتاب کا ایک اقتباس دیا جا رہا ہے۔

• جماعت اہلحدیث کے احسانات کا ایک خاص مقام ہے اور تقریباً ایک صدی سے جس نہج پر اس ملک میں ان حضرات نے فن حدیث اور سنت کی خدمت کی ہے۔ اس کا یہ لازمی نتیجہ ہے کہ جماعت اسلامی کا طریق فکر اس سے مختلف ہے۔ اس لئے اہلحدیث کا یہ ناگوار تاثر بالکل قدرتی تھا۔ اور ایک گونہ تصادم اس کا طبعی نتیجہ۔

(مسلک اہل حدیث ص۹۳)

۱۰۶- عاشق حدیث حضرت مولانا محمد داؤد صاحب راز مدظلہ کا بیان

تعارف :- جماعت اہلحدیث ہند کے ناظم اور مسلک اہل حدیث کے خالص ترین مخلص بزرگ ہیں۔ آپ جماعت اہل حدیث کے علماء کی خدمات کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"جس جماعت (جماعت اسلامی) کا بانی صحیح بخاری شریف کے متعلق یہ عقیدہ رکھتا ہو کہ "اس کی ساری احادیث کو صحیح جاننا کسی شریف آدمی کا کام نہیں" جماعت اہلحدیث کا اس جماعت سے تصادم بالکل قدرتی امر ہے۔

(تحریک جماعت اسلامی

اور

مسلک اہلحدیث ص۹۴

۱۰۶۔ شیخ طریقت حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب ضلع جہلم کا بیان

"مودودی صاحب کے بعض عقائد و نظریات اسلامی مسلمہ عقائد کے خلاف ہیں۔ اور ان کے ساتھ اکابر علماء امت کا اختلاف صرف فروعی نہیں بلکہ اصولی بھی ہے۔ مثلاً عصمتِ انبیاء میں، ائمہ علمائے کرام نے ان کے خلاف جو بیانات اور فتاویٰ شائع کئے ہیں۔ ذمہ دار علماء عظام نے مودودی لٹریچر کا بغور مطالعہ کر کے کتاب و سنت اور اجماع اُمت کی روشنی میں ان کے خلاف فیصلہ لکھا ہے۔

اسلام کی جو تشریح مودودی صاحب کرتے ہیں۔ چونکہ وہ حقیقی اسلام کے خلاف ہے۔ مودودی صاحب کی جماعت کے محض وعدہ اقامت دینی اور قیام نظام اسلامی کی بنا پر ان سے اسلامی آئین کے محاذ کی جدوجہد میں تعاون اور اشتراک کرنا جائز نہیں۔ تا وقتیکہ وہ اس حقیقت کو تسلیم نہ کر لیں۔ کہ اسلامی عقائد اور اقوال کی وہی تشریح و تعبیر معتبر و مستند ہو گی جو صحابہ کرامؓ اور سلف صالحینؒ سے ثابت ہے۔

مودودی صاحب نے نہ صرف مجددین و مجتہدین امت پر تنقید کی۔ بلکہ انہوں نے اپنا مستقل اصول قائم کر کے صحابہ کرامؓ پر

تنقیدیں کی ہیں۔ اور سب سے زیادہ ان کا خطرناک طرزِ عمل یہ ہے۔ کہ انبیاء کرامؑ تک کو بھی انہوں نے اپنی تنقید سے معاف نہیں کیا۔ لہٰذا انبیاء کرامؑ کی عصمت اور صحابہ کرامؓ کی عظمت کے تحفظ کے لیئے ضروری ہے۔ کہ مودودی جماعت سے بیزاری اختیار کی جائے۔ اور ان کے خلافِ اسلام اثرات کو زائل کرنے کی مخلصانہ اور پُرزور جد وجہد کیجائے۔ واللہ الھادی۔"

الاحقر
مظہر حسین غفرلہ،

۱۰۸۔ مؤید مجاہد پاکستان حضرت مولانا
سید نیاز احمد شاہ صاحب گیلانی خطیب جامع مسجد تلمیہ (ملتان)

۱۰۹۔ امام العلماء حضرت مولانا فضل احمد صاحب مہتمم مدرسہ قاسم العلوم فقیر والی ضلع بہاول نگر کا بیان

هوالصواب

مودودی صاحب کی اکثر کتب کا احقر نے مطالعہ کیا ہے۔ میرے خیال میں مودودی صاحب کی تصانیف و رسالہ جات سے بد دینی و گمراہی پھیلتی ہے۔ اس لیئے مودودی صاحب کی جماعت سے کسی قسم کا تعاون نہیں کرنا چاہیئے۔ فقط

بندہ فضل احمد غفرلہ،

۱۱۰۔ مؤید، حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب صدر مدرس دارالہدیٰ
وخطیب محمدیہ مسجد بھکر۔ ضلع میاں والی

۱۱۱۔ استاذ المحققین حضرت مولانا مفتی عُبید اللہ صاحب مدظلہ
مفتی اعظم ڈیرہ غازیخان کا بیان،
"مولانا مودودی صاحب کے مسائل شرعیہ اغلاط سے خالی
نہیں اور سیاست میں بھی وہ سب علماء کرام سے الگ ہیں
اس لئے ان کی اندھادھند تقلید کرنا درست نہیں ہے۔
علماء ربانیین کے دامن سے وابستہ رہنا ضروری ہے۔"
(کتبہٗ عبیداللہ عفی عنہ علوی نقشبندی)

مؤیّدین

۱۱۲۔ راس الاتقیاء۔ امیر العلماء حضرت مولانا سید حامد میاں صاحب
مہتمم جامعہ مدنیہ و جامعہ کریمیہ۔ لاہور
۱۱۳۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا جان محمد صاحب (سابق شیخ الحدیث
قاسم العلوم ملتان) لکی مروت۔ بنوں

۱۱۴ فاضل اجل حضرت مولانا سید غلام مصطفےٰ صاحب ہمدانی
خطیب مرکزی جامع مسجد جھنگ شہر کا بیان
"مودودی صاحب کی تصنیفات کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے"

کہ مودودی صاحب کے نظریات محدثین و مفسرین و علماء سلف و خلف سے مختلف ہیں - اس لئے ان سے بچنا ضروری ہے -"

سید غلام مصطفےٰ ہمدآنی

۱۱۵- جامعُ المعقول والمنقول حضرت مولانا غلام محمد صاحب

(فاضل دیوبند) جہانیاں ضلع ملتان کا بیان

" مودودی صاحب آج مغرب زدہ دماغ کی امامت میں ہر باطل مقابلہ سے بے نیاز ہو کر حدیث و تفسیر اور فقہ اور علماء سلف و خلف کے خلاف ایک جدید پروگرام بنانے میں مصروف ہیں - دُعا ہے خدا ان کو ہدایت کی توفیق دے اور مسلمانوں کو ان غیر اسلامی نظریات سے محفوظ کرے۔"

(غلام محمد جہانیاں ضلع ملتان)

۱۱۶- شیر پنجاب حضرت مولانا محمد امین شاہ صاحب، خطیب

مخدوم پور پہوڑاں ضلع ملتان کا ملتان!

" مودودی صاحب کی کتابوں میں قرآن و سنت احادیث و تفاسیر اور فقہ کے خلاف مواد موجود ہے مسلمانوں کو ایسے لوگوں سے بچنا اور بچانا ضروری ہے۔"

(احقر محمد امین - مخدوم پور پہوڑاں ضلع ملتان)

۱۱۷۔ رہبر کامل عالم باعمل حضرت مولانا البشیر احمد صاحب پسروری مدظلہٗ کا بیان

" بہرحال مودودی صاحب کی تحریک تخریبی ہے جس میں عظمتِ سلف جل کر راکھ ہوجاتی ہے۔ الخ "

حررہٗ

ابوالرشید البشیر احمد نقشبندی قادری پسروری

۱۱۸۔ مؤید۔ فاضل نوجوان حضرت مولانا سید محمود جاوید حسن ترمذی مقیم لاہور

۱۱۹۔ شیخ المشائخ حضرت مولانا خواجہ نظام الدین صاحب مدظلہٗ تونسوی کا بیان

تعارف:۔ آپ کی ذات پاکستان کے دیندار حلقوں میں ممتاز شمار ہوتی ہے۔ تونسہ شریف کی درگاہِ عالیہ کے سجادہ نشین اور دینی دارالعلوم عربیہ محمودیہ کے مہتمم ہیں۔ ہندو پاک میں آپ کے ہزاروں مرید ہیں۔ آپ فرماتے ہیں۔

" علماء کا فتوےٰ مودودی صاحب کے خلاف برحق ہے۔"

(بحوالہ اشتہار غور و فکر)

۱۲۰۔ عمدۃ العلماء حضرت مولانا شاہ عبدالاحد صاحب ناظم نشریات مرکزی جمعیۃ العلماء پاکستان[ع] کا بیان

آپ فرماتے ہیں

کہ " فتنہ مرزائیت کا رونا تو ابھی ختم نہیں ہوا تھا کہ حضرت

ع یہ جمعیۃ العلماء بریلوی مکتب فکر کے تمام علماء کرام کی جماعت ہے

ابو الاعلیٰ مودودی نے اپنی جدید سکیم کے ماتحت ایک نیا مذہبِ فکر قائم کر کے اپنی مہدیت و مجددیت کا ہمرنگ زمین جال بچھا دیا ——— الخ۔

(ماخوذ از مکالمہ کاظمی و مودودی)

۱۲۱- یادگارِ سلف شیخ الحدیث حضرت مولانا نصیر الدین صاحب غور غشتی کا بیان

تعارف :- آپ مجاہدِ اسلام حضرت مولانا حسین علیؒ کے خلیفۂ اعظم ہیں۔ فرنٹیئر کے اضلاع میں آپ کے ہزاروں مرید ہیں۔ آپ فرماتے ہیں :-

"جماعت اسلامی کے غیر شرعی اور مودودی صاحب کے گمراہ کن عقائد سے عوام کو آگاہ کیا جاتا ہے۔ کہ ان کی کتابوں میں شریعت انبیاء علیہم السلام۔ اصحابؓ۔ ائمہ مہتدینؒ کی مذمت اور توہین ہے اس لئے مودودی صاحب کے عقائد کے مولوی کے پیچھے نماز پڑھنے سے، وعظ سننے سے اور میل ملاپ سے بچنا ہر مسلمان پر واجب ہے۔ جماعت اسلامی میں شمولیت اور اس کی حمایت کرنا۔ اور اس کی کتابوں کا مطالعہ کرنا مسلمانوں کیلئے ناجائز ہے۔ اسلئے نصیحت کی جاتی ہے کہ جماعت اسلامی سے بچنے کی کوشش کریں اور دوسروں کو بھی بچائیں۔"

دستخط نصیر الدین (صاحب)

۱۱ر نومبر ۱۹۶۲ء

مؤیدین

۱۲۲۔ شیخ الادب حضرت مولانا سید لال شاہ بخاری صدر مدرس دار العلوم حنفیہ دریا (کیمبلپور)

۱۲۳۔ فاضل اجل حضرت مولانا محمد موسیٰ صاحب مدظلہ مہتمم مدرسہ خیر العلوم لودہراں (ملتان)

۱۲۴۔ قاطع شرک و بدعت حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی صاحب مدظلہ الخطیب و مہتمم جامعہ قاسمیہ لائلپور

۱۲۵۔ راس الاتقیاء حضرت مولانا حماد اللہ صاحب رح ہالیجی شریف کا بیان

تعارف :۔ آپ خاندان نقشبندی کے اعلیٰ ترین بزرگ ہیں۔ سندھ کے اضلاع میں آپ کے ہزاروں مرید ہیں۔ سنتِ نبوی کے مطابق آپ کی ساری زندگی گذری ہے۔ انتقال سے قبل آپ نے وصیت فرمائی۔ آپ تیسری وصیت میں فرماتے ہیں :۔

" مودودی صاحب کے خیالات اسلامی نظریات کے خلاف ہیں ۔ اس تحریک سے بچنا ضروری ہے ۔ الخ "

(ترجمانِ اسلام ۲۳ نومبر ۱۹۶۲ء)

۱۲۶۔ سفیر اسلام خطیب پاکستان حضرت مولانا قاضی احسان احمد صاحب مدظلہ صدر مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کا بیان

" مودودی صاحب قرآنی آیات کی غلط تشریحات پیش کر رہے ہیں۔ اور شرعی تصنیفات میں بدعات پیدا کر رہے ہیں "

(ترجمان اسلام یکم نومبر ۱۹۶۳ء)

۱۲۷۔ عالم باعمل حضرت مولانا محمد عبد الستار صاحب مدظلہ نائب مفتی خیر المدارس ملتان کا

فتویٰ

آپ منصف علی صاحب سرگودھوی کے سوال کے جواب میں تحریر کرتے ہیں۔

"اگر امام مذکور تمام عقائد اہل سنت والجماعۃ کے رکھتا ہے اور جن مسائل میں مودودی صاحب نے جمہور کا اختلاف کیا ہے۔ ان کے بارے میں موصوف کے نظریات درست نہیں سمجھتا۔ تو ایسے امام کی امامت مکروہ نہیں۔ ورنہ ایسے شخص کو امام نہ رکھا جائے۔ مودودی صاحب کی کتابوں سے جمہور اہل حق حضرات سلف و خلف پر بد اعتمادی اور خود موصوف کے بارے میں اعتماد کلی کے جذبات و تاثرات سادہ لوح عوام کے قلوب میں ابھرتے اور جاگزیں ہوتے چلے جاتے ہیں۔ فہیم مقتدیوں کے لئے لازم ہے کہ وہ نمازیوں کو اس فتنہ کا شکار ہوجانے سے حفاظتی تدابیر اختیار کرتے رہیں۔ اور امام پر خود بھی اس کی تدبیر لازمی ہے۔"

عبدالستار عفی عنہ، خیر المدارس ملتان ۱۷-۱

مؤیدین

۱۲۸۔ اسوہ سلف حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب مفتی اعظم خیر المدارس ملتان

۱۲۹۔ عمدۃ المدرسین حضرت مولانا احمد صاحب مدظلہ نائب مفتی قاسم العلوم

۱۳۰۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد ضیاء الحق صاحب مدظلہ۔ مدرس اول قاسم العلوم ملتان
۱۳۱۔ شیخ الفقہ حضرت مولانا واحد بخش صاحب مدرس " " ملتان
۱۳۲۔ استاذ العلماء حضرت مولانا محمود اختر صاحب مدظلہ مہتمم مدرسہ حقانیہ ملتان
۱۳۳۔ فخر ملت حضرت مولانا محمد عبد القادر صاحب قاسمی ملتان
۱۳۴۔ امیر العلماء حضرت مولانا فیض احمد صاحب میلسوی ملتان

۱۳۵۔ شیر اسلام مناظر اسلام حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب رح امرتسری کا دوسرا بیان

مصنف کتاب (جماعت اسلامی کا نظریہ حدیث پر ایک تنقیدی جائزہ) راقم ہیں۔ کہ مولانا مودودی صاحب کا مسلک اعتدال جب چھپا تو مولانا ثناء اللہ صاحب نے اس پر نوٹس لیا اور متنبہ کیا کہ

"اس میں انکارِ حدیث کا مواد موجود ہے ـــــ جب محتاط لفظوں میں کہا جاتا ہے، کہ مودودی صاحب کے مسلک اعتدال سے انکارِ حدیث کے لئے دروازہ کھلتا ہے۔ تو جماعت اسلامی کے دوست گھبرا اٹھتے ہیں۔ الخ"

(جماعت اسلامی کا نظریہ حدیث پر ایک تنقیدی جائزہ ص۳-۴)

۱۳۶۔ شیخ الادب حضرت مولانا محمد موسیٰ صاحب مدظلہ مدرس اعلیٰ مدرسہ قاسم العلوم ملتان اور حضرت مولانا غلام غوث صاحب مدظلہ لاہور کا بیان

"مودودی صاحب ضال اور مضل ہے یعنی خود بھی گمراہ ہے، اور اوروں کو بھی گمراہ کرنے والا ہے۔ جیسا کہ شیخ الحدیث

مولانا نصیر الدین صاحب غور غشتی مدظلہ اور شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد مدنی رح کی رائے ہے۔ واللہ اعلم۔

محمد موسیٰ عفی عنہ مدرسہ قاسم العلوم ملتان (مؤیدین) — غلام غوث بقلم خود

۱۳۸۔ عمدۃ العلماء حضرت مولانا محمد رمضان صاحب مدظلہ خطیب جامع شہر میانوالی

۱۳۹۔ فاضل اجل حضرت مولانا فضل ربی صاحب خطیب انار کلی۔ لاہور

۱۴۰۔ افضل العلماء حضرت مولانا نذیر احمد صاحب خطیب کمیٹی بازار۔ لاہور

۱۴۱۔ حضرت مولانا عبد المجید صاحب سکھر۔

۱۴۲۔ حضرت مولانا محمد سلیمان صاحب حیدر آباد سندھ۔

۱۴۳۔ حضرت مولانا عبد الواحد صاحب مدرس مدرسہ عربیہ لاڑکانہ۔

۱۴۴۔ حضرت مولانا کرامت اللہ صاحب حیدر آباد شہر۔

۱۴۵۔ حضرت مولانا نصر اللہ جان صاحب پشاور شہر۔

۱۴۶۔ حضرت مولانا اسلام الدین صاحب (فاضل دار العلوم) ضلع مردان

"مودودی صاحب کو علماء کرام کے نشان کردہ غلط نظریات سے توبہ کرنی چاہیئے۔"

اسلام الدین عفی عنہ

۱۴۷۔ حضرت مولانا غلام رسول صاحب بوچ۔ جیکب آباد۔

۱۴۸۔ حضرت مولانا تاج الدین صاحب بسمل

۱۴۹ حضرت مولانا محمد اکبر صاحب سانگھڑ

۱۵۰۔ حضرت مولانا عبد الغفور صاحب۔ میرپور خاص۔ سندھ

۱۵۱۔ حضرت مولانا اللہ بخش صاحب ڈیرہ اسماعیل خان :

۱۵۲۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا جمال الدین صاحب ضلع مردان

" واقعی مودودی صاحب گمراہ ہیں ـــــــ "

جمال الدین غفرلہ،

۱۵۳۔ حضرت مولانا حافظ عبد الرحمٰن صاحب نسبت روڈ۔ لاہور

۱۵۴۔ صدر الافاضل حضرت مولانا علامہ دوست محمد صاحب قریشی مدظلہ،

ناظم اعلیٰ مرکزی تنظیم اہلسنت پاکستان کا بیان

۱:۔ مودودی صاحب صحیح معنیٰ میں غیر مقلد ہیں اور وہ اپنی جماعت کے ہر فرد کو غیر شعوری طریقے سے غیر مقلد بنانا چاہتے ہیں جسے مقلد تو سمجھے کہ مجھے غیر مقلد ہونے کی ترغیب دے رہے ہیں اور غیر مقلد سمجھے کہ مجھے مقلدین کی صفوں میں لئے جا رہے ہیں۔ لیکن حقیقت میں بات اپنی منوانا چاہتے ہیں۔

۲:۔ صحابہ کرامؓ کو معیارِ حق تسلیم نہ کر کے انہوں نے رفض کو پھلنے پھولنے کا موقع دیا ہے۔ اور رفع جسمانی حضرت مسیحؑ جیسے مسئلے میں نرمی برت کر قادیانیوں کو .....

۳:۔ ان کی تحریر کا دلدادہ اکابرِ امت سے نہ صرف کٹ جاتا ہے بلکہ ان پر بدگمان سا ہو جاتا ہے۔

۴:۔ سُنّت کو اپنی رائے سے "بدعت" قرار دینا پوری امت

کے علماء دین سے صرف مودودی صاحب کا کارنامہ ہے۔
بہرحال ان سے اور ان کی جماعت سے احتراز لازم ہے"

فقیر دوست محمد قریشی

۱۵۵۔ صدر المناظرین حضرت مولانا محمد عبد الستار صاحب تونسوی مدظلہ،
نائب صدر تنظیم اہلسنت پاکستان کا بیان :
" امیر جماعت اسلامی جناب مودودی صاحب کے بعض نظریات
و خیالات سلف صالحین اور بزرگان دین ائمہ مجتہدین
کے مخالف ہیں۔ مسلمانوں کو ایسے شخص کی جماعت میں شمولیت
کرنا دینی طور پر بجائے مفید ہونے کے مضر ہے۔"

العبد محمد عبد الستار صاحب تونسوی

المؤیدین

۱۵۶۔ حضرت مولانا اللہ بخش صاحب صدر مدرس مدرسہ محمدیہ سوری لنڈ
ضلع ڈیرہ غازیخاں

۱۵۷۔ حضرت مولانا عطاء اللہ صاحب مرکزی مبلغ تنظیم اہل سنت پاکستان

۱۵۸۔ امیر المبلغین حضرت مولانا عبد العزیز صاحب
مرکزی مبلغ تنظیم اہل سنت پاکستان کا بیان :
" جمیع اہل اسلام کو چاہیئے کہ مودودی صاحب
کی جماعت سے احتراز کریں۔"

بندہ عبد العزیز عفی عنہ،

۱۵۹۔ تونسوی علماءِ کرام کا تردیدی بیان

"آج مورخہ ۱۶ ۱۱/۶۳ کو ایک کتاب "مولانا مودودی ۔ اور جماعت اسلامی ۔۔ ۸۰ علماء کی نظر میں" مرتبہ عارف دہلوی ملتان ۔۔ نظر سے گذری جس میں ہمارے نام کے دستخط درج ہیں کہ ہم مودودی صاحب اور انکی جماعت اسلامی کے مؤید و موافق ہیں۔ حالانکہ ہمارا خیال مودودی اور انکی جماعت کے متعلق وہی ہے جو شیخنا المحترم حضرت مولانا سید حسین احمد صاحب مدنی مرحوم و مغفور کا تھا ۔۔۔ کہ یہ جماعت گمراہ اور صحابہ کرام رضؓ اور سلف صالحین رحؒ کیخلاف ہے۔" لہذا مودودی اور ان کی جماعت سے تمام مسلمانوں کو پرہیز کرنا چاہیئے۔ فقط ۱۶ ۱۱/۶۳

دستخط علماء کرام

۱۶۰۔ ممتاز المدرسین حضرت مولانا خان محمد صاحب صدر مدرس مدرسہ محمودیہ تونسہ شریف

ع‍ہ واضح رہے کہ جماعت اسلامی والوں نے اپنی کتاب نامی (مولانا مودودی ۸۰ علماء کی نظر میں) میں جن علماء کرام کے نام درج کیئے تھے۔ کہ یہ علماء مودودی صاحب سے کوئی اختلاف نہیں رکھتے۔ انمیں تونسوی علماء کے نام بھی درج تھے جنہوں نے تردید کردی ہے۔ ا ح

۱۶۱۔ حضرت مولانا حافظ احمد بخش صاحب مدرس مدرسہ محمودیہ تونسہ شریف
۱۶۲۔ حضرت مولانا عبدالستار صاحب مدرس مدرسہ محمودیہ تونسہ شریف
ضلع ڈیرہ غازیخان کا بیان

"بندہ کو مودودی صاحب اور ان کی جماعت کے عقائد، نظریات اور مسائل میں اتفاق نہیں۔ لہذا مسلمانوں کو ان سے بچنا چاہیئے۔" (مؤیدین)

۱۶۳۔ حضرت مولانا محمد بخش صاحب خطیب شادن لُنڈ ضلع ڈیرہ غازیخان
۱۶۴۔ حضرت مولانا حافظ سکندر صاحب خطیب تحصیل و ضلع ڈیرہ غازیخان اور
۱۶۵۔ حضرت مولانا حافظ غلام رسول صاحب فاضل دیوبند " " " کا بیان

"جناب مودودی صاحب اور انکی جماعت سے نظریات و خیالات سلف صالحین کے بہت مخالف ہیں۔ خود مودودی صاحب کی جماعت کے اہل علم لوگ بھی اس کی تحریک سے بیزار بیزار ہو گئے ہیں۔ لہذا مسلمانوں کو چاہیئے کہ مودودی صاحب کی غلط باتوں میں شریک نہ ہوں۔ بلکہ آئین اسلامی کا مطالبہ جمعیۃ العلماء اسلام سے مل کر کریں۔"

۱۶۶۔ حضرت مولانا عبدالغفور صاحب ضلع مُلتان کا بیان

"مودودی صاحب کے نظریات اور خیالات سلف صالحین کے خلاف ہیں۔ اسلئے مسلمانوں کیلئے پرہیز لازم ہے۔"

۱۶۷۔ حضرت مولانا محمد جمال صاحب خطیب جامع مسجد سوکر ضلع ڈیرہ غازیخان

واضح رہے کہ مولانا موصوف پہلے کئی برس تک جماعت اسلامی کے مؤید رہ چکے ہیں۔ مودودی صاحب کی تحریریں پڑھ کر آپ نے بھی مودودی صاحب کی جماعت سے بیزاری کر لی ہے۔ ذیل میں ان کے ایک جامع بیان کا ایک حصہ درج کیا جا رہا ہے۔

"جو مفکر کہتا ہو کہ "حقیقی اسلام نہ مسجدوں میں ہے۔ نہ (دینی) مدرسوں میں اور نہ خانقاہوں میں" —— مکہ مکرمہ کے متعلق کہتا ہو۔ کہ "وہاں ہر طرف سے جہالت۔ گندگی طمع بےحیائی بداخلاقی۔ دنیا پرستی ہے۔ اور کعبۃ اللہ کے مجاوروں کو۔ مہنت گر اور بنارس کے پنڈت کی طرح بتاتا ہو —— وہ مسلمانوں کا کیسے نمائندہ بن سکتا ہے۔؟ لہذا تمام مسلمانوں کو اس شخص سے ہوشیار اور بیدار رہنا ضروری ہے۔"

محمد جمال عفی عنہ

۱۶۸۔ حضرت مولانا مفتی علی محمد صاحب مفتی اعظم کبیر والہ کا فتویٰ!

"جماعت اسلامی کے زہریلے اثرات کو دیکھتے ہوئے اور ملک وملت کے صحیح رہنمایان کے ہوتے ہوئے، ادنی مسلمان بھی یہ اجازت نہیں دے سکتا کہ علمائِ حق کے سوادِ اعظم

سے رشتہ توڑ کے ایک منفرد و تجدد پسند اور اصول اسلاف سے آزاد مجتہد (مودودی صاحب) سے جوڑ پیدا کرے ــــ مسلمانوں کو ہر ایسے شخص اور جماعت سے بچنا چاہیئے جس کے ساتھ ملنے سے رشتۂ اسلاف ٹوٹتا ہو۔ "

علی محمد مفتی مدرسہ دار العلوم کبیر والہ

مؤیدین

۱۶۹۔ حضرت مولانا محمد منظور الحق صاحب مدرس دار العلوم کبیر والہ

۱۷۰۔ حضرت مولانا غلام سرور صاحب " " "

۱۷۱۔ حضرت مولانا عبد المجید صاحب " " "

۱۷۲۔ حضرت مولانا ظہور الحق صاحب " " "

۱۷۳۔ حضرت مولانا محمد رمضان صاحب صدر مدرس سراج العلوم کبیر والہ اور

۱۷۴۔ حضرت مولانا محمد عبد اللہ صاحب مدرس مدرسہ سراج العلوم کبیر والہ کا بیان۔

" واقعی چند سال قبل جماعت اسلامی سے ہمارے تاثرات ظاہری تھے ــــ الحمد للہ ــــ علماء سلف۔ اور بزرگان دین کے بروقت متنبہ کر دینے سے ہماری آنکھیں کھل گئیں۔ اور بعض رسائل مودودیہ بھی دیکھے۔ جن سے پوری طرح جماعت اسلامی کی گمراہی واضح ہوگئی۔ اور حضرات

اکابر کی خوردبین ہدایت سے اسلام میں ان کے جراثیم ظاہر ہو کر دیکھنے لگے۔۔۔ الخ"

۱۷۵۔ حضرت مولانا محمد سلمان صاحب۔ ڈونگہ بونگہ کا بیان

"مودودی صاحب کے بعض نظریات اور خیالات سلف صالحین کے خلاف ہیں۔ اس لئے عوام مسلمان کو مودودی صاحب اور ان کی جماعت سے بچنا ضروری ہے۔"

مؤیدین

۱۷۶۔ حضرت مولانا نور محمد صاحب فاضل قاسم العلوم ملتان شہر

۱۷۷۔ حضرت مولانا محمد رمضان صاحب فاضل خیر المدارس ملتان شہر

۱۷۸۔ حضرت مولانا غلام احمد صاحب۔ مہتمم مدرسہ خدام القرآن ضلع ملتان

۱۷۹۔ حضرت مولانا محمد حنیف صاحب۔ صدر مدرس مدرسہ خدام القرآن ،،

۱۸۰۔ حضرت مولانا عبدالخالق صاحب مدرس ،، ،، ،، ،،

۱۸۱۔ حضرت مولانا غلام حسین صاحب (فاضل دار العلوم دیوبند) ضلع بہاولپور

۱۸۲۔ حضرت مولانا احمد یار صاحب خیر لوپہ ٹامیوالی ،، ،،

۱۸۳۔ شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب رح لاہوری کا ارشاد

"مودودی صاحب کی تحریرات کا میں نے کافی مطالعہ کیا ہے اور اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ مودودی صاحب جو اسلام قوم کے سامنے پیش کر رہے ہیں۔ وہ صحابہ رض کرام۔ مجددین رح۔ ائمہ مجتہدین رح۔ موجودہ زمانہ کے اہل حق علمار کرام۔ صوفیاء عظام، سلف ہوں یا خلف سب کے خلاف ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ مودودی صاحب کو اصلی کھرے اور سچے اسلام کی طرف مڑ کر آنے کی توفیق عطا فرما دے اور ان کے تزدیرہ میں جو آچکے ہیں انہیں پھر اپنے اسلاف کا دامنگیر بنائے۔ آمین یارب العلمین۔"

۱۸۴۔ امام العلمار شیخ الفقہ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب مدظلہٗ کا ارشاد

"جماعت اسلامی فقہی مسائل میں ایک مستقل طرز فکر کی حامل ہے۔ موجودہ مذہبی مسالک کے علاوہ ایک نیا مسلک عالم وجود میں آتا ہوا نظر آ رہا ہے جماعت کے زعمار اگر اجماع امت اور عامۃ المسلمین کے مسلمہ مسائل کے خلاف ہر عمیق سے عمیق مسئلہ پر اپنی انفرادی اور شخصی رائے کا اظہار کرتے جائیں تو دین قدیم کی تعبیرات کا جو حشر ہوگا وہ اظہر من الشمس ہے ـــ الخ"

مؤیدین

۱۸۵۔ استاذ العلمار حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب ملتان

۱۸۶۔ حضرت مولانا محمد عبد القادر صاحب قاسم العلوم ملتان

"ماخوذ از رسالہ جماعت اسلامی کا موقف"

۸۷۔ شمس العلماء حضرت مولانا شمس الحق صاحب افغانی مدظلہ سابق وزیر معارف قلات کا ارشاد

"خدارا یکسو ہو کر سوچیں کہ مودودی صاحب کہیں مرزا قادیانی کی طرح اپنے قلم کے زور سے دعویٰ نبوت اور مہدیت نہ فرما دیں۔ اس کے تدارک کے لئے ہر فرد کو جان توڑ کر کوشش کرنی چاہیئے۔ ورنہ یہ فتنہ مرزا قادیانی سے بھی بڑھ جائے گا"

(ماخوذ از رسالہ "ایک نظر ادھر بھی")

۸۸۔ ظفر الملت حضرت مولانا ظفر احمد صاحب عثمانی دامت برکاتہ کا ارشاد گرامی

"حامداً و مصلیاً۔ مقصد دونوں جماعتوں کا نظام اسلامی جاری کرنا ہے۔ لیکن جمعیۃ العلماء اسلام کے ارکان کا علم صحیح ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اور اسکے برعکس مولانا مودودی کے علم میں اغلاط ہیں۔ ان کے لٹریچر کا یہی حکم ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اب فیصلہ آپ کریں۔"

ظفر احمد عثمانی ۸ رجادی الثانی ۱۳۸۲ھ (بحوالہ ترجمان اسلام ۲۹ نومبر ۶۳ء)

۸۹۔ محدث اعظم حضرت مولانا محمد یوسف صاحب بنوری مدظلہ کراچی کا ارشاد گرامی

"جناب مودودی کے خیالات و عقائد و مضامین غلط ہیں ان کے مذہب کا اہل سنت والجماعت سے کوئی تعلق نہیں۔ اس احتیاط کے پیش نظر اس جماعت میں داخل ہونا اچھا نہیں۔ جمعیۃ العلماء اسلام کے علماء کے عقائد قرآن و سنت کے مطابق ہیں اور جمعیۃ علماء اسلام کے علماء مخلص بھی ہیں۔ اس لئے جمعیۃ العلماء اسلام میں داخل ہو کر کام کرنا انشاء اللہ دین کی خدمت ہو گی۔

محمد یوسف بنوری ۲۵ رجادی الاول ۱۳۸۳ھ (بحوالہ ترجمان اسلام ۲۹ نومبر ۶۳ء)

مولانا کے خط پر مندرجہ ذیل علماء نے تصدیق کی ہے :-

۱۹۰۔ حضرت مولانا عبدالعزیز صاحب ضلع ملتان۔
۱۹۱۔ حضرت مولانا محمد اقبال صاحب ضلع ملتان۔
۱۹۲۔ حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب ملتان شہر
۱۹۳۔ حضرت مولانا حبیب الرحمٰن صاحب ضلع ملتان
۱۹۴۔ حضرت مولانا شبیر احمد صاحب ضلع ڈیرہ غازیخان
۱۹۵۔ حضرت مولانا بشیر احمد صاحب ضلع ڈیرہ غازیخان
۱۹۶۔ حضرت مولانا فتح محمد صاحب ضلع مظفر گڑھ۔
۱۹۷۔ حضرت مولانا غلام حسین صاحب ضلع بہاولپور ،،
۱۹۸۔ حضرت مولانا نور محمد صاحب تحصیل لودھراں (ملتان)
۱۹۹۔ حضرت مولانا عاشق محمد صاحب ضلع ملتان ،،

۲۰۰۔ شیخ الاسلام حضرت مولانا شبّیر احمد صاحب عثمانی رحمۃ کا مکتوب گرامی

شیخ الاسلام حضرت مولانا شبیر احمد عثمانی صدر علمائے پاکستان نے ایک مکتوب مولانا مودودی کو لکھا ہے جنہوں نے حال ہی میں یہ فتویٰ دیا تھا کہ جنگِ کشمیر قرآنی احکام کی رو سے جہاد نہیں ہے اور مسلمانوں کو اس میں حصہ نہیں لینا چاہیئے۔ حضرت مولانا نے اس فتویٰ کو سخت مجرمانہ فعل اور مسلمانوں کے حق میں بیحد مضرت رساں بتایا ہے۔ مولانا نے اپنے مکتوب میں مودودی صاحب کو ہدایت کی ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کی بارگاہ میں اپنے اس گناہ کی معافی مانگیں۔ ورنہ وہ کبھی بخشے نہیں جائیں گے

مولانا فرماتے ہیں۔ قرآنی احکام کی رُو سے جنگِ کشمیر یقیناً جہاد ہے۔ آپ نے اپنے دعوے کے ثبوت میں کئی قرآنی آیات پیش کی ہیں۔ اور مولانا مودودی

صاحب کے اس غیر اسلامی فعل اور جہاد کے خلاف پراپیگنڈہ کرنے کی لغو حرکت پر نفرت کا اظہار فرمایا ہے۔
(اخبار زمیندار ۷ ستمبر ۱۹۴۸ء)

۲۰۱۔ حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب مدظلہ مفتی اعظم پاکستان کا وضاحتی بیان

قبلہ مفتی اعظم کا تردیدی بیان چونکہ طویل ہے۔ اس لئے ہم ان کے بیان سے چند اقتباسات پیش کرتے ہیں:۔

۱:۔ پچھلے دنوں ملک کے متعدد اخبارات و رسائل میں میرا ایک خط "بیان" اور "اپیل" کے عنوان[ع] سے شائع کیا گیا ہے۔ یہ دراصل کوئی پبلک بیان نہیں تھا۔ بلکہ ایک صاحب کے مشورہ طلب خط کا نجی جواب تھا۔ جو آج سے تقریباً ڈیڑھ مہینہ پیشتر لکھا گیا تھا مگر افسوس ہے کہ اسے بیان اور اپیل کے عنوان سے مختلف رسائل و اخبارات میں اسے شائع کر دیا گیا۔

۲:۔ مجھ سے استواب کئے بغیر اسے شائع کرنا دیانت کا تقاضا نہیں تھا۔

۳:۔ مجھے بھی مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی صاحب اور ان کے بعض رفقاء کار سے متعدد مسائل و آراء اور ان کے بعض سابقہ تحریروں کے طرز و اسلوب سے جو انہوں نے بزرگان سلف کے بارے میں اختیار کیا ہے شدید اختلاف ہے الخ

۴:۔ لیکن ظاہر ہے کہ جب مجھے جماعت اسلامی کے خلاف ان مسائل سے متعلق جن میں مجھے مودودی صاحب یا ان کے کسی رفیق کار سے اختلاف ہے "بیان بازی" ناپسند ہے، تو میری نظر میں یہ کیسے درست ہو سکتا ہے کہ جمعیۃ العلماء اسلام کیخلاف اس بیان بازی کا دروازہ کھولا جائے اور وہ بھی میری طرف منسوب کر کے۔"

ہفت روزہ شہاب ۲ر دسمبر ۱۹۶۲ء

ع۔ جسکو جماعت اسلامی کے ارکان اپیل کے عنوان سے شائع کر رہے ہیں۔

ناظرین کرام

آپ نے علماء کرام کے ارشادات پڑھ لئے۔ اب ذرا خدا کے لئے غور فرماویں کہ مودودی صاحب سے اختلاف کرنے والے صرف مولانا غلام غوث ہیں یا ساری امت کے علماء ان سے شدید اختلاف رکھتے ہیں۔ بہرحال فیصلہ آپ خود کر لیں کہ اقامت دین کے مدعی کتنی کذب بیان کر کے امت کو گمراہ کرنے کی ناپاک کوشش کر رہے ہیں۔ وَمَا اُرِیدُ اِلَّا الْاِصْلَاح

بندہ منظور احمد شاہ کہروڑی عفی عنہ

۲۰ رجب المرجب ۱۳۸۳ھ

برادرانِ اسلام

جامع مسجد مدنی محلہ فرید آباد ملتان شہر

ایک ایسے غریب علاقہ میں واقع ہے جو بالکل غریب آبادی پر مشتمل ہے۔ اہل محلہ اور آپ حضرات کے تعاون سے جامع مسجد کا کافی کام ہو چکا ہے۔ مگر مسجد ہذا کے دونوں دروازے اور باہر کا فرش اور وضو کی اعلیٰ ترین جگہ دار القرآن صدیقیہ کے طلباء کے رہائش کے کمرہ جات وغیرہ تاحال تشنۂ تکمیل ہیں۔ جن کے خرچ کا اندازہ تقریباً دس ہزار روپیہ ہے۔ جو آپ حضرات کے تعاون سے پورا ہو گا۔

اپیل

ہم تمام برادرانِ اسلام سے پُرزور اپیل کرتے ہیں۔ کہ آپ حضرات مہربانی فرما کر زیادہ سے امداد فرمادیں۔ اور اخلاص کی دُعا فرمادیں کہ ہمارے تمام کام اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے ہوں۔

وما توفیقی الا باللہ

العارض منظور احمد شاہ خطیب
جامع مسجد مدنی
فرید آباد، ملتان شہر